صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 30 ستمبر 2013ء بمطابق 23 ذیقعدہ 1434 ہجری شام چار بجے منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ O

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو انکے درمیان اصلاح کر دو پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جاوے پھر اگر رجوع ہو جائے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کر دو اور انصاف کا خیال رکھو بیشک اللہ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے۔ مسلمان تو سب بھائی ہیں سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ خیبر پختونخوا اس وقت دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے اور گزشتہ ایک ہفتے کے دوران تقریباً تین بڑے واقعات ہو چکے ہیں جس میں چرچ کوہاٹی گیٹ میں تقریباً 84 افراد ہلاک ہوئے، Similarly سیکرٹریٹ بس پر حملہ ہوا، اس میں بھی ہمارے تقریباً 20/19 ہلاکتیں ہوئیں اور قصہ خوانی بازار پشاور میں تقریباً 40 سے زیادہ افراد شہید ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ٹوٹل تقریباً 145 لوگ ایک ہفتے کے دوران شہید ہوئے اور اس طرح سینکڑوں افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ بلوچستان میں بھی حالیہ زلزلے کی وجہ کافی ہلاکتیں ہوئی ہیں، تو میں سب سے پہلے مفتی جانان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ پہلے دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جزاک اللہ۔ جن معزز اراکین اسمبلی۔۔۔۔

<u>ارباب اکبر حیات</u>: جناب سپیکر صاحب! کوهاټی ګیټ چرچ دهماکه کښې چې کوم اقلیتي ورونړه مړه شوي دي، د هغوی په سوګ کښې، د هغوی په یاد کښې که د څه وخت د پاره خاموشي وشي نو ښه به وي۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ، اقلیتی برادری کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے ایک منٹ کیلئے خاموشی کا میں، ایک منٹ کی خاموشی کیلئے کھڑے ہوتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جملہ اراکین اسمبلی ایک منٹ تک کیلئے خاموش کھڑے رہے)

اراکین کی رخصت

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، انکے اسمائے گرامی: جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے 30-09-2013 تا 01-10-2013; محترمہ رومانہ جلیل صاحبہ، ایم پی اے 30-09-2013 تا اختتام اجلاس; محترمہ صوبیہ شاہد، ایم پی اے 30-09-2013 تا 01-10-2013; میاں ضیاالرحمان صاحب، ایم پی اے 30-09-2013 اور جناب بہرام خان صاحب 30-09-2013 تا 01-09-2013; محترمہ انیسہ زیب صاحبہ 30-09-2013 تا 01-10-2013۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I, hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current Session:

1. Mr. Qurban Ali Khan;
2. Mr. Sami Ullah Alizai;
3. Madam Amna Sardar; and
4. Mr. Askar Pervez.

<u>جناب فضل الٰہی:</u> جناب سپیکر صاحب! ما یوہ خبرہ کولہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> دا کمیټی اناؤنس کړم، یو منټ صبر وکړئ۔

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No 4, 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I, hereby constitute a committee on petitions, comprising the following Members under the Chairmanship of Deputy Speaker:

1. Syed Muhammad Ishtiaq;
2. Mr. Zia Ullah Bangish;
3. Madam Maleeha Tanveer;
4. Arbab Akbar Hayat Khan;
5. Mr. Shah Hussain Khan;
6. Mr. Qurban Ali Khan.

پشاور میں دہشت گردی کے واقعات پر بحث

(گرجا گھر واقع کوہاٹی گیٹ پشاور، قصہ خوانی بازار اور سیکرٹریٹ بس)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Sardar Mehtab Ahmad Abbasi, honourable Leader of the Opposition, to start discussion on the requisition agenda, please. Sardar Mehtab Ahmad Abbasi.

چونکہ مہتاب احمد خان عباسی صاحب موجود نہیں ہیں تو اپوزیشن کی جانب سے میں مولانا لطف الرحمان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

مولانا لطف الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ نحمدہ و نصلیٰ علی رسولہ الکریم۔جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ کہ آپ نے آج ایک اہم موضوع کی طرف، جو آج ہم یہاں پر اسمبلی میں بیٹھے ہیں اور یہ اسمبلی بلائی گئی ہے، ون پوائنٹ ایجنڈے کے طور پر اور آج ہم انتہائی افسردہ صورتحال میں اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں، میں اسمبلی کے ممبران کو اس حوالے سے بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آج انہوں نے مسیحی برادری کے ساتھ یکجہتی کے طور پر ایک منٹ کیلئے کھڑے ہو کر خاموشی سے ان کا ساتھ دیا اور ہمیں یہ تاثر پوری دنیا کو دینا چاہیے اور یہ تاثر بالکل نہیں جانا چاہیے کہ مسیحی برادری یا ہمارے اقلیت کے دوسرے بھائی خدانخواستہ پاکستان کی سرزمین پر غیر محفوظ ہیں، ہمیں ہر صورت میں ان کو حفاظت دینا یہ ہمارا فرض بنتا ہے۔ جناب سپیکر، جب اس اسمبلی کو بلایا جارہا تھا تو اس وقت پہلا دھماکہ ہوا تھا جس کا ذکر آپ نے کیا اور انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا اور اس وقت لوگوں کی جو حالت تھی اور اس چرچ میں جو آہ و بکا ان لوگوں کی تھی اور وہ اپنے عزیز و اقارب کی، اپنی بیٹیوں کی، اپنے ماں باپ کی، اپنے بھائیوں کی، اپنی بہنوں کی جو وہ لاشیں اٹھا رہے تھے، وہ ایسی صورتحال جس کا بندہ تفکر نہیں کر سکتا، رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں انسان کے کہ جو حالات اس وقت ان لوگوں پر تھے۔ جناب سپیکر، اسمبلی بلائی گئی اور آج Monday ہے اور اس دورانیہ میں جو چرچ کا واقعہ ہوا، دو واقعے اور ہو گئے، انتہائی افسوسناک واقعات رونما ہوئے، بم دھماکے ہوئے، بس میں بم کا دھماکہ ہوا اور کل تھانے کے ساتھ جو دھماکہ ہوا، جس میں ہمارے بہن بھائی وہ شہید ہوئے۔ بس کے واقعے میں جو ہمارے ملازمین تھے سیکرٹریٹ کے، وہ اس میں شہید ہوئے۔ جناب سپیکر، ہم تو پہلے سے بھی کہتے چلے آرہے ہیں کہ آخر کب تک ہم اس کا انتظار کرتے رہیں گے کہ آگے کوئی دھماکہ ہو؟ جناب سپیکر، میں Security lapse کی طرف بھی اشارہ کرنا چاہتا ہوں، آپ نے ٹی وی پر سنا ہو گا، ہمارے ممبران نے سنا ہو گا کہ جو ہمارے پشاور کے بشپ ہیں، انہوں نے باقاعدہ ٹی وی پر کہا کہ مجھے ڈی آئی خان کے ہمارے جو بشپ تھے، انہوں نے باقاعدہ بتایا کہ ہمیں تو اطلاع دی گئی تھی کہ آپ لوگ خیال کریں اور بم دھماکہ ہو سکتا ہے، انہوں نے ٹی وی پر یہ ذکر کیا، ایک انٹرویو میں اس نے ذکر کیا۔ تو جناب سپیکر، یہ عجیب

بات ہے کہ یہاں کے بشپ کو تو معلوم نہیں اور جس دن چرچ میں عبادت کی جارہی تھی اور اتوار کے دن ساری مسیحی برادری چرچ میں جمع ہوتی ہے اپنی عبادت کیلئے، تو جناب سپیکر، وہاں کوئی سیکورٹی نہیں تھی۔ جہاں اطلاع پہلے دی جارہی ہے اور سیکورٹی وہاں موجود نہیں تو آپ بتائیں جناب سپیکر، جب حالات آپ کے سامنے ہیں تو کیا جو واقعہ رونما ہوا، جو لوگ وہاں پر شہید ہوئے، اس کے ذمہ دار کون ہیں، اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ اور یہ جو بعد میں بس کا واقعہ ہوا اور اس کے بعد یہ جو کل واقعہ ہوا، ہمیں سوچنا پڑ رہا ہے کہ آخر دیکھیں کہ لاء اینڈ آرڈر سیچویشن صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے، صرف اس سے کام نہیں چلے گا کہ ہم جاکر وہاں پر انکے ساتھ کھڑے ہو کر، ہم میڈیا پر آکر بات کرلیں اور ہم دنیا کو دکھادیں کہ ہم اس کا ساتھ دے رہے ہیں، یا یہ کہ ہم واقعات کیلئے تیار ہیں کہ ابھی کوئی واقعہ ہو تو ہم اس کیلئے ہاسپٹلز کو Ready کریں، ایمرجنسی نافذ کریں اور ہم وہاں پر پہنچیں، یہ تو ضروری ہے، ضرورت ہے اس بات کی، لیکن کیا صرف ہم یہی سوچیں گے کہ ہم اس کیلئے تیار ہیں کہ کبھی کوئی بم کا دھماکہ ہو گا، لوگ مریں گے اور پھر اس کے بعد ہم نے ان کو اٹھانا ہے اور ہم نے ہاسپٹلز میں ان کو پہنچانا ہے اور ان کی جو اموات ہوتی ہیں تو ان کو ہم نے ان کے گھروں تک پہنچانا ہے اور پھر اس کے بعد ہم نے ان کو دفن کردینا ہے، کیا یہاں تک بات ختم ہو جاتی ہے؟ جناب سپیکر، اس پر بات ختم نہیں ہوتی، ہمیں حالات کو سنجیدگی سے سوچنا ہو گا۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے، لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن کو کنٹرول کرنا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، صرف نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اس بات سے کہ یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں، اور وہ یہ سوچے کہ یہ مرکز کی وجہ سے یا مرکز کی طرف دیکھے کہ مذاکرات کا سلسلہ چل رہا تو شاید ہم اس کا انتظار کریں کہ وہ مذاکرات کس طرح ہوتے ہیں اور اسلام آباد میں آل پارٹیز کانفرنسز ہونگی اور اس میں ہم بیٹھے گے اور دنیا کو دکھائیں گے کہ ہم آل پارٹیز کانفرنس کر رہے ہیں اور مذاکرات کا سلسلہ چلائیں گے اور اس جیسے معاملات جو ہمارے ملک میں ہو رہے ہیں، اس کا سدباب ہو سکے گا۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری اپنی ذمہ داری ہے، ہمیں سوچنا پڑے گا اس کے اوپر کہ ہم کس طریقے سے یہ مذاکرات، یہ Initiative، یہ مسئلے کا حل صوبائی حکومت نے ڈھونڈنا ہے۔ بلوچستان میں مسئلہ ہے، بلوچستان حکومت کی ذمہ داری ہے، صوبہ سرحد کی لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن آپ کے سامنے ہے، یہاں پہ جو قتل وغارت گری ہو رہی ہے، یہ صوبائی حکومت

کی ذمہ داری ہے اور صوبائی حکومت کو ہی اٹھانا ہے اس مسئلے کو اور اس کے حل کی طرف جانا ہے، نہ کہ ہم اس کا انتظار کرتے رہیں کہ پھر دوبارہ کوئی بم دھماکہ رونما ہو اور پھر ہم جو ہیں نالا شیں اٹھاتے رہیں۔ اب تو لوگ تھک گئے ہیں اپنے عزیزوں کی لاشوں کو کندھوں پر اٹھا کر ہسپتال تک لے جانا، اب لوگوں کے کندھے جواب دے چکے ہیں اس حوالے سے اور آج شہر میں اگر آپ جائیں، خوف وہراس پھیل گیا ہے، ہر بندہ یہ سوچتا ہے کہ میں گھر سے نکلوں گا تو شاید میں واپس آتا ہوں کہ نہیں آتا، میں اگر خرید وفروخت کیلئے جارہا ہوں بازار میں تو پھر شاید میں واپس آسکتا ہوں کہ نہیں آسکتا؟ تو جناب سپیکر، ہم یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ان چیزوں پہ تو سوچ رہے ہیں، ان پہ میٹنگز بھی ہو رہی ہیں کہ ہم ایجوکیشن کو این جی اوز کے حوالے کس طرح کریں، اس کو ٹھیکے پہ کس طرح دیں؟ ان باتوں پہ تو سوچا جارہا ہے لیکن یہ قوم سوچے گی اس حوالے سے کہ اگر لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن کی بہتری کی طرف بات نہیں جائے گی اور یہ مسائل ختم نہیں ہونگے تو تعلیم کون حاصل کرے گا، تعلیم آپ کس کو دیں گے، کس ماحول میں آپ تعلیم دینا چاہتے ہیں اور آپ تعلیم میں کونسی ایمرجنسی نافذ کر سکتے ہیں کہ اگر آپ کے امن کا مسئلہ اس طرح ہے؟ تو جناب سپیکر، آخر ہمیں ذمہ داری طے کرنا ہوگی اور ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ حکومت اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے؟ لیکن کوئی چیز ہمارے سامنے ایسی نہیں آرہی کہ جس پہ ہم سوچیں کہ حکومت اس کے سد باب کیلئے کچھ کر رہی ہے، کوئی سنجیدہ عمل ہمارے سامنے نہیں آرہا کہ جس پہ ہم سوچیں کہ واقعتاً حکومت اب اس طرف جارہی ہے اور ہم ساتھ دیں گے اس حوالے سے، یہ ہمارے پورے صوبے کا مسئلہ ہے، ہم امن کے مسئلے میں ہر Step پہ آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہیں لیکن اگر آپ اس کو چاہتے ہیں کہ اس کا اب وہ امن قائم ہو۔ جناب سپیکر، تحریک انصاف کے حوالے سے اس الیکشن سے پہلے بہت دھرنے ہوئے، ڈرون حملوں کے خلاف ہوا، پالیسیوں کے خلاف ہوتے رہے اور نیٹو سپلائی کے حوالے سے ہوتے رہے کہ نیٹو سپلائی بند کی جائے جناب سپیکر، یہاں تو عجیب سی صورتحال ہے کہ اگر قرارداد پیش ہونی ہو تو اس پر بھی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قرارداد ہم لائیں اسمبلی میں کہ نہیں لائیں کیونکہ اگر نیٹو سپلائی کی بات ہوتی ہے تو ہماری ذمہ داری بنتی ہے، ہمارے صوبے کی ذمہ داری بنتی ہے، اس ڈر کی خاطر ہم اس کو قرارداد میں نہیں لارہے، تو یہ کیسے وہ الیکشن تھا اور اس الیکشن میں وہ نعرہ تھا کہ ہم ڈرون حملے بند کروائیں گے، ہم نیٹو سپلائی کے حوالے

سے بات کریں گے، صوبے میں حکومت آپ کی ہے اور آپ کے اس حوالے سے تو کوئی اقدامات ہمارے سامنے نہیں آئے اور جناب سپیکر، میں نے یہی بات کی کہ باقی سارے معاملات پر اگر آپ میٹنگ کر سکتے ہیں، بیٹھ سکتے ہیں، اسمبلی کو بائی پاس کر کے، اسمبلی کو کوئی معلومات نہیں ہیں کہ ہم کس طرح ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو این جی اوز کو ٹھیکے پر دے رہے ہیں؟ یہ معاملات اسمبلی کو نہیں معلوم لیکن امن کے حوالے سے ہماری سوچ کہاں گئی جو بنیادی چیز ہے؟ اگر امن ہے تو معیشت ہے، اگر امن نہیں تو معیشت نہیں ہے، امن ہے تو روزگار ہے، اگر امن نہیں تو روزگار نہیں، امن ہے تو کاروبار ہے ورنہ نہیں ہے، تو آخر ہم کدھر جا رہے ہیں، ہم اپنے لوگوں کو کیا تاثر دے رہے ہیں؟ اور لوگوں میں جو خوف وہراس ہے، اس کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے؟ جناب سپیکر، ہماری یہ ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ہمیں پورا کرنا ہوگا، عوام آپ سے پوچھیں گے اور آج حکومت کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس پہ اقدامات اٹھائے، عملی اقدامات اٹھائے جس پہ قوم مطمئن ہو سکے، قوم کو اطمینان دو اور یہ اطمینان دلانا ضروری ہے ورنہ ہماری یہاں اسمبلی میں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے پھر؟ ہم اسمبلی میں بیٹھے ہیں تو قوم کے نمائندے بن کر بیٹھے ہیں، یہاں پہ صوبے میں حکومت آپ کر رہے ہیں تو آخر یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم کس طریقے سے لوگوں کو امن دے سکتے ہیں؟ تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ آج کے ان حالات میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے، یہ صرف نظر انداز اس سے نہیں کیا جاسکتا، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، حکومت نے اس ذمہ داری کو پورا کرنا ہے ورنہ حالات روز بروز خراب ہوتے چلے جائیں گے اور آخر آپ تک یہ پہنچیں گے، تو یہ اس سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا جناب سپیکر، تو مجھے امید ہے اس حکومت سے کہ وہ اس پہ سنجیدگی سے عملاً اقدامات شروع کرے گی۔ جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ نن دا اجلاس د اپوزیشن طرف نه ریکوزیشن شوے دے او صرف ون پوائنټ ایجنډا ده او زما په خیال چې نن د ټول قوم سترګې، د دې ټولې صوبې سترګې هم دې یوې مسئلې ته دی۔ څنګه چې مولانا صاحب خبره وکړه او هر سړے جناب سپیکر صاحب، دا غواړی چې دلته به امن کله راځی؟ نو زه خو اول پرزور مذمت کوم په چرچ چې کومه حمله شوې

ده جی، د هغې نه پس بيا په بس باندې چې کومه حمله شوې ده، اتلس شل کسان پکښې مړه دی او بيا پرونئ واقعه په قصه خوانئ کښې چې کومه شوې ده، زه د دې پرزور الفاظ سره مذمت کوم۔ جناب سپيکر صاحب، نن مونږ خدائے شته چې حملې شمارو چې دا دوسوګيارهواں حمله ده، دا دوسو بارهواں حمله ده، دا دوسو تيرهواں حمله ده خو د هغې سدباب د پاره چا سنجيده کوشش ونکړو۔ نن داسې يا اتفاق به ورته اووايو چې دې ټولو پارټيانو که هغه مسلم ليګ دے ، که هغه جماعت اسلامی ده، که هغه پيپلز پارټی ده، اے پی سی وشوه، فيډرل ګورنمنټ ته اختيار ورکړے شو او د هغې باوجود د هغې نه لس ورځې پس، پنځلس ورځې پس داسې حالات په دې صوبه کښې پيدا شو، نن په دې اخبارونو کښې چې جناب سپيکر صاحب! مونږ کوم ګورو، اورو او داسې د اهم خلقو نه، د اهم عهديدارانو نه چې دا چې کوم حالات دلته صوبه کښې دا خلق پيدا کوی، دا Sabotage کوی، دا کوم دريم قوت چې دے ، خو دا دريم قوت مخې ته د چا رانغلو جناب سپيکر صاحب، نو پکار دی چې مونږ دا دريم قوت مخې ته، دا د حکومت ذمه واری جوړيږی چې دا دريم قوت مونږ مخې ته دې قوم ته کيږدو چې دا کوم کسان دی چې دا نه غواړی چې په دې صوبه کښې، په دې ملک کښې، په دې خاوره کښې، په دې پاکستان کښې امن نه غواړی، دا خدائے شته د ډير افسوس سره زه جناب سپيکر صاحب، دا خبره کوم۔ نن د تير حکومت حوالې په اخبارونو کښې راځی جناب سپيکر صاحب، تير پينځه کاله هم دا دهشت ګردی وه،دادهماکې وې خو ګورنمنټ يو fforts پکښې کړی وو جناب سپيکرصاحب۔ نن د مالاکنډ ډويژن مثال زما په خيال ټولو ته مخامخ دے چې کله تير حکومت راغے ، مختلف پارټيانو حکومتونه وو، خدائے شته که دوه کاله ځوک د خپل کوره راوتے شو، په خپلو سترګو مې جناب سپيکر صاحب! ليدلی وو چې په هر چوک کښې، په سوات کښې، په بونير کښې، په مالاکنډ کښې، په درګئی کښې به ئے سرکاری افسران خدائے شته چې پهانسی کول۔ په چوکونو کښې به ئے جناب سپيکر صاحب! لټکاؤ کړی وو خو زه بيا کريډټ هم هغه ګورنمنټ له ورکوم چې لاول ئے ورسره د مذاکراتو خبره وکړه، د مذاکراتو په ميز ئے ټول کښينول خو زه د ډير افسوس سره وايم چې بيا هم هغه خلقو مذاکرات ونه منلی

شو، مذاکرات ئے Sabotage کړل او بیا حکومت مجبوره شو چې په مالاکنډ ډویژن کښې یو آپریشن شروع کړو۔ جناب سپیکر صاحب، زه په فخر سره دا خبره کوم چې د هغه آپریشن سره کم از کم 20/ 25لاکھ کسان آئی ډی پیز شو، څوک پیښور ته راغلل، څوک مردان ته راغلل، څوک ایبټ آباد ته لاړل، څوک پنجاب ته لاړل، په درې څلور پینځه میاشتو کښې واپس هغه آئی ډی پیز چې کوم وو، هغه واپس مالاکنډ ډویژن ته لاړل، دا د هغه حکومت جناب سپیکر صاحب! یو کارنامه ده د هغوی خو نن زه د ډیر افسوس سره دا خبره کوم چې هغه Efforts نشته، نن د گورنمنټ ډیر چې کوم Stake holders دی، هغوی دا خبره کوی چې مذاکرات زه وایم چې امن پکار دے او د هر بچی په خله باندې، د هر مشر په خله باندې، د هر سړی په خله باندې دا خبره ده چې مذاکرات کوئ، جنگ کوئ، که هر حالت کوئ خو چې کم از کم په دې خاوره باندې جناب سپیکر صاحب! امن وی۔ (تالیاں) نن ولې هغه Efforts څوک نه کوی؟ نن زمونږ د اپوزیشن چې کومې پارټیانې دی چې کومې حکومتی پارټیانې دی، چې کومې حکومتی پارټیانې دی جناب سپیکر صاحب، هغوی ټول اختیار فیډرل گورنمنټ له ورکړے دے، دا د فیډرل گورنمنټ او د صوبائی گورنمنټ ذمه واری ده چې نن دلته زه دا منم چې مونږ دا جنگ نه Own کوؤ جناب سپیکر صاحب، صوبائی گورنمنټ ئے نه Own کوی یا فیډرل گورنمنټ ئے نه Own کوی خو کم از کم Own کول یاDisown کول ترې به یو طرف ته کیږدو، کم از کم دې قوم له پروټیکشن به څوک ورکوی، زه ئے ورکولے شم، یو عام کس ئے ورکولے شی؟ دا د حکومت وقت ذمه داری ده چې دې قوم له، دې خاورې له به پروټیکشن جناب سپیکر صاحب! ورکوی۔ نو زه د ډیرې عاجزئ سره دا خبره جناب سپیکر صاحب! کوم چې ټولو پارټیانو فیډرل گورنمنټ له هم اختیار ورکړے دے او هر یو سړے دیکښې Sincere دے، خدائے شته دا خلق چې څنگه مولانا صاحب خبره وکړه، خلق جناب سپیکر صاحب! تنگ شو۔ نن چې په دې خاوره کښې امن نه وی، ما بجټ تقریر کښې هم دا خبره کړې ده چې دا سې به شل بجټس پیش شی، شل بجټ به راشی اسمبلئ ته خو چې په خاوره کښې، په دې علاقه کښې امن نه وی، خدائے شته چې د هغې Implementation ډیره گرانه خبره ده۔ نو د ټولو

نه اول ضروری دا ده چې په دې خاوره کښې د جناب سپیکر صاحب! امن وی او هغې له Sincerity پکار ده۔ نن د سری لنکا مثال درله جناب سپیکر صاحب! زه درکوم چې په سری لنکا کښې لس کاله مخکښې، پنځلس کاله مخکښې چې کومه دهشت ګردی وه، خدائے شته د هغې دهشت ګردو سره جهازونه وو، ټینکس ورسره وو، نور داسې ډیر وسائل ورسره وو، په پاکستان کښې شکر الحمدلله هغه وسائل ورسره نشته خو هغوی یو Sincere effort وکړو او نن په سری لنکا کښې زما په خیال چې دهشت ګرد که په سوال باندې هم سړے دغه کوی نو دهشت ګرد پکښې څوک نه شی پیدا کولے، صرف Sincerity جناب سپیکر صاحب! پکار ده او هغه زه وایم چې په دې هاؤس کښې چې مونږ څومره ناست یو، عوامی نمائند ګان یو، کله به هلته کښینو کله به دلته کښینو خو خدائے شته چې ګورے د ټول قوم سترګې زمونږ طرف ته دی، یو Sincere effort پکار دے د زړه نه، دا پوائنټ سکورنګ، زه دا منم چې دهماکه وشی د ټولو نه مخکښې مونږ رسیدلی یو هغه ځائې ته، یو پارټی په بلې پسې خبره کوی، بله پارټی په بلې پسې خبره کوی، دا وخت د پوائنټ سکورنګ خدائے شته که د دې متحمل کیدے شی، دا د پوائنټ سکورنګ وخت نه دے جناب سپیکر صاحب او که دا وخت لیټ شو نو په ایماندارئ درته دا خبره کوم چې نن په یو پارټئ باندې ده، سبا په بله پارټی باندې به وی۔ پرون په یو پارټئ باندې وه، نن په بله، دیکښې د پارټیانو څه خبره نشته دے، نن نه زمونږ جمات محفوظ دے، نه حجره محفوظه ده، نه بازارونه محفوظ دی، نه عام شاهراهیں محفوظ دی، Even چې دا چرچ هم تړې نه دے محفوظ، نو کوم ځائې ته به جناب سپیکر صاحب! مونږ ځو؟ چې په دې ټول علاقه کښې یو ځائې هم داسې نه دے، داسې ځائې نشته چې د دهشت ګردئ نه محفوظ دے۔ نو جناب سپیکر صاحب! زما دا د وروړئ خواست دے، که پاکستان پیپلز پارټی ده که اے این پی ده، ډیرې قربانیانې ټولوپارټیانو ورکړې دی، جماعت اسلامی په خپل ځائې ورکړې دی، تحریک انصاف به په خپل ځائې ورکړې وی، مسلم لیګ به په خپل، هر یو پارټئ خپل خپل ځائې باندې قربانیانې ورکړې دی۔ نن سرکاری افسران، خدائے شته زه ورته خراج تحسین پیش کوم، آرمی ته، پولیس فورس ته زمونږ دې صوبه کښې څومره

پولیس فورس شهادت ورته نصیب شو، هغوی په فرنټ لائن باندې جناب سپیکر صاحب! جنګیږی، پکار ده چې مونږ د هغوی دغه هم Boost کړو، هغوی له هم داسې Incentives ورکړو چې کم از کم زمونږ نه یو قدم مخکښې هغوی لګیا دی جنګیږی، آرمی والا پکښې زرګونو کسان شهیدان شو، افسران زمونږ د صوبې چې څومره Cream وو په پولیس کښې، هغه ټول شهیدان شوی دی نو جناب سپیکر صاحب! چې دې باندې مونږ Sincere efforts و نکړو، د زړه نه مو د پارټیانو دا سیاست یو طرف ته نکړو نو خدائے شته چې دا ملک، دا خاوره زه وایم چې راروان دا زمونږ آئنده نسلونه به مونږ معاف نکړی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی۔ میں اپنی جانب سے اور تمام معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے جناب بشپ، منور ریمل شاہ پادری، اعجاز اور مسیح گل اور ان کے ساتھ دیگر آئے ہوئے رفقاء کار کو اسمبلی میں خوش آمدید کہتا ہوں اور اس کے بعد عسکر پرویز صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ عسکر پرویز۔

<u>جناب عسکر پرویز:</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں اس ایوان کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہماری اقلیتی برادری کے ساتھ خاص طور پر کرسچین کمیونٹی کے ساتھ جو آل سینٹ چرچ میں حادثہ پیش آیا بلکہ سانحہ پیش آیا، اس کے اظہار یکجہتی کیلئے یہاں پر سب اکٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ چرچ، اس سے ہمیں بہت زیادہ محبت ہے، یہاں کی پشاور کی کرسچین کمیونٹی کو کیونکہ یہ پشاور کا اور خیبر پختونخوا کا سب سے پرانا چرچ تھا اور اس چرچ سے ہماری محبت اس وجہ سے بھی بہت زیادہ ہے کیونکہ میں خود اسی چرچ کا ممبر ہوں، اسی چرچ میں میرا بپتسما ہوا ہے، اسی چرچ میں مستقیم ہوا ہوں اور اسی چرچ میں ہم لوگ اپنی نمازوں کیلئے اور اپنے خدا کی حمد و ثنا کیلئے جاتے ہیں لیکن جناب سپیکر، آج اس چرچ کا رنگ ایسے لگتا ہے جیسے سرخ ہو گیا ہے، مجھے نہیں پتہ کہ ہماری یہ جو حکومت نے 84 لوگوں کی شہادت کا نمبر دیا ہے کیونکہ 124 لوگوں کی لسٹ اس وقت میرے پاس موجود ہے، بلکہ ہمارے ایک دوست نے بتایا کہ 133 ہو چکی ہے لسٹ لیکن چونکہ 123 نام میرے پاس موجود ہیں اس لئے میں 123 لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں۔ ہمارے کلیسا کے 123 لوگوں کو شہید کر دیا گیا جناب سپیکر اور ایسے ایسے ہولناک واقعات، ایسی ایسی ہولناک سٹوریز کہ سن کر کلیجا پھٹ جائے۔ ہمارے ایک بہت قریبی جاننے والے ولیم صاحب نمبر 4 سکول کے پرنسپل، ان کی شہادت

ہو گئی، ان کا بیٹا فورتھ ایئر میڈیکل، کے ایم سی کا سٹوڈنٹ، انتہائی قابل ترین بچہ آج ہمارے ساتھ نہیں ہے، ان کی بیٹی سیکنڈ ایئر میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہے ایڈورڈز کالج میں، قابل ترین بچی ہمارے درمیان نہیں ہے۔ ولیم صاحب کی بیٹی مر چکی ہے، ان کی بیوی اس وقت بھی سی ایم ایچ ہاسپٹل میں زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے، بتانے کی ہمت نہیں ہے کہ اس خاتون سے اس کا شوہر، اس کا بیٹا، اس کی بیٹی چھن چکی ہیں۔ نعیم نذیر مر گیا ہے، اس کا بھائی مر گیا ہے، اس کی بھابی، اس کی بیوی، اس کی بیٹی، ایک ایک گھر سے جناب سپیکر! سات سات، آٹھ آٹھ جنازے اٹھے ہیں، بتاتے ہوئے دل پھٹ جاتا ہے۔ اگلے دن ہم لوگوں کو یہ سمجھ نہیں آرہی کہ کس جنازے پہ جائیں اور کس کے جنازے پہ نہ جائیں؟ ایک رات میں 46 جنازے ہوئے ہیں جناب سپیکر۔ ہمیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس چرچ میں، کس ہاسپٹل میں کس کی عیادت کیلئے جائیں اور کس کی عیادت کیلئے نہ جائیں؟ سی ایم ایچ میں الگ مریض پڑے ہوئے ہیں، ایل آر ایچ میں الگ مریض پڑے ہوئے ہیں، کے ٹی ایچ میں الگ مریض پڑے ہوئے ہیں، پورا کا پورا کلیسا مار دیا گیا ہے جناب سپیکر، پورا کلیسا۔ جب چرچ میں جاتے تھے، آپ کو ہمیشہ کچھ چہرے دیکھنے کو ملتے تھے، مسجد میں بھی جاتے ہیں تو ہمیشہ کچھ چہرے دیکھنے کو ملتے ہیں، آج کے بعد ہمیں ہمارے چرچ میں وہ چہرے دیکھنے کیلئے نہیں ملیں گے، وہ سب مر گئے ہیں۔ ایک ایک Couple کے بچے مر گئے ہیں، بچے زندہ ہیں تو ماں باپ مر گئے ہیں، بچوں کا سہارا نہیں ہے، ماں باپ زندہ رہنا نہیں چاہتے کیونکہ ان کے بچے سارے مر گئے ہیں اور دھماکہ ہو گیا، ہاسپٹل پہنچے اور اس میں کوئی پولیٹیکل پوائنٹ سکورنگ والی بات نہیں ہے اور نہ میں کوئی اپوزیشن کا نمائندہ ہوں کہ اس وجہ سے یہ باتیں کر رہا ہوں، ہاسپٹل میں کوئی سہولت موجود نہیں تھی جناب سپیکر، کسی قسم کی کوئی سہولت موجود نہیں تھی، رل گئے ہیں ہمارے لوگ وہاں پر، یہ جو 84 لوگوں کی Death کہہ رہے ہیں، بالکل 84 لوگ ہی مرے ہیں، اس کے علاوہ اوپر جتنے 40/35 لوگ مرے ہیں، وہ اس چرچ میں سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے مرے ہیں۔ میرے پاس لوگوں کی رسیدیں پڑی ہوئی ہیں جناب سپیکر، جنہوں نے خود بازار سے جا کر اپنے لئے بلڈ بیگز خریدے ہیں، میرے پاس رسیدیں پڑی ہیں لوگ لے کر آئے ہیں جنہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے جا کر میڈیسنز خریدی ہیں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! لوگوں نے خود جا کر اپنے لئے باہر سے میڈیسنز خریدی ہیں۔ میں نے منسٹر صاحب کو دیکھ کر یہاں پر، اچھی بات ہے وہ یہاں پر آئے ہیں کیونکہ ان کی انتظامیہ نے ان کو شاید کوئی بہت اچھی اچھی تصاویر دکھادی ہوں، آپ اگر یہاں پر چلڈرن سرجیکل وارڈ میں چلے جائیں جو گائنی کے پاس ہے، وہاں پر دو منٹ کھڑا ہونا ممکن نہیں ہے، اتنی گندی چادریں، گندے وارڈز، اے سی کا نام ونشان تک نہیں، پانچ پانچ سال کے بچے، دو دو ہڈیاں ٹوٹی ہوئی ہیں اور وہاں پر بری حالت میں انہوں نے چار چار، پانچ پانچ دن گزارے ہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔ پانچ دن کے بعد بھی مجھے فون آیا کہ بھئی! ان لوگوں کیلئے کم از کم اے سی تو لگوالو اور وہاں پر کوئی سننے والا نہیں ہے جس کو Approach کریں، کوئی سننے والا نہیں، وہ 'ہاں' کر دیتا ہے لیکن جواب میں اس کے اوپر Response کوئی بھی نہیں دیتا، اتنا برا حال وہاں پر لوگوں کے ساتھ ہوا ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے۔ لوگ جو Well off لوگ تھے وہ تو اپنے Patients کو اٹھا کر پرائیویٹ ہاسپٹلز میں لے گئے ہیں لیکن باقی جو غریب ہیں جو نہیں Afford کر سکتے، وہ کیا کرتے؟ یہاں پر میرا ہماری سی ایم ایچ کی انتظامیہ سے بھی تھوڑا سا گلہ ہے، میں جب یہی ولیم غلام صاحب کی بیٹی کا پتہ کرنے وہاں پر پہنچا ہوں تو وہاں پر جو ولیم غلام کی بیوی ہیں وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی، میں نے جا کر ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی، میں نے کہا کہ ان کا ذرا آپ تھوڑا زیادہ خیال کریں، ان کے Already husband، بیٹا اور بیٹی مر چکے ہیں، وہ بات کر کے میں باہر نکلا اور مجھے بتایا جا رہا ہے کہ بھئی! ہاسپٹل والے Laparotomy کیلئے 35 ہزار روپے مانگ رہے ہیں۔ جناب، میرا گلہ ہے، آج یہاں پر بیٹھے ہوئے سب لوگوں سے گلہ ہے، یہ ملالہ بھی ہماری بہن تھی، کیا اس کو وہاں سے جب لے کر آئے تھے سی ایم ایچ میں، تو کیا اس کے باپ کو کہا گیا تھا کہ تو 350 روپے جمع کرو کیونکہ اس کا الٹرا ساؤنڈ کرنا ہے، اس کیلئے 35 ہزار روپے جمع کرو کہ اس کی Laparotomy کرنی ہے؟ پتہ ہے کہ بم بلاسٹ کا Patient ہے، اسی پشاور میں ہوا ہے لیکن اس سے پیسے مانگے جا رہے ہیں۔ کیا وہ خاتون آپ لوگوں کی بیٹی نہیں ہے، آپ لوگوں کی بہن نہیں ہے؟ جب میں اس لڑکی کے پاس کھڑا ہوا تھا تو اس کے پاس ایک ریسکیو والا کھڑا ہو کر رو رہا تھا، زار و قطار رو رہا تھا، کرسچین لڑکا نہیں تھا، مسلم لڑکا تھا، داڑھی رکھی ہوئی تھی، Young لڑکا تھا، زار و قطار رو رہا تھا، کہتا ہے کہ میں ان دونوں بہن بھائی کو تین گھنٹے تک لیکر سی ایم ایچ، ایل آر ایچ میں پھرتا رہا ہوں اور ان کو کسی ڈاکٹر نے

Attend نہیں کیا۔ دو قابل ترین بچے ایڈورڈز کالج کے، ایک ایکس ایڈورڈین، ایک ایڈورڈز کالج میں پڑھتی تھی، دونوں مر گئے ہیں، صرف اس وجہ سے کیونکہ ان کو Attend کرنے کیلئے کوئی ڈاکٹر نہیں تھا اور یہ بات جناب سپیکر! ایسی کوئی ہوا میں نہیں ہو رہی، وہاں پر نرسز نے خود ہڑتال کی ہے، کرسچین نرسز نے ہڑتال کی تھی وہاں پر کیونکہ ان کے اپنے Patients، ان کے اپنے رشتہ دار جو وہاں پر زخمی لائے گئے تھے، ان کو Attend نہیں کیا جا رہا تھا، وہ کہہ رہے تھے کہ اگر ہمارے Patients کے ساتھ یہ حال ہو رہا ہے تو باقی جن کی یہاں پر کوئی جان پہچان نہیں ہے، ان کے ساتھ کیا حشر ہوتا ہوگا؟ اور ان سب باتوں کے بعد آپ مجھے بتائیں کہ کیسے کسی ماں کو کہیں کہ یار تیرا بیٹا ہم نے تجھ سے لے لیا ہے اور تو پانچ لاکھ روپے اس کے Against ہم سے لے لے، کوئی ماں لے گی؟ تین بندے ایک گھر کے، فیملی کے مر گئے ہیں، اس کو 15 لاکھ روپے دے کر آپ کہیں کہ ہم نے تینوں لوگ لے لیے ہیں تو کیا آپ اس کو دے دیں گے؟ جس کے Father نے صرف اسکو آٹھ لاکھ روپے کی گاڑی لیکر دی ہو، جس کی تعلیم کا خرچہ ہر سال کا سات آٹھ لاکھ روپے ہو، اس کی زندگی کی قیمت پانچ لاکھ روپے ہے اور اس پانچ لاکھ روپے پر، پانچ لاکھ روپے کے اوپر بھی لوگوں کی رالیں ٹپک رہی ہیں، ابھی جو فنانس نے لیٹر ایشو کیا ہے، کوئی کروڑ Something کیا ہو، اس کے اوپر لوگوں کی رالیں ٹپک رہی ہیں کہ کسی طریقے سے ہم لوگ یہ پیسے کھالیں۔ آج اس ایوان میں کھڑے ہو کر میں حکومت سے التجاء کر رہا ہوں کہ Kindly یہ پیسے Directly ان لوگوں کو ہی دیجئے گا، By name Cheque کے ذریعے، یہ کسی ادارے کو پلیز میں آپ سے یہ التجاء کر رہا ہوں کہ کسی ادارے کو پلیز مت دیجئے گا، یہ ڈائریکٹ ان لوگوں کو، 123 لوگوں کی اب تک Death ہو چکی ہے، 133 کی تقریباً، مجھے پتہ چلا ہے کہ 133 لوگ شہید ہو چکے ہیں اور جناب سپیکر، اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم لوگوں کا قصور کیا ہے؟ ہم لوگ تو پرامن لوگ ہیں، کبھی کسی کا برا نہیں چاہا، ہم لوگوں کا قصور کیا ہے؟ ہم لوگ ایجوکیشن سیکٹر پر کام کرتے ہیں، ہمارے ایجوکیشن کے ادارے کام کرتے ہیں، ہمارے ہاسپٹلز کام کرتے ہیں، ہم لوگ اس ملک کے بچوں کو پڑھا کے ڈاکٹر بناتے ہیں، انجینئر بناتے ہیں، یہاں پر کتنے لوگ ہونگے جو مشنری اداروں میں پڑھے ہوئے ہیں، میں خود ایڈورڈین ہوں، زرین گل صاحب بیٹھے ہیں اور بھی بہت سارے لوگ ہونگے، وکیل پیدا کیے ہیں ہمارے مشنری اداروں نے، Saint Mary میں بہت سے

سیاستدانوں کے بچے پڑھتے ہیں، ہم لوگوں کو یہ اس چیز کی سزادی گئی ہے کیونکہ ہم لوگوں نے لوگوں کے بچوں کو پڑھا کران کو ایک اچھی زندگی دینے کی کوشش کی ہے یا ہم لوگوں کے مریضوں کا مفت علاج کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، آج کل نصاب کو ٹھیک کرنے کی بھی بہت ساری باتیں ہو رہی ہیں لیکن ایک مسخ شدہ تاریخ پڑھائی جاتی ہے ہمارے لوگوں کو ہمارے ملک میں، وزیر تعلیم بیٹھے ہیں، میں ان کی خاص توجہ چاہوں گا، ایک مسخ شدہ تاریخ پڑھائی جارہی ہے۔ آج ہماری ایک معاشرتی علوم کی میٹرک کی بک اٹھا کر دیکھیں تو اس میں ایک ہندو ظالم بنیا اور ایک کرسچین جو ہے، وہ ایک ظالم Foreign invader کے علاوہ اس کا کوئی کردار نہیں ہے۔ کیا آپ لوگ نہیں جانتے کہ اس وقت کا شمال مغربی سرحدی صوبہ جس کو آج ہم لوگ خیبر پختونخوا کہتے ہیں، یہ ریفرنڈم میں کرسچینز کے اور خاص طور پر اقلیتوں کے ووٹ کی وجہ سے پاکستان کا حصہ بنا تھا؟ تاریخ کنگال کے دیکھیں، میں نے یہ بات پہلے بھی کی تھی کہ کرسچینز کے بارے میں کسی کو کچھ پتہ نہیں ہے، اس پہ مجھے لوگوں نے بہت ساری باتیں بھی کی تھیں لیکن واقعی کرسچینز کے بارے میں کسی کو کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔ Justice Cornelius کا ذکر کسی کو، کسی نے نام بھی نہیں سنا ہو گا، آپ کے جو پہلے دو آئین ہیں، وہ Justice Cornelius کی مرہون منت ہیں، شاید کسی نے نام سنا ہے، نہیں سنا۔ Captain Cecil کا نام کسی نے سنا ہے؟ نہیں سنا۔ بریگیڈیر ولیم کی خدمات کسی کو نہیں پتہ، کسی نے کوشش کی کہ ہم یہ جو اقلیتوں کے خلاف نفرت امیز مواد ہے کتابوں کے اندر، ہم اس کو نکال دیں کہ ہم ایک ہندو کو ایک اچھے انسان کے طور پر پیش کر دیں، ایک کرسچین کو ایک اچھے انسان کے طور پر پیش کریں؟ نفرت سے بھرے ہوئے نصاب ہیں ہمارے، اور پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم لوگ ان لوگوں کے ساتھ اچھے طریقے سے برادرانہ رویہ اختیار کریں، کیسے، کون اختیار کرے گا؟ آج کا ایک بچہ جو میٹرک کلاس میں پڑھ رہا ہے، اس کے ساتھ میری کیا محبت ہو گی جب وہ یہ جانے گا کہ اس نے میرے ملک کے اوپر آکر حملہ کیا تھا اور میرے ملک پر قبضہ کر لیا تھا یا ایک ہندو کے ساتھ اس کی کیا محبت ہو گی جب اس کو یہ پتہ چلے گا کہ اس نے ہماری قوم کے اوپر ظلم کے اوپر ظلم ڈھائے تھے؟ جناب سپیکر، اس تاریخ کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے، ہم لوگوں کے اندر لوگوں کو شعور دینے کی ضرورت ہے، اس کے بعد ہم لوگ محبت کی اور Equality کی باتیں کرینگے تو اچھے لگیں گے۔ اس ایوان میں یہ کہا جاتا ہے کہ آپ لوگ اپنے آپ کو اقلیت نہ کہا کریں،

کیسے نہ کہا کریں؟ جس سیٹ پہ میں بیٹھا ہوں، اس کا نام ہے اقلیتی ممبر صوبائی اسمبلی، میں کیسے نہ کہوں اپنے آپ کو اقلیت؟ جناب سپیکر! قائداعظم نے اس ملک میں اقلیتوں کو رہنے کا حق دیا تھا، انہوں نے اپنی 11 اگست کی تقریر میں اس بات کا ذکر کیا تھا کہ اقلیتیں اس ملک میں آزادی کے ساتھ رہیں گی، اپنے گرجا گھروں میں، مندروں میں، گردواروں میں آزادی کے ساتھ، اپنے اپنے ایمان کے مطابق عبادت کریں گی، یہ حق ہمیں اس ملک کو بنانے والے نے دیا ہے اور یہ حق ہم لوگوں سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ اس جھنڈے میں جو سفید رنگ ہے جو کہ امن کا نشان ہے، وہ ہمارا ہے، وہ کسی اور کا نہیں ہے، معذرت کے ساتھ، آپ لوگوں میں سے کسی کا نہیں ہے، وہ صرف ہم لوگوں کا ہے اور وہ قائداعظمؒ نے ہم لوگوں کو دیا تھا، انہوں نے ہمیں کہا تھا کہ تم اس ملک میں آزاد ہو، تم لوگ جس طرح رہنا چاہو، اپنے ایمان کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرو۔ میری آپ لوگوں سے گزارش ہے کہ آپ لوگ Kindly ہمارا حق ہمیں دیں، آج ایک بہتر معاشی زندگی تو چھوڑیں، آج ہم لوگوں کو اپنی زندگیاں بچانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ اس کے بعد بھی جو دھماکے ہوئے ہیں، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، ہم لوگوں کو انکا بھی پورا پورا افسوس ہے، ایسی بات نہیں ہے کہ صرف میں اپنی بات کر رہا ہوں، باقی جن لوگوں نے وہاں پر دھماکہ کیا ہے، ہمارے یسو مسیحؑ کی تعلیمات بہت کلیئر ہیں، ہمیں جو تعلیمات دی گئی ہیں، وہ یہی ہیں کہ اگر تمہارے گال پہ کوئی ایک سائڈ پہ تھپڑ مارے تو تم دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو، معافی کی تلقین کی گئی ہے ہمیں۔ جب یسو مسیحؑ کو مصلوب کیا جا رہا تھا تو انؑ کے ساتھ ایک ڈاکو کو لٹکایا ہوا تھا اور اس نے صلیب کے اوپر انؑ سے معافی مانگ لی تھی تو اسؑ نے اس سے کہا تھا، تو آج ہی میرے ساتھ فردوس میں ہوگا، انہوںؑ نے اسکے سارے گناہ معاف کر دیئے۔ جب انؑ کو کوڑے مارے جا رہے تھے، جب انؑ کو صلیب دی جا رہی تھی، جب انؑ کے سر پہ کانٹوں کا تاج پہنایا جا رہا تھا، تب انہوںؑ نے کہا تھا کہ اے خدا! انکو معاف کر دے کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ ہمارا بھی آج یہی جملہ ہے، ہم بھی یہی کہتے ہیں، ہماری بھی یہی دعا ہے کہ اے خدا! ان لوگوں کو معاف کر دے کیونکہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں؟ جناب سپیکر، ایک بہت افسوس ہو گیا، بہت بڑا ظلم ہو گیا اور میں آپ سب، حکومت سے گزارش کرونگا کہ Kindly آپ لوگوں نے جو بھی کرنا ہے، آپ کریں۔ آپ گورنمنٹ کو تمام لوگوں نے جس قسم کا بھی مینڈیٹ دیا ہے، آپ کو، بہت اچھا کیا ہے، آپ لوگوں کے پاس مینڈیٹ ہے

لیکن Kindly ہمیں امن چاہیئے، ہمیں حفاظت چاہیئے، میں ایک کرسچین ہوں لیکن میں یہ بات آج اس اسمبلی میں کھڑے ہوکے کہہ رہا ہوں کہ پاکستان سے اچھی رہنے کی جگہ پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے (تالیاں) But provided کہ یہاں پر امن وامان ہو، ہماری زندگیاں محفوظ ہوں، ہمارے بچوں کی زندگیاں محفوظ ہوں، ہماری خواتین کی عزت محفوظ ہو اور میں امید کرتا ہوں کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے جتنے بھی اراکین اسمبلی ہیں، وہ سب میری بات سے اتفاق کریں گے کیونکہ ذمہ داری کس کی ہے؟ یہ آپ سب کو بھی پتہ ہے اور مجھے بھی بہت اچھی طرح پتہ ہے، آپ لوگ بلکہ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ یہ ذمہ داری کس کی تھی کہ ہماری جان کی، ہمارے مال کی حفاظت کی جاتی؟ جو علمائے دین ہیں، وہ زیادہ بہتر بتا سکتے ہیں، وہ ایسا ہے کہ کسی دریا کے کنارے کوئی کتا بھی مر جائے تو اس کی پوچھ کس سے ہوگی؟ یہ آپ سب لوگ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ جناب سپیکر، 123 مر گئے، ایسے ایسے لوگ جن کو ہم لوگ اپنی جان سے زیادہ پیار کرتے تھے اور کس کس کا رونا روئیں، آپ یقین مانیں آنکھوں میں آنسو ختم ہو گئے ہیں، جن کو ہم لوگ بہن بھائی، جناب سپیکر! پورا کلیسا ختم ہو گیا ہے۔ آخر میں میں اس ایوان سے گزارش کرونگا کہ Kindly کچھ ایسا کریں، یہاں پر ایک قرارداد مذمت بھی میں نے جمع کروائی ہے، میری گزارش ہوگی کہ کل اگر دن میں وہ آجائے اور اسکے علاوہ بھی میری اس حکومت سے گزارش ہے کہ کوئی ایسا Step اٹھائے کہ جس سے اقلیتوں کے دکھوں کا مداوا ہو سکے، انکے زخموں پر مرہم رکھا جا سکے، انکی معاشی ترقی کیلئے انکو اس قومی دھارے میں لانے کیلئے، کیونکہ اس وقت لوگوں کے دلوں میں بالکل یہ اشتعال پایا جاتا ہے کہ ہم لوگ شاید اس ملک کے شہری نہیں ہیں اور میں ان لوگوں کو بہت سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں، ہمارے فریڈرک صاحب سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور میرا پورا یقین ہے کہ سردار صاحب بھی ان کو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہونگے۔ ہم لوگ اس ملک کا حصہ ہیں، ہم لوگ اسی ملک میں رہیں گے، ہمیں اس ملک سے بہت محبت ہے، اقلیتیں اس ملک کا پورا پورا برابر کا حصہ ہیں، ہم اس ملک کے بغیر کچھ نہیں ہیں لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ یہ ملک بھی ہمارے بغیر کچھ نہیں ہے۔ میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ اتنے بڑے واقعے کے بعد، اتنا بڑا واقعہ ہونے کے باوجود بھی تمام کرسچین کمیونٹی اور تمام اقلیتیں اس ملک کی ترقی کیلئے، اس ملک کی فلاح وبہبود کیلئے اور اس ملک میں امن کیلئے برابر کام کرتی رہیں گی۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ نماز عصر کا وقفہ ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم مفتی جانان صاحب سے گزرش کرتے ہیں، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: دعا وکړم جی که تقریر وکړم؟ اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُواْ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّـا إِلَيهِ رَاجِعونَ۔ جناب محترم سپیکر صاحب، د مونځ وقفې نه مخکښې عیسائی برادری مشر اوس هم تشریف فرما دے او مخکښې هم تشریف فرما وو او عسکر پرویز صاحب چې کومې خبرې وکړلې، زه دوئ ته یقین دهانی ورکوم چې لکه څنګه مونږ د خپلو مسلمانو ورونړو په شهادت باندې افسرده یو، غمژن یو، هم دغه شان عیسائی برادرئ ته چې کوم تکلیف رسیدلے دے، دغه غم کښې مونږ مکمل ورسره یو او الله رب العالمین نه دا دعا کوؤ چې الله د دغه ملک آئنده د پاره د داسې غمونو او داسې مصیبتونو او داسې فتنو نه وساتی۔ جناب سپیکر، پښتوکښې خلق وائی چې سوزی هغه ځائې چې کوم ځائې باندې اور بلیږی، یقینی طور باندې کور نه روغ بندیان لاړ شی او بیا پینځه جنازې او شپږ جنازې او اته جنازې او لس جنازې بیا تا ته راوړی، دا ډیر لوئے زور لری او جناب سپیکر صاحب، زه به صرف دومره عرض وکړم چې دا مونږ ټول مسلمانان یو، ناست یو، د الله رب العالمین د وحدانیت قائل خلق ناست یو، الله رب العالمین خپل دربار باندې لیکلی دی ادْعُونِ أَسْتَجِبْ لَكُمْ، اے خلقو چې کله مایوسه شئ، کله درباندې تکلیفونه راشی او غمونه درباندې راشی، ما ته آواز وکړئ، زه مو بیا مدد کوم خو جناب سپیکر صاحب، زمونږ زړونو کښې هغه درد نشته دے۔ فضیل ابن عیاض یو عالم تیر شوے دے، هغه چې کله وفات کیدو، کوروالا ته ئے اووئیل چې بی بی! زما بچی نشته دی، زما خاندانی سلسله نشته ده او زما کورکښې دوه بچئ زما نه پاتې کیږی خو چې کله زه وفات شم، زما وفات کیدو نه بعد فلانی ځائې کښې ودریږه، دا آواز وکړه چې فضیل ابن عیاض وئیلی دی چې مخکښې د دغه دوه

بچئ سرپرستي ماکوله، زه ژوندے ووم، الله! دا ستا امانت دے، زه تا ته درکوم ۔ دا مورخ وائي چې دا آواز ئے څنګه ولګولو، په دغه ځائې باندې يو نيک بادشاه تيريدو، الله رب العالمين د هغه زړه کښې واچول چې دلته يو سړی د الله دربار وټکولو، الله ته ئے آواز وکړو، ورشه د هغه آواز واوره، ورته ئے وئيل چې خورې! څه خدمت دے؟ وئيل چې زه د فضيل ابن عياض بی بی يم، دا زما دوه بچئ دی، ما ته ئے دا وئيلی دی چې کله زه وفات شم، د دوئ بل سرپرست نشته، الله ته ئے زه په امانت کښې ورکوم، وئيل چې ما دا آواز کړے دے۔ بادشاه ورته وئيل چې زما دوه ځامن دی، ستا دا دوه لوڼه د دې دوه ځامنو شوې۔ جناب سپيکرصاحب، که مونږ نور هيڅ نشو کولے، زه وايم چې دا حالات داسې حالات دی چې مونږ په دې باندې نه پوهيږو چې زمونږ دوست څوک دے، زمونږ دشمن څوک دے؟ مونږ په دې باندې نه پوهيږو چې څوک مو وژني او ولې مو وژني، ګناه مو څه ده؟ په دې باندې مونږ نه پوهيږو جناب سپيکر صاحب، خو زما به دغې ټولو ممبرانو ته، بلکه دا څومره خلق ناست دی، زما به دغو ته دا ګزارش وی چې دا ملک ډير لوئے تکليف کښې دے، دغه ملک کښې ډيرې لوئې پريشانئ دی، تاريخ زه وايم چې بنګله ديش بيليدو نه بعد دغه ملک خاورې به داسې تکليف بيا نه وی ليدلے لکه نن دغه خاوره کومه تکليف کښې ده، چې مونږ دوه دوه رکعته صلواة حاجات کوؤ چې خدايا! مونږ نه پوهيږو ته پوهيږې، د حالاتو تدارک مونږ نشوکولے، ته کولے شې، زما دا فريضه ده چې زه دوه رکعت مونځ کوم، ان شاءالله د الله نه به اميد لرم خو جناب سپيکر صاحب، دا دنيا دارالاسباب ده، په 22 تاريخ باندې دهماکه وشوه، 123 کسان ورکښې وفات شو، جناب سپيکر صاحب، په 27 تاريخ باندې دهماکه وشوله 19 کسان ورکښې شهيدان شو او په 29 تاريخ باندې وشوله 42 کسان او 15 کسان د يو کور ورکښې شهيدان شو۔ زه جناب سپيکر صاحب، زه ډير افسوس سره دا خبره کوم، دا زما مخکښې يو اخبار پروت دے، دا اخبار 19 ستمبر 2013: "*دہشت گردی کا خطرہ پشاور کی سیکورٹی سخت کردی گئی ہے۔ پشاور صوبائی دارالحکومت، پشاور میں دہشت گردی کے شدید ترین خطرات اور خودکش حملہ آوروں کے داخل ہونے کی اطلاعات پر سیکورٹی ہائی الرٹ، تمام حساس*

مقامات پر حکومتی اداروں کو چوکس رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ خیبر ایجنسی، مہمند ایجنسی سے پشاور آنے والے تمام داخلی اور خارجی راستے اور خارجی راستوں پر پولیس کے علاوہ حساس ادروں کے اہلکاروں کو بھی تعینات کیا گیا۔" جناب سپیکر صاحب، زه ډیر افسوس سره دا خبره کوم چې په 19 تاریخ باندې میډیا کښې دا خبر راځی، په 19 تاریخ باندې، بیا 19 تاریخ نه بعد په 23 تاریخ باندې، په 22 تاریخ باندې، په 27 تاریخ باندې، په 29 تاریخ باندې دومره لوئې لوئې واقعې کیږی، آیا دغه کسانو ته څه آسمانی وحی وشوله، غیبی آواز ورته راغلو چې هغه ورته وئیلی دی چې خودکش حمله آور داخل شول؟ بیا دا ایجنسیانې څه شولې؟ جناب سپیکر صاحب، زه دا وایم چې دا وخت د سیاست نه دے، دا وخت د دغې خبرو نه دے چې زما د دغې پارټۍ سره تعلق دے، زما دغې سره تعلق ده، دا وخت د یو کیدو وخت دے، د روس تاریخ جناب سپیکر صاحب که وکتلے شی، روس کښې د سیاسی خلقو په دې باندې جهګړه وه چې د کارغه غوښنه حلاله ده او که حرامه ده، هغه ملک د ننه نه کهوکهلا شولو، ملکی ادارې تباه شولې، نن د هغې ملک، اوس هم خپل ځائې ته نه دے راغلے۔ جناب سپیکر صاحب، زما به دا ګزارش وی، یو طرف ته په مونږ باندې ډرون دهماکې کیږی، بل طرف ته نه چرچ محفوظ دے، نه کور محفوظ دے، نه جمات محفوظ دے، نه مدرسه محفوظه ده، زما به دا ګزارش وی جناب سپیکر صاحب! که زمونږ د وینی سودا شوې وی، ما مخکښې وئیلی وو، زه ډیر معذرت سره دا خبره کوم، کله سړے بد لګیږی خو د هرې ورځې د جنازو وچتیدو نه ښنه به دا وی چې که دغې خاورې ته د پښتنو د وینې ضرورت وی، مونږ به یو ځائې قربانۍ ورکړو۔ جناب سپیکر، هغه به ځنګه کور وی، د ریالس جنازې یو کور ته ووړلې شی، پینځلس جنازې یو کور ته ووړلې شې، هغه سړے خو مړ دے، که هغه ژوندے وی نو هغه په مړو باندې بدل دے، زما به جناب سپیکر صاحب! دا ګزارش وی، مونږ غلط فهمئ کښې واقع یو، زه په تاسو الزام لګوم، تاسو په ده لګوئ، بل په ده لګوی، بل ئے په ده لګوی، هراساں یو، خدائے حاضر وګڼو او ټول دا عهد وکړو چې راځئ خپل دشمن په ګوته کړو چې ستا دشمن څوک دے، ما او تا خو په غلطه باندې لګیا یو، کله یو سړے وایو او کله بل وایو، زما به دا ګزارش وی، زمونږ ډیرې وینې توئې شوې او دا به هم زما ګزارش وی، لاء

منسٹر صاحب ناست دے چې بس کښې کومه دهماکه شوې وه، هغه سړی باندې یو کال مخکښې هم دهماکه شوې وه او د هغه دهماکې، لکه عسکر پرویز صاحب څنګه اووئیل، د هغه وینو قیمت په دغه ورځ باندې یو کال بعد هغه سړی ته چیک ملاؤ شوے دے۔ جناب سپیکر صاحب، زما به دا ګزارش وی چې دغه خلقو باندې رحم وکړئ، په دغه معاشرې رحم وکړئ، ګنې تاریخ به مونږ معاف نه کړی، تاریخ به مونږ په بدو الفاظو باندې یادوی۔ پاکستان کښې عیسائی برادری، پاکستان کښې سکھ برادری، پاکستان کښې هندو کمیونټی برادری، مسلمانان، دا ټول د دغه خاورې وسیدونکی دی، لکه د دغه خاورې څنګه د مسلمان زړه کښې قدر دے، هم دغه شان د عیسائی برادری، هندو برادری، سکھ برادری، د ټولو خلقو زړونو کښې د دغه خاورې قدر دے، راځئ چې یو عزم وکړو چې دغې خاورې ته څوک لګیدلے دے، د دغه ظالم او دغه جابر قوت لاس ونیسو او که نه چې یو بل لائحه عمل اختیار کړو۔ وآخِرُالدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قیموس خان صاحب کی والدہ انتقال کر چکی ہیں، میں مفتی جانان صاحب سے گزارش کرتاہوں کہ ان کے ایصال ثواب کیلئے دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے دعا کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ جناب سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما نه مخکښې هم ټولو ملګرو او ټولو مشرانو د کوم مقصد د پاره چې دا نن غونډه رابللے شوې ده، په هغې باندې په ډیر تفصیل باندې خبره وکړه او بیا د عیسایانو ورونړو او خوئیندو نمائندګی چې عسکر پرویز صاحب په کوم انداز کښې وکړه، حقیقت هم دا دے چې د دې صوبې د هر زړه درد او د هغه ټکور چې دے، هغه ئے نن په دې اسمبلئ کښې بیان کړو او سپیکر صاحب، تاسو پخپله هم د دغه واقعې نه، خصوصی واقعې نه ډیر زیات با خبره یئ چې ډیره زیاته د افسوس واقعه وه، ډیره زیاته د درد واقعه وه، ډیره زیاته د غم واقعه وه او چې کله مونږ اپوزیشن ریکوزیشن کولو چې په دغه دردناکه سانحه باندې، واقعه باندې د په اسمبلئ کښې ټول

مشران او ټول ملګری ډیر په تفصیل خبره وکړی نو مونږ ته دا نه وه پته چې د هغې نه پس به هم هغه ظالمان چې دی، هغوی به زمونږ د دې وطن نور مشران او نور ورونړه خوئیندې، بچی، بچیان شهیدان کوی۔ سپیکر صاحب، دا داسې فورم دے چې دې ته یواځې نن زمونږ د صوبې د ټولو خلقو غوږ نه دے، سترګې نه دی، دې ته د ټولې دنیا غوږ دے، دې ته د ټولې دنیا سترګې دی او دا یو داسې مسئله ده چې راروانه ده، دا مرګونه چې دی، دا وژنې چې دی، دا شهادتونه چې دی، دا و ندریدل او ظاهره خبره ده چې په دې ټول وطن کښې هر سیاسی ګوند او هر سیاسی جماعت چې دے، دې مسئلې ته خپل خپل نظر لری او سپیکر صاحب، زه دا ګڼم چې دا نوے حکومت راغلے دے، ډیره زیاته خوش آئند خبره وه په دې حواله باندې چې ټول سټیک هولډرز چې دی، هغه راغونډ شو، د سیاسی جماعتونو مشران چې دی، هغه کښیناستل او هر سیاسی جماعت نمائنده تجویزونه ورکړل او د دې ملک د ادارو مشران هم کښیناستل، په یوه خبره اکتفا وشوه چې د مذاکراتو د لارې د د دې مسئلې حل رااوویځی۔ سپیکر صاحب، که مونږ دې یو طرف ته وګورو، د دې طرف نه یو ډیر زیات ښه خوش آئند میسج لاړو، پیغام لاړو هغه خلقو ته چې کوم خلق دلته اړے ګړے کوی، دلته ئے بدامنی پیدا کړې ده، دلته دهشت ګردی کوی، پکار خو دا وه، نن دلته د میډیا ملګری ناست دی، ہونا یہ چاہیئے تھا کہ آج ان کی طرف سے جو لوگ ہماری مسجدوں کو اڑا رہے ہیں، جو ہمارے سکولوں کو جلا رہے ہیں، جو ہمارے بزرگوں کو شہید کروا رہے ہیں، جو ہماری عیسائی برادری کو نہیں بخشتے، ان کی طرف سے کلئیر کٹ یہ مسیج آنا چاہیئے تھا اور اسی میسج کو خوش آمدید کہنا چاہیئے تھا۔ بد قسمتی یہ رہی کہ جس دن اے پی سی کا اجلاس ہوا، اسی دن سے لیکر آج تک چھوٹے بڑے سانحات اور واقعات کو ملا کے، میرے خیال میں بد قسمتی سے وہ لوگ اپنا پیغام اسی شکل میں دیتے رہے ہیں، میں یہاں پہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں سپیکر صاحب، مذاکرات کا اس ملک میں کوئی مخالف نہیں ہے، ساری سیاسی جماعتیں جو ہیں اور اٹھارہ کروڑ عوام جو ہیں، وہ اسی مسئلے کا حل چاہتے ہیں، حکومتی ادارے یا ریاستی ادارے، میں آج یہ سوال بھی کرنا ضروری سمجھتا ہوں میڈیا کے توسط سے، کہ آج حکومتی اور ریاستی اداروں کو ان چیزوں کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر اسی طرف سے ایک میسج جاتا ہے کہ ہم مذاکرات کرنے کیلئے تیار ہیں تو پھر دوسری طرف سے جو ہم پہ وار ہو

رہے ہیں اور جس طرح میرے بھائیوں نے بات کی ہے اور ایک ایک گھر سے سترہ سترہ جنازے، بیس جنازے اٹھائے جارہے ہیں تو آج حکومتی اور ریاستی اداروں کیلئے ایک سوالیہ نشان ہے کہ وہ اس بات کو سوچیں کہ آیا اسی مسئلے کا حل صرف مذاکرات میں ہے کہ نہیں ہے؟ سپیکر صاحب، یہاں پہ کوہاٹی میں جو انتہائی اندوہناک سانحہ ہے، میں یہاں پہ ہر گز پولیٹیکل بات نہیں کرونگا لیکن اس طرح کے واقعات جب رونما ہوتے ہیں تو ہماری انٹیلی جنس جو ادارے ہیں، وہ اپنی رپورٹس دے دیتے ہیں تو کیا میں صوبائی حکومت سے یہ سوال کر سکتا ہوں کہ کوہاٹی میں جو اتنا بڑا سانحہ ہونے والا تھا، ان کو انفارمیشن نہیں تھی؟ اگر ان کو انفارمیشن نہیں تھی تو بھی ہمیں جواب چاہیئے کہ کیوں ان کو انٹیلی جنس اداروں نے اطلاع نہیں دی تھی؟ اور اگر ان کو انفارم کیا گیا تھا تو Early in the morning اسلام آباد میں اگر ان کی سی ای سی کی میٹنگ ہو رہی ہے، تو اتنی ضروری تھی وہ میٹنگ کہ صوبے کے چیف ایگزیکٹیو کو یہ معلوم تھا کہ کوئی بڑا سانحہ ہونے والا ہے، ہمیں اس کا بھی جواب چاہیئے۔ سپیکر صاحب، جب ہم اور میاں صاحب، میاں افتخار حسین صاحب جب ہاسپٹل پہنچے، جس طرح عسکر پرویز صاحب نے کہا اور میں ان تمام بھائیوں کو اور اپنی بہن نگہت اورکزئی کو، جو جو وہاں پہنچے تو وہاں پہ بچے، وہاں پہ بچیاں، وہاں پہ بوڑھے، وہاں پہ جوان، سارے چلا رہے تھے، برآمدے میں میتیں پڑی تھیں، میتوں کیلئے تابوت تک موجود نہیں تھے اور اتنی بری حالت تھی، اتنی بری حالت تھی اور میاں افتخار حسین صاحب سارے مجمع کو یہ بات Convey کرنا چاہ رہے تھے کہ دوسرے حملے کا خطرہ ہے، لہذا آپ لوگ انتہائی صبر سے یا انتہائی استقامت سے کام لے لیں۔ بجائے اس کے کہ میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں کہ عمران خان یہاں پہ آئے، سپیکر صاحب! بجائے اس کے کہ عمران خان صاحب اور حکومتی وزراء اور حکومتی اہلکاران ظالموں کے خلاف بول لیتے جنہوں نے یہاں آکے ہماری عیسائی برادری کی ہمیں 134 لاشیں دیں، ان کے خلاف ایک لفظ نہیں بولا، عوامی نیشنل پارٹی پر برس پڑے، اسی کو کہتے ہیں قیادت؟ کدھر گئے ان کے وہ نعرے، الیکشن سے پہلے تو یہ کہہ رہے تھے کہ میں ایک بال پہ تین تین لوگوں کو کلین بورڈ کرونگا، آج میں پوچھتا ہوں کہ وہ خود کلین بورڈ ہو گئے ہیں، الیکشن سے پہلے تو وہ تین تین اور چار چار لوگوں کو ایک ایک گیند پر کلین بورڈ کرنے کے دعوے کر رہے تھے، آج میں اسی لئے صوبائی حکومت کو Criticize نہیں کر رہا، دھماکے ہماری حکومت میں بھی ہوتے تھے لیکن یہاں

پہ ایک 'اونرشپ' تھی، یہاں پہ ہم نے ایک چیز کو Own کیا ہوا تھا، ہم نے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ یہ امریکہ کی جنگ ہے، ہم نے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ یہ ریمنڈ یوس کرا رہا ہے، ہم نے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ اس کے پیچھے چھپے ہوئے ہاتھ ہیں، ہم کھلے عام آج بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے دور حکومت میں سوات میں ملا فضل اللہ صاحب نے دربار لگایا تھا، گٹ اور پیوچار میں ان کے کینگز تھے، 34 ایف ایم ریڈیوز تھے، سوات سے اور مالاکنڈ ڈویژن سے پاکستان کے جھنڈے اتارے گئے تھے، ہم گئے وہاں پہ، ہم نے مذاکرات کئے، انہوں نے مذاکرات سے بغاوت کی، پھر ہم نے کیا کیا؟ آج سوات کی میری بہنیں اور بھائی گواہی دینگے اور سارے مالاکنڈ ڈویژن کے لوگ گواہی دینگے کہ ہم نے کارروائی کا آغاز کیا، (تالیاں) آج میں پوچھنے کا یہ حق رکھ سکتا ہوں، آج ملا فضل اللہ کنڑ میں بیٹھا ہے، کنڑ میں، اور آج یہاں پہ حملے کروا رہا ہے، تو کیوں یہ کہا جا رہا ہے، 'شف شف' میں اور 'اگر مگر' میں حالات اسی نہج پہ پہنچائے ہیں کہ اللہ کرے، اللہ کرے کہ سب کو یہ توفیق حاصل ہو کہ ظالم کو ظالم کہیں، قاتل کو قاتل کہیں، مظلوم کو مظلوم کہیں۔ کوئی کہے گا کہ یہ بین الاقوامی مسئلہ ہے، کوئی کہے گا کہ یہ امریکہ کی جنگ ہے، کوئی کہے گا کہ یہ ڈرون حملوں کی وجہ سے ہو رہا ہے، آج میں پوچھ سکتا ہوں کہ کل مٹہ گاؤں شبقدر میں، چارسدہ میں ایک گھر میں سترہ جنازے اٹھائے گئے ہیں، سترہ جنازے، کیا جس گھر سے سترہ لاشیں اٹھائی گئی ہیں، اس گھر کے کسی بندے نے وہاں پہ ڈرون گرائے ہیں؟ نہیں سپیکر صاحب، لوگ مصلحت کے شکار ہیں، لوگ ڈرتے ہیں، خوف کی وجہ سے آج میرے صوبے، آج میرے خیبر پختونخوا کی ایک ایسی حالت بن گئی ہے کہ آج میرے سیکرٹریٹ کا ایک جونیئر کلرک محفوظ نہیں ہے، میرا اسسٹنٹ محفوظ نہیں ہے اور پھر یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ ہمیں وراثت میں ملا ہے، ہمیں تو لوگوں نے بقول آپ کے Reject کیا ہے، ابھی تو نئی حکومت ہے اور یہ تو میں آج ان ظالموں سے بھی پوچھنا چاہ رہا ہوں، عوامی نیشنل پارٹی پر تو یہ الزام تھا کہ ہم امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں تو اسی لئے ہم امریکہ کا کام کر رہے ہیں، آج میں ان ظالموں سے فلور آف دی ہاؤس پہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا موجودہ حکومت آپ کو امریکہ کا ساتھی لگ رہی ہے اور میں ساتھ حکومت سے بھی یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ خدا کیلئے، خدا کیلئے ان ظالموں کو کم از کم یہ Message convey کرلیں کہ اگر آپ لوگ امریکہ کے اتحادی نہیں ہیں تو ان ظالموں کو بتاؤ کہ اسی ملک میں ابھی امریکہ کا کوئی اتحادی نہیں ہے، لہذا یہاں پر جو دھماکے

ہیں، یہ بند ہونے چاہئیں۔ سپیکر صاحب، مجھے تحریک طالبان میں اور تحریک انصاف میں ایک فرق نظر آرہا ہے، ایک۔ سپیکر صاحب، تحریک طالبان پھر بھی ذمہ داری قبول کرتی ہے، اللہ کرے کہ تحریک انصاف کو اللہ تعالیٰ اتنی توفیق دے کہ وہ یہ ذمہ داری جو ہے، وہ قبول کرلے۔ اور عجیب ڈرامہ ہے، پختونوں کی نسل کشی ہو رہی ہے، عمران خان صاحب کہہ رہا ہے کہ ان کا یہاں پر دفتر ہونا چاہیے، میرے میڈیا کے بھائیو! یہ نیا پختونخوا ہے، جو پختونوں کے 40ہزار لوگوں کو مروائیں گے ان کو سرٹیفیکیٹ ملے گا اور یہاں پر وہ اپنا دفتر کھولیں گے، آج ساری دنیا کو بتائیں۔۔۔۔۔

آوازیں: شیم، شیم۔

جناب سردار حسین: شرم کی بات ہے، آج میرے بچوں کے، میرے بچیوں کے، میرے بہنوں کے، میرے ماؤں کے قاتلوں کو صوبائی حکومت کی طرف سے سرٹیفیکیٹ دیا جارہا ہے اور اوپر سے تردید کی بجائے یہ کہا جارہا ہے کہ یہ پارٹی کی پالیسی ہے، تو آج میں فلور آف دی ہاؤس پہ اپنی پختون بہنوں کو، بھائیوں کو، سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو مبارک ہو تحریک انصاف کی نئی حکومت۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، اس طرح کام نہیں چلے گا، مجھے معلوم ہے یہ بات کرنا اتنا آسان نہیں ہے، یہ جراءت عوامی نیشنل پارٹی میں رہی ہے اور ان شاءاللہ مرتے دم تک، مرتے دم تک حق بات کیلئے ان شاءاللہ ہم اپنی جانوں کے نذرانے دیں گے، ہم نے حق بات کہی ہے، ظالم کو ظالم کہا ہے، دہشتگردی کا مقابلہ کیا ہے جس کی ہم نے قیمت ادا کی ہے، ہمیں فخر ہے، فخر، بجائے اس کے کہ آج میاں افتخار حسین صاحب کو شاباش دیدی جائے، لوگ کہتے ہیں کہ لاشوں پر سیاست نہ کی جائے، اے میرے بھائیو! اسلام آباد اور لاہور میں بیٹھے ہوئے لوگو! آج آئیں میرے نئے صوبے کے ہر ایک گاؤں میں آپ جائیں، ہر گاؤں میں آپ جائیں، یہاں کے لوگوں کی آنکھوں سے آنسو نہیں خون بہہ رہا ہے اور آپ لوگ وہاں پر بیٹھے ہیں، مجھے اسی بات کی خوشی ہے کہ پنجاب میں دھماکے نہیں ہو رہے ہیں، میں خوش رہا ہوں، اللہ نہ کرے کہ وہاں پر دھماکے ہوں لیکن اگر کسی کا خیال ہو کہ پاکستان پنجاب ہے اور پنجاب پاکستان ہے تو پھر وہ آج یہ بھی سن لے کہ ہم پختون اس چیز میں پھر حق بجانب ہیں کہ ہم بھی سوچنا شروع کریں گے ان شاءاللہ۔ یہ کیا بات ہوئی، یہاں کی صوبائی حکومت مرکزی حکومت کے بارے میں یہ کہہ رہی ہے کہ یہ اس کی ذمہ داری ہے، مرکزی حکومت صوبائی

حکومت کے گلے میں یہ ذمہ داری ڈال رہی ہے، میں آج صوبائی حکومت سے یہ بھی پوچھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہاں کا صوبائی وزیر یہ بیان دیتا ہے کہ ہم نے طالبان سے مذاکرات شروع کئے ہیں، آج صوبائی حکومت صوبے کے تمام عوام کو جوابدہ ہے کہ وہ وہاں یہ بتائے کہ ان لوگوں نے مذاکرات شروع کئے ہیں، اگر شروع کئے ہیں تو کدھر پہنچے ہیں؟ اگر شروع نہیں کئے ہیں تو کیوں شروع نہیں کئے ہیں؟ سپیکر صاحب، میں مانتا ہوں، یہاں پر ایک دن ہمارے چیف ایگزیکٹیو صاحب اعلان کر دیں گے، اعلان کہ ملاکنڈ ڈویژن سے جو ہماری آرمڈ فورسسز ہیں، مرحلہ وار Withdraw ہونگی اور دوسرے دن اپنی سٹیٹمنٹ کو Withdraw کریں گے۔ اسی سے صوبہ نہیں چلے گا سپیکر صاحب، جوان مردی کے ساتھ عوام نے اعتماد کیا ہے، کھڑا ہونا ہے آپ لوگوں کو، لوگوں پر تنقید کرنے سے دہشتگردی ختم نہیں ہوگی، دہشتگردی کا مقابلہ کرنے سے دہشتگردی ختم ہوگی اور اسی طرح مقابلہ کرنا ہوگا جس طرح عوامی نیشنل پارٹی نے کیا ہے۔ ہم پر تو الزام لگاتے تھے کہ ہم نے پختونوں کو بیچ دیا ہے، آج قوم کو آپ لوگ بتائیں، آپ لوگوں نے تو امریکہ پر پختونوں کو فروخت نہیں کیا ہے، آپ لوگوں نے تو ڈالر نہیں لیے ہیں، آج کیوں دھماکے ہو رہے ہیں؟ سپیکر صاحب، میں اگر یہ بھی آپ کو بتاؤں سپیکر صاحب! کہ جو ہمارا قبائلی علاقہ ہے، آج صوبائی حکومت کو کلیئر کٹ بتانا چاہیے کہ قبائلی علاقہ جات میں جو مہمان بیٹھے ہیں، مہمان، جو ازبک ہیں، جو تاجک ہیں، جو چیچن ہیں، خدا کیلئے اپوزیشن کی طرف سے اور عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ خودکش بنانے کی یہ فیکٹری جو ہے، یہ یہاں پر بند ہونی چاہیے، بند ہونی چاہیے، (تالیاں) آج صوبائی حکومت کو بولنا چاہیے، ہم سب بھائی ہیں، اسی مسئلے میں ہم ایک ہیں لیکن اس طرح تو نہیں ہوگا۔ سپیکر صاحب، په پښتو کښې وائی، دا د خاطر افریدی صاحب یو شعر دے چې خاطر صاحب وائی او زما د صوبائی حکومت حال هم دا دے، حال، خاطر افریدے وائی چې:

ے
خلق پرې تیر شوی د سرونو نه
خلق پرې تیر شوی د سرونو نه
او خله ورنه خاطر په تشه خله غواړی

دا داسې کیږی؟ د شهیدانو لسټ به د نه وی ورکړے، ځان به د نه وی قربان کړے، د ظالمانو په سترګو کښې به د سترګې ورکړې نه وی، دهشتگرد ته به د

دهشتګرد وئیلي نه وی او دلته به امن راځی؟ سپیکرصاحب، دواړو غاړو ته به زما دا خواست وی، هغې غاړې ته هم او دې غاړې ته هم چې ټول مسلمانان یو او څه زمونږ عیسایان او نور وروڼه خوئیندې هم دلته ناست دی، د مرګ د پاره، د ژوند د پاره یوه ورځ مقرره ده او دا ئے لا څه کوئ سپیکرصاحب، دا نن خو د هغوی میډیادومره مضبوطه ده چې دا په دیر کښې زمونږ چې میجرجنرل صاحب ئے شهید کړے دے، د هغوی ویډیو، ویډیو فلمونه اوس را ښکاره کوی، فلمونه، آیا مونږ دومره د مصلحت ښکار یو، مونږ به دومره مصلحت کوؤ چې هغه خلق کهلاؤ دلته میډیا ته ناست دےاو دلته به کله مونږ دا خبره کوؤ چې دلته 35 ګروپونه دی، کله به دلته مونږ دا خبره کوؤ چې دا مسئله ډیره زیاته مشکله ده، په دیکښې هیڅ مشکل نشته، که مشکل دے صرف دا دے چې د خپله سره د نګل دی، ان شاءالله ان شاءالله د اپوزیشن مشرانو ته او وروڼو ته زه دا یقین دهانی ورکوم چې په دې ټوله مسئله کښې دا قام چې دے، دا تاسو سره ولاړ دے سپیکر صاحب۔ سپیکرصاحب، په موجوده حکومت کښې څلور جماعتونه ناست دی، اول به هغوی ته زما داخواست وی چې هغوی د په یو Page شی، په یو Page، دا هم ډیره لویه المیه ده او ډیره لویه مسئله ده، دې مسئلې ته د هر چا Approach چې دے، په دې حکومت کښې چې کوم څلور جماعتونه ناست دی، د هر جماعت پکښې جدا جدا Approach دے، زمونږ هغوی ته دا خواست دے چې مهربانی د وکړی او یو Page ته د راشی او دا نور په دې باندې نه کیږی، دلته عسکر خبره وکړه، عیسایان چې زمونږ وروڼه دی، زمونږ خوئیندې دی، مونږ ئے بالکل اقلیت نه ګڼو، مونږ په انسانیت باندې Believeکوؤ او څنګ چې هغه د قائد اعظم صاحب حواله ورکړه، هم دغسې ده چې په دې وطن کښې هر چا ته د آزادئ، د آزاد ژوند تیرولو پوره پوره حق چې دے، هغه ورته موجود دے او زمونږ به دې حکومت ته هم دا خواست وی، دې حکومت ته به هم دا خواست وی چې هغوی ته که مونږ بد لګو، دا نګهت بی بی تلې وه، دا خو ښځه ذات دے، دا خو اوس راغله، که دا نه راتله هم ما د دې ذکر کولو، دا ښځه ذات ده او دا هلته لاړه او هغه مات زړونه چې وو، هغوی ته ئے د استقامت او د صبر میسج Convey کولو، بیا د هغې خلاف حکومت دا سې خبرې کولې، زه به خواست کوم

حکومت ته چې په دې مسئلو کښې مونږ ټول یو یو، که نن سرې تلی دی، که نن زمونږ خوئیندې تلې دی، پکار دی چې مونږ ئے Appreciate کړو او زه یو وارې بیا ټولو ته وایم چې دا نګهت بی بی چې ده چې هغې موقعې ته رسیدلې وه، پکار دا دی چې مونږ ئے ټول Appreciate کړو ځکه چې ښځه ذات ده، زمونږ خور ده، زمونږ مشره ده او هغه ځائې له ئے ځان رسولے دے نو پکار ده چې مونږ ئے Appreciate کړو۔ سپیکر صاحب، زه به د میډیا په توسط سره دا هم اووایم چې نور په 'شف شف' او 'اګر مګر' باندې نه کیږی، د حکومت چې کومه پالیسی ده، هغه د نن دې قام ته په ډاګه کړی، په دې نور د قام نه ځان نشی خلاصولے چې مونږ مرکزی حکومت له اختیار ورکړے دے ځکه چې وزیراعظم صاحب هم اوښیار دے، هغه سندھ ته لاړو او د سندھ وزیراعلیٰ ته ئے اووئیل چې ته د دې ټیم کپتان ئې، ته مخکښې شه او وائی زه درسره یم۔ هلته بلوچستان ته ئے خپل وفد ولیږو او هغې وزیراعلیٰ ته ئے اووئیل چې ته د ټیم مشر ئې، ته مخکښې شه، زه درسره یم۔ نو زه د وزیراعظم صاحب نه هم مطالبه کوم چې زما خیبرپختونخوا ته راشه، په ټولو صوبو کښې د کپتانان مقرر کړل، زما په صوبه کښې هم کپتان مقرر کړه او ته ورپسې شه او ما له دلته امن راوله۔ (*تالیاں*) زه به د مرکزی حکومت نه هم دا مطالبه کوم چې زما د صوبې مسئله چې ده دا د نورو صوبو نه بالکل مختلف ده، ماسره په ګاونډ کښې قبائلی سیمه پرته ده او چې کوم ګند د هغه تیرو وختونو او سپیکر صاحب! زه په پس منظر کښې نه ځم، زه هغه وخت ته نه ځم چې په عوامی نیشنل پارټئ باندې به دا تور لګیدو، وئیل به ئے دا د روس ملګری دی، دلته خلقو د امریکې د پاره جهاد فی سبیل الله په نوم باندې، هغوی ته به ئے اهل کتاب وئیل، امریکې ته په هغه وخت کښې او روس ته به ئے سور کافر وئیل، نو چې که مونږ به دا خبره کوله چې دا جهاد نه دے دا فساد دے نو مونږ باندې به ئے دا تور لګولو، وئیل به دا نیشنلیان د روس ایجنټان دی، نن ورته مونږ وایو چې هغه هم پښتانه پکښې، درې دیرش لکهه پښتانه په هغه وخت کښې دل شوی وو او نن هم په دې خاوره باندې او خلق بیا دا خبره کوی، وائی چې امریکه خبرې کولے شی نو زه ولې نشم کولے، ته چا منع کړے ئې خو دې خبرې ته وګوره چې امریکه په زرګونو میله لرې ناسته ده، په دوحه کښې ئے دفتر

کهلاؤ کړو چې هغې خلقو پرې خپل د اسلامی ریاست جهنډه ولګوله، د افغانستان حکومت پرې اعتراض وکړو ، دفتر ئے بند کړو نو دومره حافظه ئے چې کمزورې وه نو کم از کم د هغوی نه نقل مه کوه، امریکه څه بائیلی؟ د امریکې په خاوره اور نه دے بل، د امریکې بچی نشی وژلے ، خاوره د پښتنو سوزی، بچی د پښتنو مری، لهذا صوبائی حکومت ته وایم، مرکزی حکومت ته زمونږ دا خواست دے چې زمینی حقیقتونو ته وګورئ او راشئ زمونږ په دې بچو باندې او زمونږ په دې نسلونو باندې رحم وکړئ، رحم وکړئ او زه هغه ظالمانو ته هم دا خبره کوم چې اے ظالمانو! چې مسلمانان وژنئ، انسانان وژنئ، آواز کوئ چې نعره تکبیر الله اکبر، زه نن د دې وطن د علمائے کرامو نه هم دا غوښتنه کوم، د علمائے کرامو نه، د علمائے حق نه چې اے زمونږ محترمو مشرانو! په داسې وخت کښې چې په دې وطن کښې او په دې خاوره کښې د انسانانو وینه د څناورو نه هم سیوا بهیږی، سوال درته کوؤ چې راشئ او په دې وطن کښې خپل کردار ادا کړئ او د دې قوم لار ښودنه وکړئ۔ مونږ نن په دې خبره هم حیران یو چې د دې وطن علمائے حق ولې خاموشه دی؟ پکار دا ده چې هغوی راشی او د دې قوم رهنمائی وکړی، د دې قوم لار ښودنه وکړی او په دې سخت وخت کښې او په دې بدقسمته وخت کښې راشی او هغه ظالمان چې دی، هغه دې قوم ته په ګوته کړی کوم چې قابل نفرت دی،د چا چې مخونه تور دی، مخ ئے تور شه، مخ ئے تور وو چې نن راځی او زما د قوم بچی وژنی، مخ ئے تورا و مخ ئے تورشه او مخ به ئے تور وی ان شاءالله که خیر وی۔ سپیکر صاحب، ستاسو هم ډیره زیاته شکریه اداکوم چې په دې دومره لویه اهمه مسئله باندې مونږ تاسو ته درخواست وکړو او تاسو اجلاس رااوبللو، زه به حکومت ته هم دا ګزارش کوم چې زمونږ دا تنقید، زمونږ دا مؤقف چې دے ، زمونږ په نظر کښې سپیکر صاحب، بعضې خلق پکښې بیا دا خبره وکړی، وائی نهه کاله جنګ وشو ، څه نتیجه ئے راغله؟ زه درله د پینځه کالو مثال درکوم سپیکر صاحب، مونږ ورسره جنګ نه دے کړے ، مونږ صرف د هغوی خلاف کارروائی کړې ده، دا وکالت کول، دا دلالت کول هغوی له، دا خو دلته چې مونږ اسمبلی شروع کوله، مولانا صاحب خو د قرآن آیات اووئیل، د قرآن آیات ئے اووئیل، د قرآن د آیات

نه دا واضحه ده چې کوم ظالم دے ، هغه سره به څه کوي؟ دا خو ظالمان نه دی نور څه دی چې پولیس حلالوی، فوج نه پریږدی، جمات او مندر او ګرجا ګهر نه پریږدی نو مونږ ته دومره همت د الله راکړی چې دغې ظالمانو ته ظالمان هم اووایو او د هغوی مقابله هم وکړو۔ سپیکر صاحب!

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

ملک قاسم خان خٹک (مشیر برائے جیلخانہ جات): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! ویلکم کرتے ہیں سب سے پہلے آپ کو، بڑے عرصے کے بعد دیکھا ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی جناب سپیکر صاحب، Actually میری بہن، ایک منٹ جی، پوائنٹ آف آرڈر پر پھر-----

ملک قاسم خان خٹک (مشیر برائے جیلخانہ جات): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب! څه وایئ؟

محترمہ نگہت اورکزئی: جی میں، میں ذرا بات-----

مشیر برائے جیلخانہ جات: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ * شکریه جناب سپیکر صاحب-----

(قطع کلامیاں)

مشیر برائے جیلخانہ جات: شکریه جناب سپیکرصاحب۔ زه صرف د وضاحت د پاره چونکه زه په لیډی ریډنګ-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ذرا انہیں سنیں کہ وہ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

(شور)

مشیر برائے جیلخانہ جات: زه صرف وضاحت د پاره، ذاتی نقطه نظر باندې زه وضاحت کوم، صرف دومره پورې چې زه Eyewitness ووم، په لیډی ریډنگ هسپتال کښې۔ بابک صاحب ډیر جوشیله تقریر وکړو، زه د ده مشکور یم، د عوامی

---

*بحکم جناب سپیکر تصحیح کی گئی۔

نیشنل پارټۍ ترجمانی ئے وکړله خو زه دا خبره کوم چې میاں افتخار چې راغلو زه موجود ووم او دا نگہت اورکزئی چې راغلې وه، زه موجود ووم، ما ته ډیر افسوس دے چې هغې کومې خبرې وکړې او دا شوکت یوسفزئی جناب والا، د تحریک انصاف یو یو ممبر هلته حاضر وو، ټول ټیم عمران خان په څومره شارټ ټائم کښې رااورسیدو او مونږ ته ډیر افسوس دے، اسفندیار ولی چرته وو، آصف زرداری چرته وو؟ او زه دا افسوس کوم۔۔۔۔۔

(شوراور شیم شیم کی آوازیں)

مشیر برائے جیلخانہ جات: شیم ولې؟ دا واضحه خبره کوم چې عمران خان دا ثابته کړې ده چې زه د دې صوبې صحیح نمائنده چې کوم دے د عمران خان دا نمائنده حکومت دے (تالیاں) او زه دا خبره کوم چې دوئ کوم په لاشونو سیاست او دوئ چې کوم په دغه لاشونو سیاست کوی، هغه هر چا ته پته ده چې د عوامی نیشنل پارټۍ میسج د کومه نه وی؟ اسفندیارولی چرته دے، ننه پورې دې مریضانو له رانغے (شیم شیم کی آوازیں) زه ده نه دا پښتنه کوم، دا میاں افتخار اوسه پورې، دا عوامی نیشنل پارټی ورکه شوه او دا آصف زرداری چې کوم دے، ته د پیپلز پارټۍ ته راغلې وې، بل څوک وو؟۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: (چلاتی ہوئی) یہ دیکھو، یہ دیکھو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میڈم، آپ سے گزارش ہے۔

مشیر برائے جیلخانہ جات: زه خو نریم ځکه زه دا پښتنه کوم، دروغ خبرې مه کوه ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، پلیز۔

(شور)

مشیر برائے جیلخانہ جات: زه دا خبره کوم چې تحریک انصاف چې کوم او ورسره کوم الائیډ پارټئ دی، عوامی جمهوری محاذ، جماعت اسلامی او قومی۔۔۔۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ، میڈم پلیز، آپ کو میں، آپ کو میں ٹائم دیتا ہوں، آپ ایک منٹ کیلئے انتظار کریں، ایک منٹ۔

مشیر برائے جیلخانہ جات: دا چې کوم انداز کښې هلته کښې بیمارانو ته اورسیدل، (تالیاں) او زه د لیډی ریډنګ انتظامیه ته داد ورکوم چې مونږ 90 ممالک کتلی دی، امریکه، روس، جاپان، جرمنی، چې کوم علاج دلته په پاکستان کښې دغه مریضانو ته Provide شوے دے، داسې هیچرته نه وو او که داسې څوک کولے شی، زه دا وئیلے شم (شوراور شیم شیم کی آوازیں) او زه دا وئیلے شم، دغه کس موجود وو، (شور) دا هغه خلق دی چې په لاشونو سیاست کوی، د دوئ ماضی ته وګوره چې چرته ننه پورې اسفندیار ولی نه دے راغلے، ننه پورې د عوامی نیشنل پارټئ هلته څوک لاړدی، ننه پورې دپیپلز پارټئ هلته څوک، زمونږ جماعت دے، اخر کم ازکم، افسوس دے مونږ ته چې کوم نمائنده جماعت چې د صوبې نمائندګی کوی، هغوی په صحیح طریقه باندې هلته لاړل، د بیمارانو ئے غمزدګی وکړه، ډبل اعلان ئے وکړو، دا زما کرسچین برادری، دا زما ورور موجود وو، دا هلته کښې ټولو سیاست کولو، ډبل اعلان، ډبل، د امداد اعلان۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: قاسم صاحب۔

مشیر برائے جیلخانہ جات: زخمیانو ته وزیر اعلیٰ صاحب Personally ، خو زه دا افسوس کوم، د دوئ الفاظ مونږ پخپله اوریدلی دی چې په کوم انداز کښې، لعنت شه په داسې الفاظ باندې دا سیاسی پارلیمانی 'لینګویج' نه وو چې دوئ استعمالول چې کوم میاں افتخار استعمال کړل، کوم نګهت اورکزئی استعمال کړل، دا په زخمونو باندې اور اچول دی۔ جناب والا، حق ته به حق وائې،

افسوس چې حق ته ځوک حق نه وائی۔ او زه اوسه پورې دا وایم، د ده نه دا پښتنه کوم چې د اے این پی یوسړے هلته لاړ دے لیډی ریډنګ ته، عوامی نیشنل پارټی چرته وه؟ دا سراج الحق صاحب د ملنګ غوندې ګرځیدو، یو یو مریض ته ولاړ دے، دا شهرام خان، دا سکندر خان شیرپاؤ، پرویز خټک، عمران خان دوئ ټول هلته کښې موجود وو، زه خپله پکښې ووم، سره د دې چې زه بیمار ووم خو ما ته ډیر افسوس دے چې دغه خلق چې دوئ دا وائی چې تحریک انصاف، افسوس دا دے په صوبه کښې دا پهلا حکومت دے چې دا ځومره دهماکې کیږی، هلته ټهیک دا هر څه رسیږی (تالیاں) او ډیره افسوس خبره ده چې دوئ دا قصې کوی، زه داد ورکوم تحریک انصاف ته، دا د د زړه نه هر ځوک وباسی، دا اتحاد حکومت، دا به وی او همیشه د پاره به وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، شکریہ قاسم خان صاحب، مہربانی۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، شکریہ جناب۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں، میں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر! ابھی بھی ہمارے بہت سے مریض ہیں، ان کی کوئی Care نہیں ہوئی ہے، ابھی بھی اگر ان کو باہر ملک میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں، ذرا ایک منٹ کیلئے تشریف رکھیں جی، پلیز۔ جی محترم سورن سنگھ صاحب، پلیز۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں، میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں، دیکھیں میں صبح سے بیٹھا ہوں، میں نے آج تک ٹریژری بنچز کو، ایک بندے کو اجازت نہیں دی ہے، آپ مہربانی کر کے سب کی سنیں اور ڈیکورم، اس فورم کے ڈیکورم (شور) اس فورم کے ڈیکورم کا خیال رکھیں۔ میں ابھی دیتا ہوں، ان شاء اللہ۔

جناب سورن سنگھ (صوبائی مشیر): جناب سپیکر صاحب! شکریہ آپ کا۔

کہ ځوک ئے اور ګنی هغه د پاره اور د شی
کہ ځوک ئے اور ګنی هغه د پاره اور د شی
زما د محبت پیغام هر ځائې خور د شی
دا د خزان سیلئ وهلے ګلشن مړاوے چې دے
دا د خزان سیلئ وهلے ګلشن مړاوے چې دے
کہ زما په وینو سمسور یږی نو سمسور د شی

(تالیاں)

محترم جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں جو ہماری کرسچین کمیونٹی پہ، مینارٹی پہ جو یہ اٹیک ہوا ہے، بہت بڑا واقعہ، دلخراش واقعہ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، اتنی ہی کم ہے۔ اس کے بعد دو واقعات یہاں پر اور ہوئے، ایک ملازمین کی بس پر اور دوسرا بے گناہ اور نہتے شہریوں پر قصہ خوانی میں، یہ واقعات جو ہیں یہ دل کو ہلا دینے والے واقعات ہیں اور ان کی جتنی بھی مذمت کی جائے، اتنی ہی کم ہے۔ میں یہاں پر صرف دو تین چیزیں بیان کروں گا کہ صرف اور صرف، میں پھر اپیل کرتا ہوں کہ ہماری لاشوں پر سیاست نہ کی جائے، (تالیاں) ہماری لاشوں پر سیاست نہ کی جائے۔ ہسپتال میں جب یہ بیان دیا جا رہا تھا تو مجھے دہلی یاد آ گیا جب 1984 میں اندرا گاندھی کا قتل ہوا تھا تو راجیو گاندھی نے، اس سے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہ کیا ہوا؟ تو اس نے صرف یہ جواب دیا کہ جب بڑا پیڑ گرتا ہے تو زلزلہ آتا ہے اور اس کے بعد سکھوں کا قتل عام شروع ہو گیا۔ جناب والا، یہاں بھی لوگوں کو ورغلایا گیا، میں ہسپتال میں تھا، میں وہاں پر موجود تھا، یہاں لوگوں کے جذبات سے کھیلا گیا اور یہاں پر ہماری کرسچین کمیونٹی کو سڑکوں پر لایا گیا اور ان کے ہاتھ میں ڈنڈے دیئے گئے کہ یہ فسادات پیدا ہو جائیں لیکن میں، بشپ صاحب یہاں تشریف فرما ہیں، ان کو سلوٹ پیش کرتا ہوں کہ یہ خود چل کر آئے اور ہم گئے، ان لوگوں سے ہم نے بات چیت کی اور ان کے جذبات کو ہم نے ٹھنڈا کیا۔ دکھ کا واقعہ تھا، درد کا واقعہ تھا، چھوٹے چھوٹے بچے شہید ہوئے تھے، مائیں بہنیں شہید ہوئی تھیں، ان کے سروں سے ان کے تاج چلے گئے تھے، ان کے سروں سے ان کے دوپٹے چھینے گئے تھے لیکن یہ ایک جذباتی ٹائم نہیں تھا، یہاں پر سوچ سمجھ کر بات کرنا چاہیئے تھی، یہاں کسی

نے ایمر جنسی میں ہنگامے کھڑے کر دیئے اور کسی نے وہاں کھڑے ہو کر ہنگامے کر دیئے اور دس منٹ کے بعد وہاں کوئی نظر نہیں آیا، پانچ دن تک میں ہسپتال میں رہا ہوں، یہ گواہ بیٹھے ہیں، عیسائی قوم کے مشر بشپ صاحب سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اور میرے دوست یہاں ایوان میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میں پوچھتا ہوں کہ کہاں تھے تم؟ آج جو یہ بات کرتے ہو، پانچ دن تک میری پوری ٹیم تحریک انصاف کی وہاں پر موجود تھی، (تالیاں) میرے جو وزیر صحت صاحب تھے، وہ دن رات وہاں موجود تھے، سی ای سی کی میٹنگ تھی، سی ای سی کی میٹنگ میں جیسے ہی ہمیں حکم ہوا، اسی ٹائم سی ای سی کی میٹنگ کو چھوڑ کر ہم سب کے سب پوری کی پوری ٹیم پشاور میں یہاں پہنچے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اس میں امن آئے، یہ وہ پشاور بنے جو پھولوں کا شہر کہلاتا تھا، یہ وہ پشاور بنے جہاں لوگوں کو اور عوام کو اور بچوں کو پیار اور محبت ملتا تھا۔ یہاں پر ایک بات اور Quote کرتا ہوں کہ میں KPK اور پشاور کے مسلمانوں کو سلوٹ پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہ نہیں جانا کہ یہ ایک عیسائی ہے یا کون ہے؟ (تالیاں) انہوں نے جو خدمت کی، بشپ صاحب اس بات کے خود گواہ ہیں کہ لوگوں نے اپنے کمبل، اپنی چادریں، قبروں تک انہوں نے خود کھودیں اور جنازہ گاہوں میں وہ گئے اور انہوں نے قبروں میں لاشوں کو نیچے اتارا، تابوت دیکر، یہاں پر پھر بھی سیاست ہو رہی ہے، میں کہہ رہا ہوں خدارا اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، خدا سے ڈرو اور اس انجام سے ڈرو جو آپ کو جھوٹ بولنے سے اور لوگوں کو ورغلانے سے ہوتا ہے۔ میں ایک بار پھر آپ کو کہہ دینا چاہتا ہوں کہ قائد انقلاب جناب عمران خان صاحب نے اگر صلح کی بات کی ہے تو اسلام کے عین مطابق کی ہے، ہمارے مولانا صاحب ہمارے سامنے بیٹھے ہیں، صلح حدیبیہ کوئی بھی مسلمان پڑھ کر دیکھ لے، اس میں کیا ہے؟ اس سے زیادہ سخت شرائط کہیں پہ ہیں تو آپ مجھے بتائیں، آپ مسلمان ہوں، دو عیسائی اور میں سکھ ہوں، بتائیں آپ، میں ایک بات کہتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔</u>

<u>جناب سورن سنگھ: صلح کی بات کرتا ہوں، صلح کی بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔</u>

(شور اور تالیاں)

<u>جناب عسکر پرویز: یہ عیسائی کا لفظ جو انہوں نے استعمال کیا۔۔۔۔</u>

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مہربانی کرکے عسکر پرویز صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سورن سنگھ: میں صلح کی بات کرتا ہوں اور صلح، صلح کی بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! میں کہتا ہوں، ہم مسیحی ہیں، ہم مسیحی ہیں، ہم امن کی بات کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عسکر پرویز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب سورن سنگھ: میں کہتا ہوں (شور اور تالیاں) امن آنا چاہیئے، امن آنا چاہیئے اور امن صلح سے آئے گا، امن بندوق سے نہیں آئے گا اور (شور) امن صلح سے آئے گا بندوق سے نہیں آئے گا۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ پانچ سال تک اسمبلیوں میں بیٹھے رہے، (شور) پانچ سال تک اسمبلیوں میں بیٹھے رہے، پانچ سال تک آپ لوگوں نے کیا کیا؟ آپ کے دور میں نہیں ہوا؟ یہ تم اپنا دوپٹہ لہرا رہی ہو، کبھی جوتے لہرا رہی ہو، کیا تمھارے وقت میں نہیں ہوا، کیا تمارے وقت میں یہ قتل عام نہیں ہوا؟ اس ٹائم تم کہاں تھی، اس ٹائم تم کہاں تھی؟

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب عسکر پرویز: یہ اپنے الفاظ واپس لے لیں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس آپ بیٹھیں، بیٹھیں۔۔۔۔۔

جناب سورن سنگھ: جب پشاور جہنم بنا ہوا تھا اس ٹائم کہاں تھی، اس ٹائم تمہارے ہاتھ میں جوتے کیوں نہیں آئے؟ سنٹر میں بھی تمہاری حکومت تھی اور پراونس میں بھی تمہاری حکومت تھی، (شور) شرم آنی چاہیئے ایسی باتوں پہ، شرم آنی چاہیئے، شرم آنی چاہیئے ایسی باتوں پہ، میں، میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، پلیز میڈم۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سورن سنگھ: میں عیسائی برادری کے ساتھ ہوں، وہاں پہ کھڑا ہوں، (شور) میں کھڑا ہوا ہوں ان کے ساتھ اور میری مینارٹی کی لاشوں پہ، میری اقلیتوں کی لاشوں پہ سیاست مت کرو، میری اقلیتوں کی لاشوں پہ سیاست مت کرو، (شور) میری اقلیتوں کی لاشوں پہ سیاست مت کرو، میری اقلیتوں کی

لاشوں پہ سیاست مت کرو، یہ چھوڑو اس بات کو۔ میں تھا، پانچ منٹ بھی نہیں تھی، تم پانچ منٹ بھی نہیں تھی، (شور) پانچ منٹ بھی نہیں تھی تم میری اقلیتوں کی لاشوں پہ سیاست مت کرو، خدارا، خدارا یہ مت کرو، (شور) اس ملک کو امن کا گہوارہ بناؤ، یہ وطن امن چاہتا ہے، یہ بچے امن چاہتے ہیں، یہ مائیں امن چاہتی ہیں۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عسکر پرویز: یہ اپنے الفاظ درست کریں، ہم مسیحی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سورن سنگھ: یہ بیٹیاں امن چاہتی ہیں، یہ بچے امن چاہتے ہیں اور ہم امن چاہتے ہیں، ہم امن چاہتے ہیں، ہم امن چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عسکر پرویز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔۔

جناب عسکر پرویز: جب تک یہ اپنے الفاظ واپس نہیں لیتے، میں بیٹھو نگا نہیں۔۔۔۔

جناب سورن سنگھ: ہم نہیں اٹھا سکتے لاشیں، ہم مزید لاشیں نہیں اٹھا سکتے، (شور) ہم مزید لاشوں کو اٹھانے کے قابل نہیں ہیں اس لئے امن ضروری ہے، امن، امن ضروری ہے اور اس لئے امن ضروری ہے بس۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سورن سنگھ صاحب! آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں جی۔ (قطع کلامیاں) محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ میں بات کر رہی ہوں، بیٹھو بیٹھو، بیٹھو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! ایک منٹ، ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! ان کی معلومات غلط ہیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔ (شور اور قطع کلامیاں) محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔ (شور اور قطع کلامیاں) عسکر پرویز صاحب۔

جناب عسکر پرویز: ان کی معلومات غلط ہیں، جب تک یہ یہ نہ کہیں کہ یہ عیسائی نہیں ہیں، یہ مسیحی ہیں تب تک میں نہیں بیٹھنے لگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں جی، مہربانی کرکے عسکر پرویز صاحب! آپ تشریف رکھیں، بس بہت ہو گیا، مہربانی جی۔ بی بی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

جناب سورن سنگھ: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز آپ بیٹھ جائیں، نہیں جی۔۔۔۔۔

جناب سورن سنگھ: میں نے عیسائی کا جو لفظ استعمال کیا ہے، وہ میری غلطی تھی، میں واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، پلیز۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اس اہم اور ایک ایسے ایشو پہ مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ آپ کی کرسی کا ہم بے حد احترام کرتے ہیں اور یہاں پہ جو بھی سپیکر ہوتا ہے، ہم اس کو Honour دیتے ہیں کیونکہ وہ ایک غیر جانبدار آدمی ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ جتنی بھی باتیں ہوئیں اور میں نے جتنی باتیں سنیں کیونکہ میں پشاور کی رہنے والی ہوں اور میں ان باتوں کی طرف نہیں جاؤنگی کیونکہ یہاں پہ ہم لوگ نہ تو لاشوں کی سیاست کرتے ہیں، نہ ہی ہم لوگ پوائنٹ سکورنگ کی باتیں کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جب دھماکہ ہوا تو میری بہن اسلام آباد میں تھی اور میں وہاں سے تقریباً کوئی گیارہ، ساڑھے گیارہ بجے نکلی اور میں سیدھا جو ہے، یہاں پہ گیلری میں پادری صاحب/بشپ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں سیدھا چرچ پہنچی اور چرچ میں میں نے ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا اور یہاں کے لوگ جو ہیں کیونکہ مسیحی برادری جو ہماری ہے، وہ بہت زیادہ غصے میں تھی، کیونکہ انہوں نے کہا کہ ہم باہر جاتے ہیں، ہم مظاہرہ کرتے ہیں

لیکن جناب سپیکر صاحب، میں نے ان کو یہ کہا، اور اگر آپ چاہیں سپیکر صاحب! تو یہاں پہ جتنی باتیں میرے حوالے سے ہوئی ہیں یا میاں افتخار صاحب کے حوالے سے ہوئی ہیں تو اس کی آپ Footage منگوالیں اور Footage میں دیکھ لیں کہ Footage میں ہوا کیا ہے؟ جناب سپیکر، اگر مجھ پہ یہ الزام یا ہاسپٹل کی انتظامیہ چونکہ ابھی آپ کے Under ہے اور وہ آپ لوگوں کو صحیح معلومات دے سکتی ہے کہ جب میں وہاں پہ Enter ہوئی تو ہم لوگ باہر سڑک پہ بیٹھے جناب سپیکر، وہاں پہ یہ مسیحی ہمارے جو بھائی بہنیں تھیں تو یہ رو رہی تھیں کہ اندر آکسیجن نہیں ہے، اندر پٹیاں Change نہیں ہو رہی ہیں، یہ بیٹھے ہوئے ہیں، سارے بیٹھے ہوئے ہیں اور میرے ساتھ غوری صاحب تھے، چونکہ غوری صاحب چرچ سے میرے ساتھ پیدل نکلے ہیں، چار پانچ میل کا سفر ہم نے پیدل طے کیا ہے اور ہم لوگ ہاسپٹل پہنچے ہیں، ہاسپٹل پہنچنے کے بعد جناب سپیکر صاحب، اس وقت تک نہ تو یوسفزئی صاحب کو میں نے وہاں پہ نہ دیکھا ہے اور میرے خیال میں وہ گواہی دیں گے تو اگر ان کے کوئی، وہ کہتے ہیں ناخان سے زیادہ خان کے وفادار جو بولتے ہیں، تو یہ کھڑے ہو کے یہ بتادیں کہ اگر میں نے کسی کو کہا ہو، میڈیا سارا گواہ ہے اور ان کے پاس Footage موجود ہو گی کہ ہم نے کبھی پوائنٹ سکورنگ یا لاشوں کی سیاست نہیں کی کیونکہ یہ میرا پشاور ہے، یہ میرا پراونس ہے، میں پاکستانی ہوں، میں اس کے بعد پٹھان ہوں اور پہلے میں مسلمان ہوں پھر پاکستانی ہوں اور پھر اس کے بعد پٹھان ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، جب میں اندر گئی، میں نے جب تمام لوگوں کا رویہ جو دیکھا تو جناب سپیکر صاحب، کو نسچنز بھی آپ کو میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں بھیج دیئے ہوئے ہیں، صرف دو ڈاکٹر موجود تھے جناب سپیکر اور حالات ایسے تھے کیونکہ اتوار کا دن تھا اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ یہ حادثہ جو ہوتا ہے کوئی بتا کہ نہیں آتا کیونکہ یہ ناگہانی آفت ہوتا ہے، یہ ہمارے وہ جو لوگ ہیں جو کہ نہ تو آپ ان کو انسان کہہ سکتے ہیں، نہ وہ انسانیت کے درجے پہ آتے ہیں، نہ مسلمانی کے درجے پہ آتے ہیں کہ نہ تو وہ بہنوں کو دیکھتے ہیں، نہ بھائیوں کو دیکھتے ہیں، نہ بچوں کو دیکھتے ہیں اور وہ وار کر جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہم جو گلہ کر رہے ہیں، یہاں پہ جو اپوزیشن ہے، ہم آپ لوگوں کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہ رہے ہیں، ہم یہ Criticism اور یہ باتیں جو ہیں، یہ تنقید برائے تنقید نہیں ہیں، یہ تنقید برائے اصلاح ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، وہاں پہ جب یہ تمام باتیں ہو گئیں تو میں پانچ بجے تک جب بیٹھی تھی تو سورن سنگھ صاحب جو کہ

ابھی وزیر ہیں، مہربانی کرکے یہ وزیر ہی رہیں گے، اگر یہ اقلیتوں کی بات نہ بھی کریں تو یہ وزیر ہی رہیں گے، ان سے وزارت نہیں چھینی جائے گی، اگر یہ اقلیتوں کے بارے کے حق میں بات نہیں کریں گے، تو یہ میرے بعد آئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سورن سنگھ: آپ غلط الفاظ Quote کر رہی ہیں، ہم سب وہاں پہ تھے، ہم وہاں موجود تھے، ہم وہاں موجود تھے، ہم موجود تھے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں نہیں، میں بتاتی ہوں، یہ وہاں پہ تب سر۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، آپ سورن سنگھ صاحب، پلیز، سورن سنگھ صاحب، پلیز آپ بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سارا ریکارڈ پہ موجود ہے جناب سپیکر صاحب، میں وہ بات کر رہی ہوں جو ریکارڈ پہ ہے، جھوٹ نہیں بولونگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم پلیز، پلیز۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! پھر اس کے بعد یہ میرے بعد آئے، میں ایم ایس کے دفتر میں وہاں پہ بیٹھی تھی اور وہاں پہ Footage میں آپ دیکھ لیں کہ جب ایک آفیسر آتا ہے جناب سپیکر، لوگوں کے گھروں کے گھر ویران ہوگئے تھے چرچ کے دھماکے میں، میرے مسیحی جو ہیں، میرے پاکستانی مسیحی جو ہیں، ان لوگوں کے گھر اجڑ گئے تھے جناب سپیکر، کیا ان کا اتنا بھی حق نہیں بنتا کہ وہ دوائیوں کے خلاف یا ایڈمنسٹریشن کے خلاف یا کسی کے خلاف یا میرے خلاف یا آپ کے خلاف یا ان کے خلاف یا ان کے خلاف، کیونکہ جواب ہم نے دینا ہے، ہم اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم نے لاء اینڈ آرڈر کو ٹھیک کرنا ہے، ہم نے دہشت گردوں کا قلع قمع کرنا ہے، تو جب وہ واویلہ مچا رہے تھے تو ایک نامتو پولیس آفیسر، اس کے ساتھ دو بندے تھے جنہوں نے، ان کے Shooters نے پہلے تو کلاشنکوف مجھ پہ تھان لی، اس کے بعد جب وہ مسیحی برادری کی طرف گیا، میرے مسیحی بھائیوں کی طرف گیا تو ان کے وہ جو خان سے خان کے غلام ہوتے ہیں، ان کو ٹھڈے دیئے، ان کو جب ٹھڈے دیئے، وہ طیش میں آئے، انہوں نے ہاسپٹل کا جو بیرونی دروازہ ہے، میں وہاں پہ موجود تھی اس وقت، انہوں نے جب اس کو توڑنا شروع کیا اور میں نے وہاں پر جو ان کے

بڑے تھے، میں نے ان کو کہا کہ یہ تخریب کار، یہ جو ایجنٹ ہیں، یہ جو قاتل ہیں، یہ جو سفاک ہیں، یہ جو ظالم ہیں، یہ ہمارے ملک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ایک طرف ہماری جانیں لیتے ہیں، دوسری طرف ہمارے پاکستان کے اور ہمارے غریب پراونس کے جو املاک ہیں، ان کو نقصان پہنچاتے ہیں، تو اگر آپ نے یہ بند نہ کیا تو میں جا کے پیچھے ہی بیٹھ جاؤنگی، میں نہ آپ کی دوائی کا پوچھونگی، میں نہ آپ کی کسی چیز کا پوچھونگی۔ جناب سپیکر صاحب، اس کے بعد ساڑھے چار پانچ بجے کی بات ہے جناب سپیکر صاحب، کوئی نہیں تھا اور یہ پورا میڈیا گواہ ہے جناب سپیکر، وہاں پہ باقاعدہ طور پر، ابھی جناب سپیکر، میں آپ کی اعلیٰ قیادت کو بھی یہ لکھنے والی ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سورن سنگھ:</u> یہ خدا سے ڈر کے بات کرو، ہم موجود تھے، ہم موجود تھے، ہم وہاں سب موجود تھے۔

(تالیاں اور شور)

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> تو میرے بعد آئے نا۔ جناب سپیکر صاحب! یہ میرے بعد، یہ میرے بعد آئے ہیں جناب سپیکر صاحب، یہ میرے بعد آئے ہیں، یہ میرے بعد آئے ہیں اور یہ ٹائم ریکارڈ پہ موجود ہے، ہاں میں پھر بھی، میں پھر بھی، میں پھر بھی، میں پھر بھی پوائنٹ سکورنگ نہیں کرونگی جناب سپیکر، میں آپ کو Realities بتا رہی ہوں کہ جو لوگ کہہ رہے تھے، میں اس بات پہ آ رہی ہوں کہ جو نگہت اورکزئی کا اور میاں افتخار کا نام برابر لیا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، دوسرے دن، دوسرے دن، دوسرے دن جب قائم علی شاہ صاحب آئے، جب رضا ربانی صاحب آئے، جب انور سیف اللہ صاحب آئے، جب خورشید شاہ صاحب آئے اور وہاں پہ میں موجود تھی اور وہاں پہ میری شکایت کی گئی، جناب سپیکر صاحب! میری شکایت وہاں پہ کی گئی، میرے High ups کو کہ بھئی یہ اس نے وہ واویلہ مچایا اور اس نے کہا کہ عمران خان کو، میں نے چیف منسٹر کا نام نہیں لیا لیکن میں نے عمران خان کا نام ضرور لیا ہے کیونکہ میں جھوٹی سیاست نہیں کرتی ہوں، جھوٹ کی سیاست پہ میں لعنت بھیجتی ہوں (تالیاں) اس لئے کہ جھوٹے لوگ نہ اپنے لوگوں کے ساتھ وفادار ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی اور کے ساتھ وفادار ہوتے ہیں، میں نے یہ ضرور کہا کہ جب چار بجے تک عمران خان صاحب اس ہاسپٹل میں تشریف نہیں لائے ہیں تو ابھی وہ نہیں آئیں گے، یہ میں نے کہا، اس کے بعد جب چھ بج گئے تو میں چلی گئی، اس کے بعد میں چرچ دوبارہ گئی، وہاں پہ پروگرام تھا، پھر آئی ہوں، بم

بلاسٹ پہ پھر میاں افتخار کو بھی وہاں پہ تنقید کا نشانہ بنایا گیا جناب سپیکر صاحب، جب میں ان کرسیوں کو دیکھتی ہوں تو مجھے تو اپنے تیرہ Colleagues یاد آجاتے ہیں جنہوں نے کہ بڑی بہادری سے جام شہادت نوش کیا۔ بشیر بلور کو کہاں تک بھلاؤ گے، میاں افتخار کو کہاں تک بھلاؤ گے ؟ اس کا بیٹا، اکلوتا بیٹا، اگر کسی کا کوئی اکلوتا بیٹا ہو یا بیٹی ہو تو وہ یہ کپڑے جو کل کے حادثے میں میں نے اٹھائے ہیں، یہ جناب سپیکر صاحب، مجھے نہ میڈیا کا شوق ہے، میں نے کل نہ میڈیا سے کوئی بات کی ہے، یہ میں سب سے پہلے گئی ہوں قصہ خوانی بازار میں، یہ وہ بچی ہے، پتہ نہیں جس کے لتھڑے کہاں پڑے ہوں گے ؟ یہ وہ شادی والی بچی جو شادی میں شرکت کیلئے جارہی تھی جناب سپیکر صاحب، وہاں سے یہ میں نے چیزیں اٹھائی ہیں اور اس کے بعد جب میں گئی ہوں ہاسپٹل تو جناب سپیکر صاحب، یہ آپ کی اطلاع کیلئے بھی عرض کردوں، آپ کی پارٹی کو بدنام کررہے ہیں ابھی لوگ جناب سپیکر صاحب، پچاس یا ساٹھ بچے کھڑے ہوتے ہیں، یہ وقت ہوتا ہے ہمدردی کرنے کا، تو جب میں اور شازیہ طہماس، ہم صرف دو عورتیں تھیں، ہمارے ساتھ کوئی کارکن نہیں تھا، کوئی کارکن نہیں تھا، جب ہم گئے، چیف ایگزیکٹو نے ہمیں دھکا دے کر وہاں سے نکالا کیونکہ پٹیوں کا انتظام نہیں تھا۔۔۔۔۔

<u>آوازیں:</u> شیم شیم۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، واپس آئی اور میں اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کو اس فلور پہ ان کی انسانیت کی وجہ سے، یہ جب میں نے ان سے گلہ کیا، جب میں اوپر سے آرہی تھی اور یہ جارہے تھے تو انہوں نے جب یہ بات کی، میں نے ان سے گلہ کیا کہ ہمیں تو وہاں وارڈ سے نکال دیا گیا ہے، مجھے اور شازیہ طہماس کو دھکے دیکر کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ یہاں پہ پھر، جناب سپیکر صاحب، ہم کمزوری اس لئے بیان نہیں کرتے ہیں، ہم یہ کہتے ہیں کہ مریضوں کو اسی وقت جو ہے تو Treatment مل جائے، اسرار اللہ گنڈاپور صاحب نے کہا، آپ میرے ساتھ چلیں، میں نے کہا نہیں میں اب آپ کے ساتھ نہیں جاسکتی ہوں کیونکہ انہوں نے مجھے نکال دیا ہے، اسرار اللہ گنڈاپور صاحب میری اس بات کی گواہی دیں گے۔ اس وقت ہم سیدھا نکلے جناب سپیکر صاحب، پھر ہم گئے، ہم نے شمعیں روشن کیں، سول سوسائٹی تھی وہاں پہ، ہم نے کسی چیز کا نعرہ نہیں لگایا، ہم نے یہ کہا کہ We want peace اور Peace ہم اب اس لئے چاہتے ہیں کہ اب

دفتر کھولنے کا مطلب یہ ہے جناب سپیکر صاحب! کہ میں تو آپ سے ریکویسٹ ہی نہیں کرتی ہوں اور آپ مجھے دعوت دیتے ہیں کہ آ کر میری کرسی پر بیٹھ جاؤ تو جناب سپیکر صاحب، اس کرسی کے تو تمام فوائد میں استعمال کروں گی، میں تو اپنے نام کے سامنے سپیکر بھی لگاؤں گی، میں تو آپ کی جتنی مراعات ہیں، اس میں بھی میں حصہ دار ہوں گی، آپ کے گھر کے حصے میں بھی میں حصہ دار ہوں گی، آپ جتنے ایڈریسز کریں گے، اس میں بھی میں حصہ دار ہوں گی، میں آپ کو Dictate بھی کروں گی کہ آپ نے اس خطے کو کیسے چلانا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، ہم یہ چاہتے ہیں اور میں اس میں ایک بات ضرور Add کروں گی کہ ہر اے پی سی کے بعد، پہلی اے پی سی ہوئی، میجر جنرل، لفٹیننٹ کرنل، لانس نائیک، وہ ہمیں تحفہ مل گیا۔ دوسری دفعہ بات ہوئی، اس کے بعد ہمیں چارسدہ کا تحفہ مل گیا۔ تیسری دفعہ جب بات ہوئی کہ ان کو دفتر کھولنے کی یہاں پہ اجازت دی جائے، ہمیں تقریباً ساٹھ شہادتوں کا اور پتہ نہیں کتنے ہی لوگ زخمی ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، یہ وہ لوگ نہیں ہیں جیسے کہ میرے بھائی نے کہا کہ 22 ہزار لوگ، جناب سپیکر صاحب، پٹھان ہوں لیکن اس کے باوجود میں یہ کہتی ہوں جناب سپیکر صاحب! کہ آپ، میں، ہم لوگ سب اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ یہ جو سارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں پہ ڈرون حملہ ہوتا ہے اور ہم سب لوگ مارے جاتے ہیں کیونکہ ہم لوگ کوئی سازش تیار کر رہے ہیں، یہ جو گیلریز میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ جو ہمیں Facilitate کر رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، ان کو وہ لوگ بلائیں گے سویلین لیکن They are not civilians، جناب سپیکر صاحب، یہ ہمیں Facilitate کر رہے ہیں تو یہ 22 ہزار مہمانوں کو میں ریکویسٹ کرتی ہوں اور نواز شریف صاحب نے جو بات کی اور اس بات کے جواب میں جو جواب آیا جناب سپیکر صاحب، لعنت ہے ان لوگوں پر جو یہ کہہ کر مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں کہ جب انہوں نے کہا کہ آئین کے دائرے میں بات ہو گی، میں کہہ رہی ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کبھی بھی کیونکہ ہماری بی بی شہید ہو گئی ہیں اور جناب سپیکر صاحب، وقفے کے دوران، On the record ایک بات لے آؤں، وقفہ کے دوران وہ Off the record جب باتیں ہوتی ہیں تو ملک قاسم صاحب مجھے کہتے ہیں کہ تم تو پتہ نہیں کتنی پارٹیاں بدلو گی؟ تو میرا جواب یہ ہے کیونکہ یہ Personal explanation ہے کہ میں جتنی پارٹیاں بدل لوں، دہشت گردی کے خلاف میری زبان ایک ہو گی اور وہ دہشت گردوں کے

خلاف ہو گی لیکن آپ نے دو پارٹیاں بدلی ہیں اور آپ کی زبان بدل گئی ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ ہم پارٹیوں کا فرق نہیں سمجھتے ہیں، یہاں پہ یہ لویہ جرگہ ہے اور لویہ جرگہ میں ہم یہاں سے، میں نے مذمتی قرارداد بھی یہاں جمع کرائی ہوئی ہے، میں نے یہاں پہ آٹھ کوئسچنز بھی جمع کرائے ہوئے ہیں جناب سپیکر صاحب، اور میں Day one سے جب سراج الحق صاحب بجٹ تقریر کر رہے تھے تو میں نے کہا تھا کہ خدا کیلئے مذمتی قرارداد پیش کریں، مذمتی قرارداد نہیں آئی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، Last بات کروں گی، جناب سپیکر، کچھ لوگ کھڑے کئے ہوتے ہیں اور وہ لوگ انہی کا Image خراب کرتے ہیں، آج میں ان کے نالج میں یہ بات بھی لے آؤں کہ وہ کہتے ہیں، جونہی کوئی پارٹی کا، یعنی جو جانی پہچانی شخصیت ہوتی ہے تو اس کو دیکھ کر نعرے لگاتے ہیں، 'عمران خان زندہ باد'، 'عمران خان زندہ باد'، For what Imran Khan zindabad? ساٹھ لاشیں، اسی لاشیں؟ یہ سوچی سمجھی سکیم ہے آپ لوگوں کے خلاف، یہ آپ لوگ خود کروا رہے ہیں کیونکہ بابر غوری صاحب، یہ غوری صاحب سارا دن میرے ساتھ تھے، ہم لوگ صبح سے لیکر شام تک اور میں سمجھتی ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد میں یہی پہ اپنی تقریر ختم کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب! کہ آج بھی، مجھے اس چرچ کا نام یاد نہیں آرہا، دنیا میں ایک ایسا چرچ موجود ہے جہاں پہ مہر نبوت ﷺ سے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لکھا ہوا ایک فرمان ہے، اس کے آٹھ نکات ہیں، آٹھ نکات ہیں کہ جو مسیحی برادری کے لوگ ہیں، ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کروگے، ان کی عورتوں سے ان کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کروگے اور تین چار اور نکات کے بعد انہوں ﷺ نے یہ فرمایا کہ اگر میری امت میں سے میرے یہ آٹھ نکات کوئی نہیں مانتا تو اس کو میری نبوت پہ پھر شک ہے، وہ میری امت میں سے نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، قائداعظم صاحب تو بعد میں آتے ہیں جن کو ہم سلوٹ کرتے ہیں اور تحریک پاکستان سے چونکہ میرے والد کا تعلق تھا لیکن قائداعظم سے پندرہ سو صدی پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ فرما گئے تو جناب سپیکر صاحب، میں پوچھنا چاہتی ہوں آپ کے توسط سے کہ کیا یہ Security lapse نہیں تھا؟ اور پھر بات ہوتی ہے، سی ایم آتا ہے کراچی سے اور یہاں پہ روایات جو ہم کہتے ہیں بڑی روایات ہیں جی، یہ اسمبلی اب جرگہ ہے جی، لیکن سی ایم صاحب کی شاید بہت Important meeting ہو گی کہ وہ تعزیت کیلئے سی ایم کے پاس آتے ہیں اور سی

ایم صاحب موجود نہیں ہوتے ہیں، ہو سکتا ہے ان کی کوئی مجبوری ہو، ان کی کوئی میٹنگ ہو لیکن یہ روایات کے خلاف ہے کہ دوسرے صوبے کا جب ایک چیف منسٹر آتا ہے آپ کے پاس اور اس کا پورا Delegation آپ کے پاس تعزیت کیلئے آتا ہے تو آپ موجود نہیں ہوتے ہیں اور آپ اسلام آباد میں یعنی اس حادثے کے دوسرے دن، صبح گیارہ بجے کی بات ہے جناب سپیکر صاحب، پاکستان پیپلز پارٹی، اپوزیشن، اے این پی، جے یو آئی (ف) یہاں پہ آپ لوگ، ہماری جو تمام پارٹیاں ہیں، پاکستان مسلم لیگ (ن)، یہ تمام لوگ ہیں جناب سپیکر صاحب، بشمول آپ لوگوں کے، ہم خدا کیلئے آپ سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ مذمتی بیان ہی دیدیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، کوئی اپنی موت سے پہلے نہیں مرا، مجھے کیا پتہ ابھی میں بات کرتے کرتے بیٹھ جاؤں اور مر جاؤں لیکن شہادت کی موت، شہادت کی موت کا ہر ایک آدمی، ہر مسلمان تمنائی ہے جناب سپیکر صاحب، کبھی کسی کو کسی کی نہیں آتی ہے اور نہ ہی بے وقت آتی ہے۔ تو ہم جناب سپیکر صاحب، ان تینوں واقعات پہ اور جناب سپیکر صاحب، میں اسی فلور پہ آپ کے توسط سے وزیر صحت صاحب سے یہ ضرور مطالبہ کرونگی کہ آپ کے ڈاکٹرز، اور ایک ڈاکٹر تو یہاں تک کہتا ہے کہ کیونکہ ہم آئے ہیں تو ہمیں وہ دیا جائے، وہ کیا کہتے ہیں اس کو؟ Compensate کیا جائے، یعنی ہمیں اس ایمرجنسی میں کوئی پیسے دیدیئے جائیں جس پہ ہمیں غصہ آگیا کہ ہم نے کہا کہ آپ ایمرجنسی میں ہو، اور وہ آل ڈاکٹر یونین کا پریذیڈنٹ ہے جس نے یہ بات ایم ایس کے دفتر میں کہی ہے، یہ آپ اگر سرہلا رہے ہیں کہ نہیں تو میں آپ کو اس کا، وہاں پہ ہماری اس کے ساتھ Hot talk ہوئی ہے، بات یہ ہے کہ یہ ایسے وقت جو ہوتے ہیں، یہ پیسے بڑھانے کیلئے نہیں ہوتے ہیں، ایسے وقت میں اپنی جیب سے دینا ہوتا ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں صرف یہی ریکویسٹ کروں گی کہ یہاں پہ ایک ایسا ہاسپٹل بنایا جائے اور پھر تین دن کے بعد تین لڑکیوں کو وہاں پہ بھیجا گیا، اسلام آباد بھیجا گیا کیونکہ یہاں پہ Burn unit نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ یہ دھماکے ہوتے رہیں گے کیونکہ ہم نے تو کہہ دیا ہے، ہم ان سے معافیاں مانگتے ہیں کہ خدا کیلئے بھائی! ہم ان کے پاؤں پڑتے ہیں، خدا کیلئے بھائی! وہ کہتے ہیں دفع ہو جاؤ، ہم تم سے بات ہی نہیں کرنا چاہتے۔ ہم پھر جاتے ہیں، کہتے ہیں خدا کیلئے بھائی! ہم سے مذاکرات کرلو، وہ کہتے ہیں دفع ہو جاؤ، ہم تم سے مذاکرات کرنا ہی نہیں چاہتے ہیں، ہمارے ہاتھ میں پسٹل ہے، ہمارے ہاتھ میں کلاشنکوف ہے، اور پھر بھی

ہم مذاکرات کی بات کرتے ہیں۔ تمام قوم کو اکٹھا ہونا پڑے گا، چاہے ادھر کے لوگ ہیں یا چاہے ادھر کے لوگ ہیں، اپنے اختلافات بھلانے ہونگے، Unity بننا ہوگا اور اس کے بعد نکلنا ہوگا ان لوگوں کیلئے اور اگر آپ لوگ یا ہم میں سے کوئی اس بات کا یہ دعویدار ہے کہ موت آنی ہے تو ہم بہنیں Lead کر لیں گی، آپ ہمارے پیچھے آجائیں۔ جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ آپ کا لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ جس بچی کے بھی ہوں گے اس کے ماں باپ پہ جناب سپیکر صاحب کیا گزر رہی ہوگی؟ کبھی ہم اپنے گریبان میں اور اپنے گھر میں اپنے بچیوں کا، بچوں کا اور اپنے لوگوں کا بھی سوچ لیں کہ ایک خاندان سے پندرہ لوگ مر جاتے ہیں تو ان کا کیا رہ جاتا ہے؟ جناب سپیکر، آپ کا بہت زیادہ شکریہ جناب سپیکر لیکن یہ تنقید برائے تنقید اور وہ کہتے ہیں، تم کدھر تھی اور تم کدھر تھی اور تم کدھر تھی؟ پورا میڈیا، پورے لوگ، پورے منسٹرز، پوری ہسپتال کی انتظامیہ، پورا قصہ خوانی بازار، وہ گواہ ہیں کہ نگہت اور کزئی کہاں تھی؟ نگہت اورکزئی اب یہ تمھاری گورنمنٹ میں نہیں جاتی ہے، وہ پچھلے دس سالوں سے جب سے دھماکے ہو رہے ہیں، میاں افتخار کے ساتھ اور بشیر بلور صاحب کے ساتھ جاتی تھی اور میں زندہ ہوں جب آجائے گی تو آجائے گی۔ تھینک یو، جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سراج الحق صاحب، پلیز۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر صاحب! میں چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ اس پہ سارے اپوزیشن والے ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں تو وہ حکومت کی طرف سے اگر جواب دینا چاہتے ہیں تو بعد میں کر لیں۔

سینیئر وزیر (خزانہ): میں تقریر نہیں کرتا ہوں، میں ایک منٹ بات کرتا ہوں۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! زمونږ دا خومره ورونه چې ناست دی، دوئ په دې مسئله باندې خبرې کول غواړی نو د دوئ نه پس د سینئیر منسټر صاحب له موقع ورکړے شی۔

سینیئر وزیر (خزانہ): زه سپیکر صاحب! یو منټ خبره کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں سراج الحق صاحب سپیچ نہیں کر رہے ہیں، میرے خیال میں کوئی Explanation کر رہے ہیں جی۔ ایک۔۔۔۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! زه یو منټ خبره کوم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد آپ کو دیدیتے ہیں جی۔

سینیئر وزیر (خزانہ): او زه غواړم دا چې د هسپتال په معاملاتو باندې وزیرصحت صاحب تفصیلی خبره وکړی او دا هاؤس مطمئن هم کړی، یکسو ئے هم کړی او پوره Explanationاو حقیقت دادے چې دا وخت، چې زه سحر راتلم نو سپیکر صاحب، عام دوه درې خلقو راته خبره وکړه چې نن خو د اسمبلئ اجلاس کیږی نو څه حل خو به د مسئلې راوځی خو زه چې دلته راغلم او د دې خپلو ورونو خبرې مې واوریدې نو د تجویزونو په ځائې باندې که دا تماشه د دې پریس او د میډیا په ذریعه باندې بهر قوم زمونږ وینی نو هغوی به نور هم په ژړا شی او هغوی به نور هم خفه شی چې دا خو هغه زړې جهګړې دی۔ نو لاشونه پراته دی، وینه لا وچه شوې نه ده خو زمونږ په رویه کښې خو څه بدلون رانغے ، دې وجې نه سپیکر صاحب، زه تفصیلی خبرې نه کوم خو صرف دا وایم د اپوزیشن ورونو ته هم درخواست کوم، دې خپلو ټولو ورونو ته چې که چرته تجویز وی نو هغه خو راوړئ چې په شریکه پرې یو عمل وکړو او دیکښې خو هیڅ شک نشته دے ، په دې خو الیکشن نه مخکښې هم دلته 46 هزار جنازې وچتې شوې دی او په هغه وخت کښې هم دغه 70 هزار پولیس وو، هم دغه 450کسانو باندې مشتمل د سپیشل برانچ تنظیم وو او حقیقت دا دے ، زه هسپتال ته ورغلم، دلته عسکر پرویز به ناست وی، اولنی ماشوم نه مې چې تپوس وکړو، ما وئیل ستا څه نوم دے ؟ وئیل امن مې نوم دے ، ما وئیل امن ئی راله زخمی زخمی کړے دے ، دویم ماشومه وه، بشریٰ ئے نامه وه، دریم ماشوم وو، عدن ئے نامه وه او عدن د جنت نوم دے ، څلورم ماشوم وو، مقدس ئے نوم وو۔ دا دومره ښکلی نومونه، دا دومره ښکلی ګلونه دا ورژیدل، حقیقت دا دے چې کوم وفات شو، هغه خو زمونږ نه جدا شو او زه د عسکر صاحب دې خبرې سره اتفاق لرم چې هغه بیا نشی راتلے خو چې کوم ژوندی ماشومان دی، کوم ژوندی دی، دلته مونږ ژوند کوؤ، راځئ چې د دې ژوندو د پاره د یو لائحه عمل د جوړولو سوچ وکړو۔ زه خو ډیر په اخلاص سره دا خبره کوم چې که زمونږ سردار صاحب سخته خبره کړې وی نو هم ئے مونږ ملګرتیا نه کوؤ او که نګهت صاحبې هم لستوڼی راونغښتل او دلته

مقابلې له راغله نو دا هم څه قابل تعريف رويه نه ده۔ دا ټوله دنيا مونږ ته ګوری، مونږ له ډير د صبر د استقامت، دې وجې نه زه به درخواست کوم او حقيقت دا دے که نګهت صاحبه هلته تلې ده، زه ئے Appreciate کوم، هلته افتخار صاحب تلے دے، زه شاباشے ورکوم، که زمونږ نور ملګری تلی دی، زه شاباشے ورکوم او دغه وخت دے چې د دې قوم يو منتخب ليډر هلته کښې موجود شی۔ د دې وجې نه مونږ ته دريم عالمی جنګ دے زمونږ په خاوره باندې خلقو شروع کړے دے او دريم عالمی جنګ دے چې هغه د دې خاورې نه زمونږ په وينو باندې هغه شروع شوے دے۔ د دې جنګ د خاتمې د پاره د سياست نه بالاتر، د مسلک نه بالاتر، د پارټۍ نه بالاتر په کمره کښې دننه هم او د کمرې بهر هم راځئ چې يو جرګه شو، يو مشوره شو په دغه باندې او زه به درخواست کوم چې وزير صحت له د پوره وضاحت کولو اجازت او چې په کوم کوم ځائې کښې غلطی پاتې شوې ده، مونږ به د هغې ان شاء الله پوره پوره احتساب هم کوؤ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ارباب اکبر حیات خان، ارباب اکبر حیات، پلیز۔

ارباب اکبر حیات: شکريه جناب سپيکر صاحب۔ دا ون پوائنټ ايجنډا دا اجلاس چې مونږ راغوښتے وو، ډيره Sensitive ايشو وه او زمونږ مقصد دا وو چې مونږ دا اجلاس رااوغواړو، مونږ د دې مسئلې حل رااوباسو، دا پکښې ونکړو چې مونږ پوائنټ سکورنګ وکړو، څوک وائی چې زه لاړم ما درې ګهنټې تيرې کړې، بل وائی چې ما دوه ورځې تيرې کړې، بل وائی چې ما پينځه ورځې تيرې کړې، الله د دوئ له اجر ورکړی چې څومره وخت ئے هم تير کړے وی ځکه چې دوئ د انسانيت خدمت کړے دے۔ جناب سپيکر صاحب، په دې يوه واقعه کښې خو نه، خو په دې دوه واقعو کښې زه پخپله هم په موقع باندې موجودووم۔ چونکه يو زما د حلقې سره ئے تعلق لرلوچې کومه په بس کښې واقعه شوې وه او زه په فخر سره دا وايم، پوائنټ سکورنګ نه کوم، زه وايم د سپيکر صاحب سره مې کار وو، د جمعې ورځ وه خو چې د دې واقعې نه خبر شوم نو د سپيکر د دفتر نه اووتم او ډائريکټ هلته کښې لاړم خو چې هغلته کښې کوم مناظر ما وکتل او هغه زخميان د چا چې پښې جودا شوې وې او د هغوی په سينه باندې پرتې وې او

هغه دا سې ترپاویدې نو هغه مناظر بیا زمونږ د برداشت نه بهر وو او په هغې کښې چې بیا کوم انداز کښې خلقو هغه خپل کردار هم ادا کړے وو، هغه قابل تعریف دے، نو زه به دا اووایم جناب سپیکر صاحب! چې په دې وخت کښې د دې حل د راویستو د پاره څه خبرې کول پکاردی۔ زه خو دا وایم، هر سړے دا وائی چې دهشت گرد طالبان، طالبان، طالبان ډیر طاقت ور دی او دا دومره طاقتور دی چې دوئ هر ځائې کښې حمله کوی، نو کله چې دوئ حمله وکړی نو پکار ده چې دوئ بیا هغه اومنی چې دا مونږ کړې ده، نو چې هغه د دې نه لاتعلقی اختیار کړی نو یا خو زه وایم دا ډیر بزدله خلق دی ځکه دوئ ترینه لاتعلقی اختیاره کړې ده او که دا طاقتور وی نو بیا به دوئ ضرور دا وئیل چې دا مونږ کړی دی۔ جناب سپیکر صاحب، ماپه میډیا باندې هم هغه بله ورځ دا خبره کړې وه چې طالب او زمونږ په مذاکراتو کښې د بریک د راوستلو د پاره دا سېElements شته چې هغه دا سبوتاژ کول غواړی او هغه خلق کوم چې دا پاکستان Destabilize کول غواړی، هغه خلق د چانه پټ نه دی، ما په ټی وی کښې بیگاه مناظره کتله چا چې د امن، د آشا خبرې کولې نو هغه مناظره کښې ما د هغوی د هغه خبرو نه اندازه ولګوله چې په هغې کښې دا وائی چې1990 کښې یو سابقه آرمی چیف دا وائی چې زه ئے د دې د پاره مامور کړے ووم چې درې سوه دا سې تنظیمونه به جوړوې چې کوم به په پاکستان کښې آپریشنې کوی، مونږ د طالب نه یو قدم مخکښې سوچ ولې نه کوؤ؟ زما دې وررور دا خبره وکړه چې مونږ په ملاکنډ کښې آپریشن وکړو او کامیاب آپریشن وو، مونږ ئے منو چې کامیاب آپریشن وو جناب سپیکر صاحب، خو په هغه آپریشن کښې چې کوم خلق هلاک شوی وو، د هغوی نشانیانې، د هغوی هغه شکلونه د انډیا د خلقو سره ملاویدل نو چا هم دا احتجاج ریکارډ نکړواو وئیل ئے چې په دیکښې بیرونی لاس ملوث دے ځکه چې هغوی ته پته وه، هغوی ته پته وه چې مونږ دا سې خبره کوؤ نو دا زمونږ د حکومت د پاره به نقصان وی۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، زه دا وایم چې مونږ دا څومره چې سټیک هولډرز دی د پارټو، که دوئ دا وائی چې مونږ میاں نواز شریف له اختیار ورکړواو اوس د میاں نواز شریف کار دے نو جناب سپیکر صاحب، دوئ د دې نه مبرا کیدے نشی، ځنګه چې دوئ اختیار ورکړے دے دغه

رنګ دوئ د پښتنې اختیارهم لری د میاں نواز شریف نه، چې آیا تا له مونږ اختیار درکړو، تا په مذاکراتو کښې پیش رفت وکړو که ونکړو، که د وکړو نو څومره پیش رفت د وکړو او که او د نکړو نو څه وجوهات وو چې د ونکړو؟ دغه حق ادا کول دی۔ جناب سپیکر صاحب، نن زما په پیښور کښې کوم ته به چې عنایت الله خان صاحب وئیل، مونږ به ګرین پشاور او کلین پشاور جوړوؤ، هغه ګرین پشاور نن سور پشاور جوړ شوے دے، هر اړخ ته چې کوم دے نو دغه د وینو سیلابونه دی، د دې د پاره مونږ د سیاست نه بالاتر بحیثیت د یو پاکستانی، بحیثیت د یو خیبر پختونخوا د غړی، بحیثیت د یو پیښوری سوچ پکار دے، په دیکښې زمونږ خیر دے، په دیکښې زمونږ د پیښور خیر دے او که چرې مونږ په دې وخت کښې دا تلخ فیصلې ونکړې، دا سې تلخ فیصلې کوم چې زما خیبر پختونخوا بچ کوی نو زمونږ قوم او زمونږ دا بچی به مونږ معاف نکړی، زمونږ دا نسلونه به مونږ معاف نکړی۔ جناب سپیکر صاحب، زما دې ورور دا خبره وکړه، هغه خو لاړو خو هغه وائی که چرې نواز شریف وائی چې پنجاب پاکستان دے او پاکستان پنجاب دے نو زه دا وایم چې دا خبره غلطه ده، څلور اکائی نه یو پاکستان جوړیږی، په هغې کښې بلوچستان هم دے، په هغې کښې سندھ هم دے، په هغې کښې خیبر پختونخوا هم ده، جناب سپیکر صاحب! مونږ له د تعصب خبرې نه دی پکار۔ جناب سپیکر صاحب، داخبره د پی ٹی آئی او د مسلم لیګ خبره نه ده، دا زمونږ یوه مشترکه مسئله ده او په دې باندې مونږ ټولو له ډیر غور خوض پکار دے، دانه دی پکار چې مونږ د خالی پوائنټ سکورنګ وکړو، دا نه ده پکار چې مونږ د هسپتالونو ته لاړ شو او په میډیا د ودریږو، نن به دا لیډران خپله پالیسی واضحه کول غواړی، دوئ به قوم ته دا ښودل غواړی چې مونږ د اے پی سی نه پس په دیکښې څه پیش رفت کړے دے او د دې قوم د خیر ښیګړې د پاره به مونږ کوم قدمونه وچتوؤ او ډیر په فخرسره زه دا وایم چې زما لیډر میاں نواز شریف په امریکه کښې د هغه چې څومره تذلیل وشواو په میډیا کښې چې په کومه طریقه سره د هغې پرچار کیږی نو زه وایم، زه سلوټ کوم خپل میډیا ته چې دوئ په کوم انداز کښې د امن او د آشا خبرې کوی نو هغوی دا غواړی، هغوی وائی چې دهشت ګرد وائی چې دا پښتانه بلکه پاکستان کښې

وسیدونکے هر بچے واجب القتل دے نو مونږ دا وایو چې که چرې په مذاکراتو باندې خبره نه حل کیږی، که چرې دوئ دا وائی چې مونږ خامخا تاسو سره جنگ کول غواړو نو مونږ الحمدللّٰه مسلمانان یو او بیا مونږ الحمدللّٰه د دې خبرې نه نه یریږو چې زمونږ به څه حال وی؟ ځکه وائی:

ے هم اہل جنوں اور جھکے موت کے آگے　　هم جب بھی مریں موت پر احسان کرینگے

مونږ د دې څیزونو نه نه یریږو چې مرگ به مونږ له راځی، ان شاالله مرگ له به مونږ پخپله غاړه غاړئ ورځو۔ جناب سپیکر صاحب، څومره ښه خبره به وه نن چې زما دلته چیف ایگزیکټیو ناست وے، نن چې زما چیف ایگزیکټیو دا خبرې اوریدلې وے او په دې باندې ئے مونږ ته یو واضحه پالیسی ښودلې وے چې د دې څه پالیسی ده او په دې باندې به دوئ مخکښې څنگه روانیږی؟ نو زه به هم خوشحاله ووم، زما د پیښور زما د دې ښکلی پیښور بچے بچے به هم په دې باندې مطمئنه وو۔ که دهشت گردی ده نو هغه هسې هم نه رکاویږی خو د دوئ سوچ ښه دے، د دوئ نیت ښه دے۔ جناب سپیکر صاحب، زه چې د حیات آباد نه راځم نو په ناکه باندې زمانه لس منټه دا پوچھ گچھ کیږی چې ستا څه نوم دے، زه وایم زما اکبر حیات نوم دے، وائی ته څه کار کوې، زه وایم زه ایم پی اے یم، وائی ته چرته روان ئې، زه وایم اسمبلئ ته روان یم، په دې باندی لس منټه لگی۔ جناب سپیکر صاحب، زه دوئ ته دا وایم چې دا ناکې چې کومې لگیدلې دی، بجائے د دې چې دوئ د خلقو نه پښتنه کوی، د دې گاډو ډیگئ چیک کړئ، د گاډو شا ته سیټونه چیک کړئ، د هغوی بانټې وچتې کړئ، د هغې نه څه غواړئ چې د ده د چا سره تعلق دے او دے کوم خوا روان دے؟ نو دغه ناکه، او زه نن تاسو ته پیشن گوئی کوم دا چې په دې ناکه باندې به یو دومره غټه دهماکه کیږی، په کوم کښې به چې دومره نقصان کیږی ځکه چې لس منټه، لس منټه چې کوم چیکنگ سره شا ته تقریباً یو نیم میله پورې روډ بلاک کیږی او هغوی چې کوم دے وښیار دی، هغوی هم دغه رنگې موقعې گوری او که چرې مونږ بیا هم ځان ویښ نکړو او مونږ دغه رنگه فیصلې ونکړې نو زه دا وایم چې زمونږ دا خیبر پختونخوا به زمونږ نه لاړه شی او مونږ به لاسونه وینځو۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ملیحہ تنویر صاحبہ۔

محترمہ ملیحہ تنویر: السلام علیکم، میرا نام ملیحہ تنویر ہے، اس پلیٹ فارم سے بولنے کا آج مجھے پہلی دفعہ موقع مل رہا ہے کیونکہ Fortunately or unfortunately میں چونکہ گورنمنٹ کا حصہ ہوں تو مجھے کبھی بھی اپنا Point of view بتانے کا موقع نہیں ملا لیکن As a DDAC chairperson, Mansehra میں نے جب اپنے علاقے میں کام کرنا شروع کیا اور کھلی کچہریاں اور ڈسٹرکٹ تحصیل لیول کے دورے شروع کئے تو میں یہ دیکھتی اتنی حیران ہوئی کہ اس علاقے میں جہاں پر تحصیل میں بارہ ڈاکٹرز ہونے چاہئیں، ہسپتال میں وہاں صرف ایک ایم او ڈیوٹی کر رہا ہوتا تھا اور برا حال ہے۔۔۔۔۔

آواز: شیم شیم۔

محترمہ ملیحہ تنویر: Shame on you اس لئے کہ ہمارے پاس گورنمنٹ آئی ہے For the last four months، شرم آپ لوگوں کو آنی چاہیے، پانچ سال گورنمنٹ کر کے گئے آپ لوگ (تالیاں) شرم نون کو آنی چاہیے، شرم پی پی کو آنی چاہیے جو ہزارہ میں Rule کرتی رہی اور As a DDAC chairperson آج میں جب کہتی ہوں تو وہ مجھے صحابہ کرامؓ سے جا کر ملاتے ہیں اور وہ مجھے کہتے ہیں کہ تم ان عورتوں میں سے ہو، ان U/Cs میں کسی نے (قطع کلامیاں) آپ ذرا سا ایک منٹ، کسی کو سننا بھی چاہیے، (قطع کلامیاں) آپ ذرا پلیز بیٹھ جائیں، (قطع کلامیاں) دیکھیئے اپوزیشن والوں کو بہت موقع ملتا ہے بات کرنے کا، (شور اور قطع کلامیاں) مجھے شرم آتی ہے کہ پچھلے پانچ سال Govern کر کے آپ گئے ہیں اور (شور اور قطع کلامیاں) دیکھیں ہم نگہت اورکزئی نہیں بن سکتے ہیں، اگر آپ (ہمیں) بات کرنے دینا چاہتے ہیں تو کر دیں ورنہ ہم بیٹھ جاتے ہیں۔

(قطع کلامیاں اور شور)

ایک خاتون رکن: آپ لوگ سنیں، آپ لوگ سنیں۔

(قطع کلامیاں اور شور)

Ms. Maleeha Tanveer: Sham on you previous government, sham on you -----

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ ملیحہ تنویر: آپ لوگوں میں اتنا حوصلہ نہیں کہ آپ کسی کی بات سن لیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ مہربانی کرکے (شور اور قطع کلامیاں) یہ طریقہ غلط ہے ویسے (شور) میں تمام اراکین اسمبلی سے گزارش کرتا ہوں، آپ بیٹھ جائیں، آپ تشریف رکھیں جی، آپ سب تشریف رکھیں، (شور) آپ تشریف رکھیں جی، آپ پلیز تشریف رکھیں، (شور) آپ تشریف رکھیں جی پلیز، آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، آپ ذرا تشریف رکھیں جی، (قطع کلامیاں) آپ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ ارباب صاحب! آپ تشریف رکھیں تھوڑا، نلوٹھا صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں، آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں جی، باقی لوگ، باقی لوگ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں) میڈم ملیحہ! آپ مختصر بات کریں پلیز، میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔

محترمہ ملیحہ تنویر: مختصر کرتی ہوں، آپ بولنے تو دیں مجھے، (شور) سر، میں صرف دو منٹ بات کرونگی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں گزارش کرتا ہوں۔

محترمہ ملیحہ تنویر: میں صرف دو منٹ بات کرونگی، اگر مجھے بات کرنے دیں، ان میں اتنی Capacity نہیں ہے کہ یہ لوگ ہماری بات سن سکیں، سر آپ ہاؤس کو چپ کرائیں، سر، آج مجھے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار گنڈاپور صاحب، پلیز۔

محترمہ ملیحہ تنویر: نہیں سر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، (اراکین سے) ایک منٹ اگر آپ پلیز، (شور) سر، اگر دونوں اطراف سے اس قسم کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو کہ پارٹیوں کے خلاف ہیں تو میرے خیال میں یہ ہمارے لئے ایک قابل افسوس بات ہے۔ جیسا کہ سراج الحق صاحب نے کہا کہ آج لوگ اس انتظار میں ہیں کہ اس معزز ایوان سے کوئی باقاعدہ اس قسم کی آواز مشترکہ جائے گی کہ ان قوتوں کو جو امن کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں، ان کو ایک پیغام دیں اور اگر آج ہم ایک دوسرے کے ساتھ اس طریقے سے لڑ پڑیں کہ اس ایوان کا جو تقدس ہے، وہ مجروح ہو تو میرے خیال میں اس اجلاس کے پھر جو اغراض و مقاصد تھے، وہ یہ نہیں تھے۔ میری سر یہ گزارش ہوگی کہ اگر دونوں طرف سے اس قسم کے الفاظ استعمال ہوئے

ہیں، ان کو حذف کیا جائے اور اگر اپوزیشن کے ہمارے بھائیوں کی کوئی دل آزاری ہوئی ہے تو گورنمنٹ بنچیز کی طرف سے میں معذرت کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں دونوں طرف سے، غیر پارلیمنٹری ہیں، مجھے بھی افسوس ہے، ان کو میں حذف کرتا ہوں اور آپ مہربانی کرکے، سید جعفر شاہ صاحب سے گزارش ہے کہ وہ۔۔۔۔

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر صاحب، میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب، پلیز آپ بیٹھیں، پلیز آپ مہربانی کریں آپ بیٹھیں۔ سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

محترمہ ملیحہ تنویر: جناب سپیکر!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملیحہ ں صاحبہ! پلیز (قطع کلامیاں) میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں، ایک منٹ پلیز۔

محترمہ ملیحہ تنویر: جناب سپیکر!

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر، مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب سے گزارش ہے، جعفر شاہ صاحب سے گزارش ہے کہ ایک منٹ کیلئے میڈم کو ٹائم دیں، بہت اسرار کررہی ہے، خیر ہے۔

(شور)

جناب جعفر شاہ: (محترمہ ملیحہ تنویر، رکن اسمبلی سے) ابھی آپ میرے بعد بولیں۔

(شور)

جناب اورنگزیب نلوٹھا: وہ بعد میں بات کریں، یہ دہشت گردی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: خیر ہے ارباب صاحب، ارباب صاحب، پلیز آپ، اورنگزیب صاحب۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ :سپیکر صاحب! مائیک مو اوس را کړے کړے ، دا د یو منټ صبر وکړی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ماشاءاللہ سنجیدہ ہیں اور،

محترمہ نگہت اورکزئی: چلیں بولیں، چلیں بولیں، بولو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بولیں۔

جناب ملیحہ تنویر: دیکھیں میں اس بات پہ بہت حیران ہوں کہ آپ لوگ ایک ایک گھنٹہ بولتے ہیں اور ہم لوگ کوئی بات نہیں کرتے، میری دو منٹ بات آپ لوگوں کو اتنا Upset کر رہی ہے، میں آپ کو صرف یہ کہنا چاہتی ہوں-----

(شور)

جناب ملیحہ تنویر: جناب سپیکر، آپ اگر ان کو تھوڑا سا خاموش کرائیں کہ یہ لوگ اتنے Upset ہیں کہ یہ میری ایک منٹ بات، آپ گھڑی پہ ٹائم دیکھ لیں اور آپ اس کے Accordingly میں دو منٹ بعد بس کر دوں گی۔ پہلی بات یہ ہے کہ میں جب اس پارلیمنٹ میں آئی تو ظاہر ہے کہ ہم لوگ Reserved seats پہ آئے، پہلی دفعہ آئے، ہمیں بہت ساری چیزیں، ہم بہت اونچی سوچ لے کے آئے تھے کہ یہاں پہ عورتوں کا بڑا تقدس ہے اور بہت ہی اچھا Behaviour اور وہ Expect کرتے تھے مردوں سے بھی، عورتوں سے بھی، آج ایک بڑی Shame کی بات ہے کہ جس طریقے سے ہمارے اپوزیشن گروپ نے React کیا، (شور) عورت کا تقدس مجروح کیا اور صرف Publicity کیلئے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ اس کو بٹھائیں میڈم کو، میڈم کو بٹھائیں جی۔ (شور) بس کښینه کنه----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم ملیحہ، پلیز آپ تشریف رکھیں جی۔ سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج میرا چھٹا سال ہے اس ایوان میں اور جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، یقیناً مجھے رونا آتا ہے کہ جس حالت سے آج ہم گزر

رہے ہیں جناب سپیکر، لوگ خون کے آنسو بہا رہے ہیں، وہاں پہ اٹھارہ اٹھارہ افراد شہید ہو رہے ہیں ایک ایک گھر میں اور ہم یہاں پہ یہ ہے کہ جو آج کل Terminology ہے، مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو پی ٹی آئی کی Terminology ہے، اس Terminology کو ختم کریں، شرمناک اور شیم شیم اور شرمناک، یہ بہت گندے لفظ کا ابھی استعمال ہو رہا ہے یہاں پہ اس فورم میں۔ جناب والا، پختون خطہ جو پچھلے کئی سالوں سے اور پھر خصوصی طور پچھلے کئی دنوں سے، میں تو کہوں گا کہ پچھلے ایک ہفتے سے جن حالات سے مجرموں، ظالموں، قاتلوں، دہشت گردوں کا پولٹری فارم بن چکا ہے جناب سپیکر، آئے روز برستے بارود انسانی اعضاء کے چیتھڑے اڑا رہے ہیں اور لوگ اس ایوان سے اور آپ سے پوچھتے ہیں، یہاں پہ جو بیٹھے ہوئے ہیں، جو کروڑوں عوام کے نمائندے ہیں کہ آج یہ لوگ فیصلہ کریں گے کہ ہم نے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا ہے؟ جناب والا، آج انسانیت کی تذلیل ہو رہی ہے، آج پختون قوم کی تذلیل ہو رہی ہے، آج ہمارے عیسائی بھی پختون ہیں جو یہاں رہتے ہیں، ہندو بھی پختون ہیں اور سکھ بھی پختون ہیں جو یہاں پہ ہیں جناب والا، یہاں پہ ہر طرف بے گور وکفن لاشیں، میری بہنوں اور بچیوں کی سسکیاں، مسیحی ماؤں بہنوں، بیٹیوں کے ننگے سر آنچل کے منتظر ہیں جناب سپیکر اور ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ فورم آج ہمیں ایک لائحہ عمل دے گا، ہمیں ایک پروگرام دے گا کہ ہم نے آگے کیا کرنا ہے؟ جناب والا، جو واقعات ہوئے یکے بعد دیگرے، ایک اتوار سے لیکر دوسرے اتوار تک، جناب والا، بیچارے عوام، بچارے اس لئے کہ یہاں پہ ہم پختون، مسیحی پختون، ہندو پختون، مسلم یہ بیچارے عوام ہیں کیونکہ ہم یہاں رہتے ہیں اور ہم اس لئے بیچارے ہیں کہ ہم پختون ہیں۔ جناب والا، جو ہزارہ کے ہیں، وہ بھی پختون ہیں اور جو بٹگرام کے ہیں اور جو کوہستان کے ہیں، میں سب سے مخاطب ہوں۔ جناب والا، آج پختونخوا کی پوری قوم ایک مسیحا کے انتظار میں ہے کہ کب وہ مسیحا آئے گا اور ہمیں اندھیروں کے سفر سے روشنی کی طرف سفر کے آغاز کا ہمیں اشارہ دے گا اور ہمیں راستہ دکھائے گا؟ جناب والا، اگر کوئی ان جیسے واقعات میں کوئی مسیحا کسی شکل میں بھی جہاں جائے، چاہے میاں افتخار ہو، چاہے نگہت اورکزئی بی بی ہو تو اس کو خراج تحسین پیش کرنے کی بجائے اگر گالیاں دی جائیں تو مجھے یقیناً افسوس ہو گا اور پورے ایوان کو افسوس ہو گا۔ جناب والا، اگر یہی حال ہے تو میں تو سمجھتا ہوں کہ اللہ ہمارے اوپر رحم فرمائے اور ہمیں مزید آزمائشوں میں نہ ڈالے۔ جناب سپیکر، پختون

اپنی بے بسی پر نوحہ کناں ہزاروں لوگ اس مٹی کی خاطر لہو کی قربانی دیکر جو اس کرسی پہ بیٹھے تھے، انہوں نے سر پہ گولیاں کھائیں اور وہ اس مٹی میں دفن ہیں، بشیر بلور کی صورت میں اور ہزاروں پختونوں کی صورت میں اس پورے صوبے میں۔ جناب والا، پختون قوم کو سمت کا پتہ نہیں ہے آج تک کہ ہم کس سمت میں جا رہے ہیں؟ اے پی سی ہو رہی ہے، پھر اے پی سی ہوئی اور ہمیں پتہ نہیں کہ لائحہ عمل کیا ہو گا؟ اے پی سی سے ہٹ کر باتیں ہو رہی ہیں کہ ابھی ہم چیف منسٹر ہاؤس میں ان کیلئے دفتر کھولیں گے، یہ کونسی سمت میں ہم جارہے ہیں جناب سپیکر، کیا ہم سوچ نہیں سکتے کہ ہم کدھر جارہے ہیں؟ جناب سپیکر، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور میں تو یہ کہتا ہوں جناب سپیکر کہ کوئی یہ بتانے کو بھی تیار نہیں ہے اس دھرتی پہ کہ وہ قاتل کی نشاندہی کرے۔ جناب والا، کوئی بھی مرض اس وقت تک لاعلاج ہوتا ہے جب تک اس کی تشخیص نہ ہو لیکن جب مرض خود چیخ چیخ کر اپنی تشخیص خود کرے اور پھر بھی اس کا علاج نہ ہو، پھر بھی وہ مصلحتوں کا شکار ہو، اور چونکہ اس پہ ہم بضد ہوں تو مریض کا مرنے کے سوا اور کیا چارہ ہوتا ہے؟ وہ خود بخود مر جاتا ہے۔ جناب والا، اس سے یہ ظاہر ہے، دو باتیں ہیں کہ یا تو مسیحا نااہل ہے اور یا جان بوجھ کر نہیں کرنا چاہتا۔ یہ میری Commitment ہے اور یہ میرے اندر ضمیر کی آواز ہے کہ یا مسیحا نااہل ہے اور یا کرنا نہیں چاہتا۔ آج ہم سب کا فرض ہے اور مجھے یہ پوچھنے کا حق ہے، میرے محترم جناب سراج الحق صاحب یہاں تشریف فرما ہیں اور حکومت کے بڑے ہیں، سینیئر منسٹر صاحب ہیں، آپ کی وساطت سے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ سراج صاحب! اس پورے فورم کی، اس پورے صوبے کی آواز ان ایوانوں تک پہنچنی چاہیئے کہ آج پختون کو اپنے خون ناحق کا اس طرح ندی نالیوں میں بہنے کا پوچھنے کا حق ہے اور وہ پوچھتے ہیں کہ ہم مزید خون بہنے کے متحمل نہیں ہو سکتے جناب سپیکر۔ جناب والا، آج میں اگر یہ کہوں کہ کبھی ٹاک شو میں اور کبھی اخباروں میں کہتے ہیں کہ 30 گروپ ہیں، 25 گروپ راضی ہیں لیکن پانچ گروپ ناراض ہیں، یہ کیا بات ہے؟ آج کہا جاتا ہے کہ یہاں پہ دفتر ہو گا، تو ٹھیک ہے ان کا رابطہ آفس ہو گا، وہ میرے آئین کو نہیں مانتے، وہ میری جمہوریت کو نہیں مانتے، وہ میری اسمبلی کو نہیں مانتے، وہ مجھے نہیں مانتے، وہ آپ کی کرسی کو نہیں مانتے جناب سپیکر، میں کس طرح یہ بات کر سکتا ہوں، کونسی سوچ ہے میری، یہ میں پوچھتا ہوں سراج صاحب سے اور میں یہ بھی پوچھتا ہوں کہ جس طرح بابک صاحب نے فرمایا کہ یہ جو آج کل Terminology

ہے کہ کیا مقتدر قوتیں، فوجی اور سول جو ہماری سیاسی قیادت ہے، کیا وہ ایک Page پہ ہیں؟ آج میں اس اسمبلی میں حکومت کے چاروں مخلوط جو پارٹنرز ہیں، ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ اس میں ایک Page پہ ہیں کہ ان کا دفتر یہاں ہونا چاہیئے، یہ مجھے بتایا جائے؟ میں شہرام خان سے بھی پوچھتا ہوں، میں جناب محترم سراج الحق صاحب سے بھی پوچھتا ہوں، میں جناب سکندر شیر پاؤ صاحب سے بھی پوچھتا ہوں اور میں یہاں پہ شوکت یوسفزئی صاحب سے بھی پوچھتا ہوں کہ وہ ہمیں بتائیں کہ Are you on the same page, are you four on the same page today؟ یہ ہمیں بتانا ہوگا۔ جناب والا، بیرونی قوتیں، روزانہ ہم سنتے ہیں، بیشک ہونگی، کیوں نہیں ہونگی، اگر ہم اتنے کمزور ہیں تو ہونگی اور وہ فائدہ لیں گی۔ کیا ہم اتنے کمزور ہیں؟ کیا ہماری ایجنسیاں اتنی کمزور ہیں کہ ہم ان بیرونی ایجنٹوں کا آج پشاور جیسے شہر میں پتہ نہیں لگا سکتے، کیا ہم اتنے گرے ہوئے ہیں؟ یہ کیا بہانہ ہے، ان بہانوں سے جناب سپیکر، میرے خیال میں اس سے ابھی کام نہیں چلے گا۔ جناب سپیکر، ہم مزید اس صوبے کو تجربہ گاہ بنانے کے متحمل نہیں ہو سکتے، بہت تجربے ہوئے پختونوں پہ، پچھلے 30 سالوں سے ہو رہے ہیں، We can not bear that more جناب سپیکر، یہ تجربے ابھی ختم ہونے چاہئیں۔ ہم تو دوسرے لوگوں کی فکر میں ہوتے ہیں، ہم تو دوسرے لوگوں کی فکر میں ہوتے ہیں کہ ہم لال قلعہ پہ پرچم لہرائیں گے، ہم روس کو آنکھیں دکھائیں گے، ہم امریکہ کے ساتھ لڑیں گے لیکن ہماری اپنی حالت یہ ہے کہ ہمیں اپنے عوام کی فکر نہیں ہے جو ایک ہفتے میں تین سو لاشیں گرتی ہیں اور لوگ ایک ایک خاندان کے اٹھارہ اٹھارہ لوگ جو پورا خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتا ہے۔ جناب والا، ان چیزوں پہ ہم نے بہت ہی بہت ہی سنجیدگی سے سوچنا ہوگا اور اس فورم نے سوچنا ہوگا کیونکہ ہمیں اس لئے بھیجا گیا تھا کہ یہاں پہ چینج آئے گی، یہاں پہ تبدیلی آئے گی اور جو پچھلی حکومتیں تھیں، وہ نہیں لا سکیں تو ہم تین مہینے میں یہاں پہ تبدیلی ہوگی، یہاں پہ امن ہوگا، کیا وہ تبدیلی یہی ہے، کیا وہ امن یہی ہے؟ یہ میں پوچھتا ہوں جناب سراج الحق صاحب سے اور پوری حکومت سے۔ جناب والا! ایسا تو نہیں ہے کہ 'نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر'، اس نعرے کو Repeat کرتے کرتے کرتے ہم آدھا پاکستان تو گنوا چکے ہیں۔ جناب سپیکر، ایسا تو نہیں ہے کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ ہم جامع مسجد کابل میں شکرانے کے نوافل ادا کریں گے، ضیاء الحق صاحب کہا کرتے تھے۔

(عشاء کی اذان)

جناب جعفر شاہ: محمد الرسول اللہ۔ اللہ ہم پر اپنا رحم فرمائے۔ جناب والا، تو ایسا ہوا کہ جو دعائیں کی جاتی تھیں کہ ہم کابل کی مسجد میں شکرانے کے نوافل ادا کریں گے، آج ہمارے تین سو بندوں کو شہید کر کے ازبک، تاجک، چیچن اسی شام جا کے وہاں پہ شکرانے کے نفل ادا کرتے ہیں اور وہاں پہ خوشیاں مناتے ہیں، یہ ہماری اس چیز کا ریزلٹ ہے۔ جناب والا، میں تو سمجھتا ہوں کہ جس حالت سے ہم گزر رہے ہیں، آج حکومت ہمیں بتائے، آج حکومت کو یہ بتانا ہو گا قوم کو کہ ہماری پالیسی کیا ہے؟ آل پارٹیز کانفرنس نے کورے کاغذ پہ، خالی کاغذ پہ دستخط کر کے اختیار دیا ہے، چاروں صوبوں کو اختیار دیا ہے اور مرکزی حکومت کو اختیار دیا ہے، آج پنجاب کی حکومت کا بیان آیا ہے کہ مذاکرات ہم نے شروع کئے ہیں تو میں حکومت سے یہ بھی پوچھتا ہوں کہ یہ حق پہنچتا ہے کیونکہ آگ یہاں پہ لگی ہوئی ہے شوکت صاحب! آپ کے صوبے میں لگی ہوئی ہے، ہم نے یہ پوچھنا ہے کہ یہ آگ مزید بڑھے گی یا یہ آگ بجھ جائے گی؟ جناب والا! مجھے تو یہ لگتا ہے، مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، مجھے حکومت نام کی چیز نظر نہیں آتی اس صوبے میں، میں آپ کو اپنے ضمیر کی بات کہتا ہوں کہ مجھے حکومت نام کی چیز یہاں پہ آج کل، آپ دیکھیں بھتہ خوری کو، آپ دیکھیں جو لوگوں کو خطوط ملتے ہیں، جو دہشت گردی ہے، جو روزانہ صرف ایک ہفتے میں تین سو لاشیں گرتی ہیں اور ہزاروں لوگ زخمی ہوتے ہیں، جناب والا، Writ کو قائم کرنا ہو گا، آج وہ لوگ آپ کی پشاور سٹی کے درمیان کس طرح آتے ہیں؟ اس پہ سوچنا ہو گا، اس پہ سنجیدگی سے سوچنا ہو گا اور اس کا قوم جواب مانگتی ہے، آج قوم ان دو دنوں کے انتظار میں ہے کہ ہمیں جواب دیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے، اس صوبے کے ساتھ؟ جناب والا، میں سراج صاحب سے شوکت یوسفزئی صاحب سے، شہرام ترکئی صاحب سے اور جناب وزیر قانون صاحب سے یہ میرا سوال ہے کہ آج ہمیں بتایا جائے، آج وہ معصوم ہماری بچیاں، آج ہماری بہنیں، ہماری مائیں، ہمارے بھائی، ہمارے بزرگ، وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ جو لاکھوں لوگوں نے آپ پہ اعتماد کیا، آپ نے آج کیا فیصلہ کیا ہے؟ آج ہم نے فیصلہ کرنا ہے۔ جناب والا، میں بہت افسوس کرتا ہوں ان چاروں واقعات پہ، تینوں واقعات پہ جناب والا لیکن جو بات میرے بھائی عسکر پرویز نے کی، جو اس نے اپنا فلسفہ بتایا، جو عدم تشدد کے فلسفے پہ اس نے بات کی، میں اس کی اس تقریر پہ اس کو خراج تحسین پیش کرتا

ہوں اور یہ نہ سمجھیں کہ یہ کرسچین یا اقلیت ہیں، کرسچنز اقلیت ہیں، نہیں یہ پاکستانی عیسائی ہیں، یہ پختون عیسائی ہیں، They are Pakistani Christian, they are Pakhtun Christians, they are our brothers, they are our sisters, we are with them اور ہم نے ان کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

جناب فریڈرک عظیم: مسیحی، مسیحی، مسیحی۔

جناب جعفر شاہ: مسیحی، مسیحی، پاکستانی مسیحی ہیں، تو یہ نہ سمجھیں، ہم ان کے ساتھ ہیں اور اس لئے یہ اجلاس ہم نے بلایا تھا کہ ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کریں۔ جناب والا، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم عظمیٰ خان، پلیز۔ میڈم عظمیٰ خان۔

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر! مجھے موقع دیں تاکہ میں بات کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فریڈرک صاحب! اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

جناب فریڈرک عظیم: سر، ہمارے لئے اجلاس بلایا گیا ہے، آپ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں جی، اس کے بعد آپ کی باری ہے ان شاء اللہ، مہربانی کر کے ذرا ڈیکورم کا خیال رکھا کریں۔

محترمہ عظمیٰ خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! اسمبلی میں آج جو حالات دیکھنے میں آئے، اس پر تبصرہ کرنے سے پہلے میں تمام واقعات پر تھوڑا افسوس کرنا چاہوں گی۔ جناب سپیکر، جو بھی واقعہ ہو، چاہے وہ کوہاٹی چرچ کا ہو، چاہے وہ سیکرٹریٹ کے ملازمین کی بس پر ہو یا قصہ خوانی بازار میں ہو جناب سپیکر، ہم سب کیلئے دکھ برابر ہے کیونکہ اس میں شہید کوئی اور نہیں تھا، محب وطن پاکستانی تھے۔ جناب سپیکر، مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جس چیز کیلئے یہ واقعات کئے گئے، یہ سانحات کئے گئے، آج وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے، ان کا مقصد ہمیں آپس میں لڑوانا تھا اور ہم لڑ رہے ہیں جناب سپیکر، ان کا مقصد پورا ہو گیا۔ جناب سپیکر، آج ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے اقلیت کے ایک ممبر کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو، خود ایک اپوزیشن کی ممبر کے ریمارکس سننے پر اپنے ہوش انکے اڑ گئے اور وہ جوش

سے کام لینے لگے لیکن جناب سپیکر، وہ ایک 132 لاشیں اٹھنے والوں کو ہوش سے کام لینے کا درس دے رہے ہیں۔ کیا وہ خود ایک ریمارکس پر خاموش نہیں رہ سکتے تھے؟ (تالیاں) ہونا تو یہ چاہیئے تھا جناب سپیکر، جناب سپیکر ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ حکومت تحمل سے ہمیں سنتی، ہم عوام کے مسائل لے کے آئے جناب سپیکر، مرنے والے کوئی اور نہیں تھے، ہم ہی میں سے ہیں جناب سپیکر اور مجھے یقین ہے کہ حکومت بھی اتنی غمزدہ ہے، جتنے ہم ہیں، تو جناب سپیکر ان کی ذمہ داری بنتی تھی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی بہتر Proposal آپ پیش کریں جی، بہتر ہو گا کیونکہ سپیچز تو بہت ہو گئی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر! میں Suggestion دینا چاہوں گی، جناب سپیکر، کوئی وی آئی پی یا وی وی آئی پی ہاسپٹلز کے وزٹس کرتے ہیں، جناب سپیکر! سیکرٹری ہیلتھ سے لیکر چیف ایگزیکٹیو اور ایم ایس سارے ان کے پیچھے پیچھے ان کو پروٹوکول دیتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ رولنگ دیں کہ جو بھی ہاسپٹل کا وزٹ کرے گا، اس کے ساتھ ہیلتھ منسٹر صاحب ہونگے اور متعلقہ وارڈ کا ہیڈ ہو گا۔ جناب سپیکر، ایڈمنسٹریشن کو کام کرنے دیں، ہاسپٹلز 'اوور برڈن' ہو گئے ہیں اور وہ لوگ پروٹوکول دینے میں مصروف ہیں۔ مریضوں کو کون میڈیسن Provide کرے، ان کی Treatment کرے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، میں ایک اور Suggestion دینا چاہونگی کہ پشاور جیسے اس بڑے علاقے میں ایک میگا ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ ہونا چاہیے جو ہاسپٹلز سے الگ ہو جس میں At a time چار سو سے پانچ سو مریضوں کو Treat کرنے کا سسٹم ہو جناب سپیکر، اس کیلئے ڈاکٹرز کی Quick Response Team بنائی جائے، اس کی اپنی ایمبولینسز ہونی چاہئیں اور انہیں ڈاکٹرز کو بغیر اطلاع کے انتظار کئے سانحے کے بعد وہاں پہنچنی چاہیے جناب سپیکر، کیونکہ ہاسپٹلز میں Elective cases بھی ہوتے ہیں، آپ آج جا کر دیکھیں ایل آر ایچ میں جو نارمل او ٹی کے Days تھے جناب سپیکر، سارے Patients کو پیچھے کر کے صرف Emergency patients کو Treat کیا جا رہا ہے تو میری یہی Suggestion ہے جناب سپیکر، آپ ان کو الگ ایک ڈیپارٹمنٹ دیدیں ایمرجنسی کا۔ جناب سپیکر، میں حکومت سے ایک اور مطالبہ کرنا چاہتی ہوں کہ جب یہ اقتدار میں نہیں آئے تھے تو تحریک انصاف کے سربراہ بہت زور و شور سے کہا کرتے تھے، انہوں نے اے پی سی میں بھی یہ کہا تھا کہ مجھے دو سوالوں کے جواب دیئے جائیں کہ کیا ڈرون حملے کرنے والوں کے ساتھ پاکستان کی قیادت کا کوئی معاہدہ

ہے؟ پاکستان کے حالات خراب کرنے والوں کو فنڈنگ کہاں سے کی جاتی ہے؟ ان دو سوالوں کے جناب سپیکر، جوابات ان کو مل چکے ہیں۔ انہوں نے آئی ایس آئی چیف سے ملاقات کی ہے، انہوں نے چیف آف آرمی سٹاف سے ملاقات کی ہے، جواب سننے کے بعد وہ خود تو مطمئن ہو گئے جناب سپیکر، ہمیں بھی بتایا جائے اس اسمبلی میں کہ ڈرون حملوں کا کس نے معاہدہ کیا ہے؟ (تالیاں) اور جناب سپیکر، کون فنڈنگ کر رہا ہے؟ ایک طرف Right to Information Bill لایا جارہا ہے، دوسری طرف ہم سے انفارمیشن چھپائی جارہی ہے اور میری یہ گزارش ہے کہ کل ہی اس اسمبلی میں ہمیں ان دو سوالات کے جواب دیئے جائیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ فریڈرک عظیم صاحب، فریڈرک عظیم صاحب، پلیز، وہ بالکل جھگڑا کرتے ہیں، فریڈرک صاحب خفا ہیں، بہت ناراض ہیں، Excuse me, ji

جناب فریڈرک عظیم: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں شکر گزار ہوں آپ سب کا کہ آپ نے اظہار ہمدردی کیلئے یہ اجلاس طلب کیا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آل سینٹ چرچ کوہاٹی گیٹ، جہاں پر یہ دھماکہ ہوا، یہ مقدسین کا چرچ ہے جو 1883ء میں بنا اور جب اس پر صلیب لٹکائی جارہی تھی تو اس وقت بھی نو مسیحی شہید ہوئے اور آج انہوں نے 22 ستمبر کو یہ ثابت کر دیا ہے کہ مقدسین کا چرچ ہے۔ مجھے نہایت افسوس سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ ہم بہت پرامن شہری ہیں، ہمارا کیا قصور ہے، ہمارے بچوں کا کیا قصور ہے؟ یہ اس کا جواب مجھے کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ چھوٹے چھوٹے بچے، خواتین بزرگوں کو کس بات کی سزا دی گئی ہے؟ یہ اتنا بڑا سانحہ Security lapse کی وجہ سے ہوا ہے۔ ہفتے میں دو گھنٹے کیلئے چرچ ہوتا ہے، سنڈے کو، تو جناب والا، آپ ادھر دیکھیں کہ دو پولیس والے ہوتے ہیں، کیا ہم پاکستانی نہیں ہیں، کیا ہمارے لئے سیکورٹی کا انتظام نہیں ہو سکتا؟ صرف دو پولیس والے ہوتے ہیں۔ اس کیلئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کیونکہ جناب فنانس منسٹر صاحب نے بڑی اچھی بات کی کہ آپ Suggestion دیں، میں آپ کو یہ Suggestion دے رہا ہوں جناب، کہ ہمارے چرچ کے ارد گرد آر سی سی دیوار کھڑی کی جائے جیسے کہ تھانوں میں، پولیٹکل ایجنٹ کے آفسز میں یا دیگر جگہ پر کی جاتی ہے، ہمیں تحفظ فراہم کیا جائے اور ہمارے 'چرچز' کے ارد گرد، مساجد کے ارد گرد، مندروں کے ارد گرد، Worship places جہاں پر

بھی ہیں، انہیں تحفظ فراہم کیا جائے تا کہ ایسے سانحے پھر رونما نہ ہوں۔ میں تو یہ Suggest کروں گا جناب سپیکر صاحب کہ اگر ہمیں سنڈے کو دو گھنٹے کیلئے ایف سی اگر Provide کر دی جائے تو بڑی مہربانی ہو گی آپ کی۔ میں ہاسپٹل کی طرف آؤں گا، میری بہن نے بڑی لمبی چوڑی بات کی، نگہت اورکزئی نے، میں اس کو Appreciate کرتا ہوں، چھ گھنٹے کے بعد وہاں پر قیادت آئی، اگر میرے بچوں کو، میرے بزرگوں کو، میری ماؤں، میری بہنوں کو بروقت Treatment مل جاتی، Medical treatment تو بہت سی جانیں سر بچ سکتی تھیں لیکن ایسا نہ ہوا۔ اے این پی کی حکومت نے بیٹی ملالہ کیلئے فوری انتظامات کر کے اسے بچا لیا لیکن میری بہت سی ملالائیں اس وقت تڑپ رہی ہیں، ان کا کوئی پرسان حال نہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ادھر ہیلتھ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں ہیلتھ منسٹر صاحب کے پاس گیا، میرے ساتھ میرے تین ساتھی بھی تھے، میری وہاں پر بڑی Insult ہو گئی، میں تین گھنٹے وہاں پر بیٹھا رہا، میرے ساتھ ہیلتھ منسٹر صاحب Commitment کر کے میرے ساتھ ہاسپٹل نہیں گئے تو یہ کیا ہماری کوئی Respect نہیں ہے یہاں پر، ہماری کوئی عزت نہیں ہے؟ آخر میں بھی ممبر صوبائی اسمبلی ہوں، جب منسٹر صاحب آتے ہیں تو مریضوں کے Attendants ہوتے ہیں، ان کو باہر نکال دیا جاتا ہے جناب والا۔ میں آپ سے اس فلور سے یہ بات کروں گا کہ جو میرے سیریس مریض پڑے ہوئے ہیں، کوئی کہاں جارہا ہے، اپنی مرضی سے جا رہے ہیں کیونکہ وہاں پر ان کو Treatment نہیں مل رہی، وہ جا رہے ہیں، کوئی کونسے ہاسپٹل میں، کوئی کونسے، میری قیادت آئی تھی، میاں نواز شریف صاحب نے وہاں سے پیغام دیا کہ اگر کوئی Patient ایسا ہے کہ اس کو بیرون ملک بھجوانا ہے تو ہم بھجوائیں گے۔ ریلوے منسٹر آئے، منسٹر فار مینارٹی آفیئرز آئے، کامران مائیکل آئے، ہیلتھ منسٹر پنجاب آئے، انہوں نے کھلی 'آفر' دی ہے لیکن ہسپتال کی انتظامیہ جو ہے نا، وہ شاید اپنی بے عزتی سمجھتی ہے، ہمارے بچے مر جائیں خیر ہے لیکن وہ اس کو اپنی بے عزتی سمجھ رہی ہے کہ اگر ہم یہاں سے اٹھا کر مریض پنجاب بھیج دیں یا کہیں اور جگہ پر بھیجیں، یہ ہماری Insult ہے، نہیں یہ Insult نہیں ہے، میرے بچوں کو بچاؤ، ہمارے مریضوں کو بچائیں آپ، ہیلتھ منسٹر صاحب! میں نے آپ سے کتنی دفعہ ریکویسٹ کی، آپ کے ساتھ ساتھ میں رہا، میں گاہے بگاہے آپ کو ریکویسٹ کرتا رہا لیکن 122 جانیں تھیں جو میرے مسیحی شہید ہو گئے اور 146 جو ہیں، وہ زخمی ہو گئے۔ اب

میں اس کا حساب کس سے مانگوں، آپ مجھے بتائیں میں اس کا حساب کس سے مانگوں؟ لوگ ہمیں پوچھتے ہیں، لوگ ہمیں پوچھتے ہیں کہ آپ ادھر بیٹھ کر کیا کر رہے ہو کہ آپ کی یہاں پر کوئی بات ہی نہیں مانی جاتی؟ تو جب ہماری بات ہی نہیں مانی جاتی تو ہمیں یہاں پر بیٹھنے کا پھر کیا فائدہ ہے، آپ یہ بتائیں مجھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب فریڈرک عظیم: نہیں سر، آج ہمارا دن ہے، آپ ہمیں، یہ آج ادھر Commitment کروائیں گے کہ اگر اس کے بعد، اور یہ میں اس ہاؤس میں اعلان کر رہا ہوں، اگر میرا ایک بھی مریض، میرا ایک بھی بچہ، ایک بیٹا، بیٹی، اگر اس کی Death ہوئی تو میرا دعویٰ جو ہے تو صوبائی حکومت پر ہوگا۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب، پلیز۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ سب سے پہلے تو جناب سپیکر، جو چرچ کا واقعہ ہوا، اس پہ دلی افسوس بھی، جو دوسرے واقعات ہوئے، خیبر بازار والا، قصہ خوانی والا، بس والا، ان سب کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور ان کے خاندانوں کے ساتھ۔۔۔۔

جناب فضل الٰہی: جناب، دا دې اچینی پا یان والا چې کوم دے۔۔۔۔

وزیر صحت: اچینی بالا، سارے جتنے بھی واقعات ہیں۔۔۔۔

جناب فضل الٰہی: د ه په ریکارډ باندې خبره را نو ستله څکه چه هغه زما۔۔۔۔

وزیر صحت: جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں، ان سب کی ہم مذمت کرتے ہیں، صوبائی حکومت کی طرف سے اور افسوس بھی ہے اور جو ہمارے مسیحی بھائی، عسکر صاحب نے جو باتیں اٹھائی ہیں، میرے خیال سے یہ جب بھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں، واقعی دلخراش ہوتے ہیں اور اس وقت میرے خیال سے اگر کوئی پاکستانی ہو، کوئی انسان ہو تو سب کا دل دکھے گا اور وہ میرے خیال سے یہ نہیں کہ ہم ان کو اکیلا چھوڑیں، ہمارا بھی دل دکھا ہے اور بدقسمتی ہماری یہ ہے کہ ہم دس سالوں سے یہ دیکھ رہے ہیں، یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے اور اس میں یہ نہیں دیکھا جا رہا ہے کہ یہ مولوی یا ایک عام آدمی ہے یا دکاندار ہے یا کوئی پارلیمانی ممبر ہے، سب کو

نشانہ بنایا جاتا رہا ہے اور جناب سپیکر، میں تھوڑی سی اپنی وضاحت کرلوں اس کے بعد میں دوسری باتیں، اگر موقع ملا تو کرلیتا ہوں۔ ہاسپٹل کے حوالے سے میرے جو دوستوں نے جو اعتراضات اٹھائے ہیں کہ جی اس میں کمی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے ہاسپٹلز اس طرح نہیں ہیں جو باہر کی دنیا میں ہوتے ہیں، ہمارے ہاسپٹلز کی وہ Capacity نہیں ہوتی ہے اور یہ صرف میں پشاور کی بات نہیں کررہا ہوں، یہ اس لئے کہ ہم نے 67 سالوں میں ہسپتالوں کو ہم نے Priority پہ رکھا ہی نہیں ہے۔ تعلیم اور صحت، یہ تو ہماری سب سے آخری Priority ہوتی رہی ہے جس کی وجہ سے آج میرے جو اپوزیشن کے دوست ہیں جو وہاں بیٹھے ہیں، جو حکومت میں رہے ہیں پانچ پانچ سال، وہ بھی آج کہہ رہے ہیں کہ جی ہسپتالوں میں کچھ نہیں ہے، یہ سوال تو مجھے کرنا چاہیے تھا، جب سے میں نے سنبھالا ہے (تالیاں) نہیں نہیں، جب سے میں نے سنبھالا ہے کہیں پہ ڈاکٹر پورے نہیں ہیں۔ کہیں پہ ٹیکنیشنز نہیں ہیں جس کی وجہ سے ہمارے ایکسرے مشینوں، ایم آر آئی، سٹی سکین، الٹراساؤنڈ، سب کو تالے لگے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹرز کی Shortage، ٹیکنیشنز کی Shortage، نرسز کی Shortage، تو یہ وہ چیزیں ہیں جن سے ہاسپٹلز چلتے ہیں۔ اس وقت چار مہینوں میں میں یہی کام کرسکتا تھا کہ میں ان کو پورا کرنے کی کوشش کررہا ہوں، ان چار مہینوں میں بلکہ چوتھا مہینہ شروع ہے، اس میں بلڈنگز نہیں بناسکتا تھا اس لئے کہ بلڈنگز تو ظاہر ہے بہت ساری بلڈنگیں بنائی گئیں، اس پہ زور دیا جاتا رہا ماضی میں، اس لئے کہ اس میں کچھ کمیشن مل سکتا تھا، اس میں کوئی کرپشن ہوسکتی تھی، ہم بلڈنگوں پہ توجہ نہیں دے رہے ہیں اس وقت، ہم توجہ دے رہے ہیں جو Existing hospitals ہیں، ان کی کمی کو پورا کریں اور وہ ان شاءاللہ تعالیٰ میں آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ بات کرتا ہوں کہ ہم نے پانچ سو ڈاکٹر لیے ہیں ایک مہینے میں، ہم نے ساڑھے پانچ سو نرسز بھرتی کرلی ہیں (تالیاں)

ہم ٹیکنیشنز بھرتی کررہے ہیں، پورے صوبے میں ٹیکنیشنز کی بھرتی شروع ہے اور ایک مہینے کے اندر اندر ایم آر آئی، سی ٹی سکین مشینیں جو خیرات میں ملی ہیں ہمیں، جن کو تالے پڑے ہوئے ہیں، وہ ان شاءاللہ کھل جائیں گے اور جو Burden اس وقت پشاور پر ہے، جو سہولت اس وقت پشاور کے ہاسپٹلز میں ہے، میں چاہونگا کہ وہی سی ٹی سکین، وہی ایم آر آئی چترال اور کوہستان اور ڈی آئی خان میں بھی ہوتا کہ وہاں سے لوگ یہاں نہ آئیں۔ یہ تو بدقسمتی ہے کہ جو ماضی میں ہم نے پچھلی حکومتیں کی ہیں، ہم نے کچھ نہیں کیا لیکن

آج ہم تنقید ضرور کر رہے ہیں۔ میں اپنے بھائی عسکر صاحب اور غوری صاحب کا میں مشکور ہوں کہ بار بار وہ کہہ رہے ہیں کہ جی ہمیں کچھ نہیں ملا، دیکھیں جب دھماکہ ہوا چرچ میں تو اس وقت ساری لیڈر شپ ہماری سنٹرل ایگزیکٹیو کمیٹی کے اجلاس میں اسلام آباد میں بیٹھی تھی، ساڑھے بارہ بجے جو نہی اطلاع ملی فرسٹ، اس کے بعد ہم ایک منٹ بھی وہاں نہیں رکے ہیں اور پونے تین یا ڈھائی بجے میں ہاسپٹل کے اندر موجود تھا اور میری بہن جو میری بہت اچھی Colleague بھی رہی ہیں، نگہت اور کزئی صاحبہ، وہ کہتی ہیں کہ جی چھ بجے تک کوئی نہیں تھا لیکن آپ تو سب سے پہلے پہنچی تھیں نا، آپ کو جب نہیں چھوڑا، اسرار گنڈاپور آپ کے سامنے آگیا، آپ نے خود کہا ہے کہ اسرار نے مجھے کہا کہ جی آپ آجائیں، تو اس کا مطلب ہے کہ اسرار گنڈاپور پہنچ چکا تھا، وہ بھی منسٹر تھا، (قطع کلامی) چلو ٹھیک ہے، دیکھیں میں گارنٹی کرتا ہوں ان شاءاللہ تعالی کہ ہاسپٹل کے اندر، یہ جتنے بھی بڑے بڑے دھماکے ہوئے اس میں آپ دیکھیں کہ ڈاکٹروں کی Shortage ہم نے نہیں آنے دی ہے، اتوار کے دن بھی ساڑھے تین گھنٹوں میں 216 لوگوں کو لایا گیا، جتنی بری کنڈیشن میں تھے بیچارے سارے، ان 216 لوگوں کو ساڑھے تین گھنٹوں میں Manage کیا گیا۔ آپ دنیا کے کسی بھی ہاسپٹل میں چلے جائیں، اتنی Huge casualties، اتنے بڑے پیمانے پر لوگوں کو لایا جائے تو اس پہ اتنا ہی لگتا ہے، یہ بات کہنا، ہر دفعہ ہر میڈیا پہ میں سنتا رہتا ہوں، بڑا دل دکھتا ہے اس لئے کہ میں تین دن خود ہاسپٹل میں رہا۔ جن وارڈز کی یہ بات کر رہے ہیں، میرے خیال میں یہاں بہت سارے لوگ ہونگے جنہوں نے خود آکے دیکھا ہے، وزیر داخلہ صاحب آئے ہیں اور بشپ صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں، میں انہیں ویلکم کرتا ہوں اور بشپ صاحب نے خود میڈیا کے سامنے میرے پاس اس کا ریکارڈ بھی ہوگا، انہوں نے کہا کہ جی بہترین علاج ہو رہا ہے اور وزیر داخلہ نے اور اپوزیشن لیڈر خورشید شاہ صاحب نے قومی اسمبلی کے اندر جا کر انہوں نے کہا کہ بہترین علاج ہو رہا ہے تو اس میں صرف یہ کہنا، یہاں پر تو تنقید، بیشک تنقید کریں، تنقید سے ہم نہیں گھبرائیں گے، میں آج سپیکر صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کیونکہ یہ ہم سب کا صوبہ ہے، اس میں ہم سیاست نہیں کرینگے لاشوں پر، یہ جو دھماکے ہوتے ہیں، اس پہ ہمیں سیاست نہیں کرنی چاہیے، اس میں ہمیں Facilitate کرنا چاہیے، جو اسمبلی ممبر اگر ہاسپٹل جاتا ہے تو اس کا اتنا ہی حق ہے اس لئے کہ اس کو عوام نے منتخب کیا ہے، اس میں ہم اپوزیشن اور گورنمنٹ کو نہیں مخاطب کرینگے،

ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم سب اس کو Facilitate کریں۔ میں سپیکر صاحب، آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ بیشک اس پہ پارلیمانی پارٹیز کی، آپ کی سربراہی میں کمیٹی بنائی جائے، آپ Assist کریں ہاسپٹلز کو، اس کو باقاعدہ Investigate کریں، کہیں بھی کوتاہی ہوئی ہے، آپ Suggestion دیں، ان شاءاللہ اس کو دور کرنے کی کوشش کرونگا (تالیاں) اس پہ کوئی سیاست نہیں کرنی ہے۔ خود میری ساری فیملی ہمیشہ سے ہم پرائیویٹ کی جگہ سرکاری ہاسپٹلز میں آتے رہے، علاج کرتے رہے، آج بھی، میرے والد، میرے سارے بچے سرکاری ہسپتالوں میں علاج کرتے ہیں اور میں چاہونگا کہ اگر میں کل وزیر نہ رہوں تو کم از کم اس کو اس قابل بناؤں کہ وہاں پر ہمارا عام لوگوں کا، ہم سب کا علاج ایک جیسا ہو (تالیاں) بہت ساری باتیں ہیں جی لیکن آپ یہاں دیکھیں کہ ہمارے لوگ یہ کہتے ہیں جی کہ سیکورٹی فراہم نہیں کی گئی، بیشک ہو سکتا ہے، Security lapse بھی ہو سکتا ہے لیکن جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں جناب سپیکر، مشکل دور ہے، یہ جو دس سال میں جو بیج بویا گیا ہے، وہ اب ہمیں سامنے نظر آرہا ہے اور اس کو ختم کرنے کیلئے پوری قوم کو ملکر ایک Decision لینا ہوگا۔ آج بڑی تنقید ہو رہی ہے کہ جی اے پی سی میں یہ ہوا تھا اور فلاں نے یہ کہا، آپ مجھے بتائیں اے پی سی میں کیا ہوا تھا؟ جس لیڈرشپ نے اے پی سی میں دستخط کئے، اس میں کیا تھا؟ اس میں یہی بات تھی کہ مذاکرات ہونگے، آپ مجھے بتائیں کہ کیا اس پہ عمل ہو چکا ہے، وہ مذاکرات شروع ہو چکے ہیں؟ ہمیں تو نہیں پتہ، تو پہلے سے ہم کہہ دیتے ہیں کہ جی ناکام ہو گئے، یہ تھوڑا سا Attitude ہمیں اپنا درست کرنا پڑیگا۔ یہ صوبہ دس سالوں سے متاثر ہوا ہے، دس سالوں سے جو جنگ چل رہی ہے، کیا اس کو کسی نے روکا ہے ابھی تک؟ ہم تو کہتے ہیں کہ جی امن لائیں اور امن کیلئے آپ کونسا راستہ تجویز کرتے ہیں؟ بجائے اس کے کہ آپ اٹھ کر ہاتھ اوپر کر کے لڑائیاں شروع کریں اسمبلی کے اندر اور پوری دنیا ہم پہ ہنسے، جس مقصد کیلئے ہم نے اجلاس بلایا ہے، یہ واقعی جرگہ ہے، یہ پورے صوبے کا جرگہ ہے اور اس صوبے کے جرگے کو سنجیدہ ہو کر اور سر جوڑ کر، بیٹھ کر اس صوبے کے حالات کو درست کرنے کا سوچا جائے۔ یہ کسی ایک حکومت کا ایشو نہیں ہے جناب سپیکر، اس میں بہت ساری اسمبلیاں گزر چکی ہیں، یہ جو ایشو ہے، یہ ہمارے پورے صوبے کا ایشو ہے اور اس میں ساری پارٹیوں کو اپنا Contribute کرنا پڑیگا، یہ نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ جی یہ وفاق کا مسئلہ ہے اور وفاق کہے کہ یہ صوبے کا مسئلہ ہے، یہ حکومتوں کا مسئلہ

نہیں ہے سر، اس میں ہمارے بے گناہ لوگ مر رہے ہیں، اس میں آج ہماری جو مسیحی برادری ہے، ان کا کیا قصور تھا؟ سب سے زیادہ پاکستان کی خدمت کرنے والے یہ لوگ ہیں، سب سے زیادہ پاکستانی ہیں، تو میں یہ عرض کرتا ہوں جناب سپیکر کہ آج اگر ان کو نشانہ بنایا گیا تو ان کا کیا قصور تھا؟ صرف یہ قصور ہے کہ وہ پاکستانی ہیں، اچھے پاکستانی ہیں اور اس طرح کا اقدام کر کے پاکستان کو دنیا میں رسوا کرنا ہوگا، اس چیز کو ہم نے روکنا ہوگا۔ اگر آج ہم صرف ایک دوسرے پہ الزام تراشی کرتے رہے تو اس سے کام نہیں بنے گا کہ جی ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں ہیں، میں آج آپ کو یہ چیلنج کرتا ہوں کہ جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہاسپٹل کے اندر سرکاری دوائی نہیں ملی، مجھے بتایا جائے جو سزا مجھے ملے میں اس کیلئے تیار ہوں اس لئے کہ میں خود وہاں موجود تھا اور اگر سی ایم ایچ میں کسی نے ان کے ساتھ وہ نہیں کیا ہے تو چونکہ سی ایم ایچ ہمارے انڈر نہیں ہے لیکن ایسے موقعوں پر ہم سب کو، چاہے وہ سی ایم ایچ ہو، چاہے ایچ ایم سی ہو، چاہے سرکاری ہو، چاہے پرائیویٹ ہو، ہمیں انسان کے ناطے یہ سوچنا پڑیگا، اس پہ میں بالکل آپ کے ساتھ ہوں اور ہمارے لئے سارے ملالہ ہیں، یہ ایک ملالہ کی بات نہیں ہے، ہمارے لئے سارے ملالہ ہیں اور خاص طور پر میں مسیحی برادری کی بات کرونگا۔ یہ جو اس طرح بچوں کے کپڑے اٹھا کے لوگوں کو بتانا، دکھانا، یہ میرے خیال سے بہت ہی افسوسناک بات ہے اس لئے کہ ہم یہ کیا کلچر دکھا رہے ہیں، کیا یہ پہلا واقعہ ہے؟ اب تک 211 دھماکے ہوئے ہیں اور 208 دھماکے اس سے پہلے ہوئے ہیں، تو یہ جو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> یہ کپڑے اس لئے دکھا رہی ہوں تاکہ آپ لوگوں کو ہوش آجائے کیونکہ۔۔۔۔۔

<u>وزیر صحت:</u> جی جی، آپ بیٹھیں، آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> اسی لئے ہم یہ دکھا رہے ہیں، جن پہ گزر رہی ہے انہی کو پتہ ہے، آپ کو کیا پتہ ہے؟

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>وزیر صحت:</u> آپ بیٹھ جائیں، آپ پلیز بیٹھ جائیں۔

(شور)

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> یہ تو وہی جانتے ہیں جو یہ دکھ رکھتے ہوں۔

<u>وزیر صحت:</u> مجھے پتہ ہے کہ آپ کتنا دکھ رکھتی ہیں، کتنا درد رکھتی ہیں؟ پلیز، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ! پلیز۔

وزیر صحت: مجھے پتہ ہے، مجھے پتہ ہے، میں جانتا ہوں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: کتنے بے گناہ وہ ہوئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ میرے بھائیوں نے کہا ہے کہ جی کچھ لوگوں کو تین دن بعد PIMS شفٹ کیا گیا۔ دیکھو حقیقت کو، مجھے یہ نہیں کہ میں کوئی سکورنگ کرنا چاہتا ہوں، دیکھیں یہ ہمارے بچے تھے اور آپ یقین کریں مجھے رونا آیا تھا اس دن، یہ رات کا وقت تھا، مجھے ڈاکٹروں نے کہا کہ جی ہمارے پاس، یہ ڈاکٹر روغانی صاحبہ ہمارے ساتھ بیٹھی ہیں، انہوں نے کہا کہ ان بچوں کو ہم نے رکھا ہوا ہے لیکن ہمارے پاس چونکہ Burn Unit نہیں ہے، اب یہ Burn Unit آپ مجھے بتائیں کہ میں تین مہینوں میں Burn Unit بنا لیتا، یہ Burn Unit تو دس سالوں سے جو دھماکے ہو رہے ہیں، یہ کیا ان کو سوچ نہیں آئی کہ ہمیں Burn Unit چاہیے؟ یا جو پچھلے دھماکے ہوئے ہیں (تالیاں) نہیں اس میں کوئی نمبر بنانے کی بات میں نہیں کر رہا ہوں لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو ہمارے صوبے کی ضروریات ہیں، وہ ہمیں پہلے بھی سوچنا چاہیے تھا۔ جناب سپیکر، رات کو جب مجھے پتہ چلا، میں نے اسی رات کو آرڈر کیا اور میں نے کہا کہ کہاں ان کا بہترین علاج ہو سکتا ہے؟ تو دو جگہیں تھیں، سی ایم ایچ واہ اور PIMS، تو مجھے یہ بتایا گیا کہ سب سے بہترین جو Well equipped unit بنایا گیا ہے، وہ PIMS ہے۔ تو جناب سپیکر، میں نے ریکویسٹ کی ان سے اور میں مشکور ہوں 'پمز' انتظامیہ کا کہ انہوں نے ہمیں تین بیڈز Provide کئے جبکہ ان کے پاس جگہ نہیں تھی اور ہم نے اگلی صبح فوراً ان کو شفٹ کیا ہے وہاں پہ، اپنا سٹاف بھیجا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا سارا جتنا بھی خرچہ ہوگا، وہ صوبائی حکومت برداشت کریگی اور میں غوری صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ جتنے بھی بم دھماکے کے زخمی تھے، یہ میں نے On the spot وہاں بھی کہا تھا اور اس فلور پر بھی میں کہتا ہوں اس ہاؤس کے کہ ان کی V.V.I.P treatment ہوگی ان شاء اللہ، اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ آپ مجھے بتائیں، کہاں ان کی کمی ہے؟ (تالیاں) کیا ان کو ضرورت ہے؟ آپ مجھے پیچھے نہیں پائیں گے، یہ صرف تنقید نہ کریں، آپ آئیں مجھے بتائیں کہ یہ Patient ہے، اس کو اس

میڈیسن کی ضرورت ہے، چاہے وہ لاکھوں کروڑوں کی ہے، ان شاء اللہ ہم Provide کریں گے، یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اس فلور پہ (تالیاں) اور جناب سپیکر، تھوڑا سا میں ایک عرض کروں (قطع کلامی) کہ یہ جو ڈاکٹرز صاحبان ہیں، دیکھیں یہ جو دس سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ جس طریقے سے، (محترمہ نگہت اورکزئی، خاتون رکن اسمبلی کا ہنسنا) میرے خیال میں ہنسنے کی بات نہیں ہے، اگر آپ ہنستے رہیں گے تو جس طریقے سے آپ نے سپیچز کیں پھاڑ پھاڑ کے، تو اب آپ ہنسیں مت پلیز، لوگوں کا دل رو رہا ہے اور آپ ہنس رہے ہیں۔ میں نے کونسی ایسی بات کی جس پہ آپ ہنس رہے ہیں (شور) آپ ہنسیں نہ نگہت اورکزئی صاحبہ، آپ نے میڈیا پہ خبر بنانے کیلئے بڑی بڑی چیخیں ماریں، اب بات سن لیں، ہنسو مت، (قطع کلامیاں) آپ ہنسیں مت، پلیز۔ جناب سپیکر، جس طرح میرے بھائیوں نے، غوری صاحب نے، عسکر صاحب نے غلط پوائنٹ اٹھایا ہے جو چرچ کی بات کی انہوں نے، ان کی سیکورٹی کی بات کی ہے، ان شاء اللہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج ہی سی ایم صاحب نے اس کا کیا ہے کہ جتنے بھی سیکورٹی ایشوز ہونگے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس پہ اب کمیٹی بن گئی ہے اور سب سے پہلے یہ کہ اس میں آپ کا جو بائیو میٹرک سسٹم ہے، اس پر وہ بھی ہم لگا رہے ہیں کہ صرف آپ کے ممبرز وہاں پر آسکیں گے، (تالیاں) باہر کا کوئی نہیں آسکے گا، یہ بھی ہم کر رہے ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ اور آپ کی مشاورت سے بشپ صاحب اور جتنے بھی آپ کی کمیونٹی کے لوگ ہونگے، ان کی مشاورت کے ساتھ ان شاء اللہ یہ کرینگے اور جناب سپیکر، آج بھی اخباروں میں آیا ہوا ہے، آپ کو پتہ ہے کہ سیکورٹی جو ہے، اس حوالے سے وہ ٹاسک فورس بھی بن چکی ہے اور پشاور کو چار زون میں بھی تقسیم کر دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ ہمارے پورے صوبے میں، صوبے کی سطح پر ایک الگ ٹاسک فورس بنائی جا رہی ہے، اس میں یہ ہوگا کہ ہمارے انٹیلی جنس ادارے، پولیس، آرمی، ایف سی، یہ ہم سب ملکر کام کریں جو اس سے پہلے نہیں ہوا ہے، ہم کوشش کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ، دیکھیں ہماری فورسسز، ہماری پولیس، یہ لوگ بہت زیادہ قربانیاں دے رہے ہیں، ہمیں ان کی قربانیوں کو بھی Recognize کرنا پڑے گا اور ساتھ ساتھ جو ہاسپٹلز کے ڈاکٹرز ہیں، دیکھیں ایک ایک وقت پر اگر دو سو سے زیادہ لوگوں کو لایا جائے اور ان کو تین تین گھنٹوں میں Manage کیا جائے، ان پر تنقید کرنا بہت آسان ہے لیکن جو ڈاکٹر دو دو تین تین گھنٹے ایک ایک مریض کا

آپریشن کر کے ان کو Manage کرتا ہے، اگر آج ہم یہاں بیٹھ کر، اس ائر کنڈیشنڈ ہال میں بیٹھ کر ان کو خراج تحسین کی بجائے ان پر صرف تنقید کرتے رہیں گے تو جناب سپیکر، یہ بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ میں اور آپ سب کو چاہیے کہ ہم ان ڈاکٹروں کی خدمات کو Recognize کریں، (تالیاں) ان کو خراج تحسین پیش کریں اور جناب سپیکر، Burn Unit کی بات ہوئی ہے، یہ میں آپ کو گارنٹی کرتا ہوں ان شاءاللہ کہ چھ مہینے کے اندر اندر اس صوبے میں بہترین Burn Unit ان شاءاللہ وجود پا چکا ہوگا، (تالیاں) اس پہ کام شروع ہے، اس میں کچھ کمی رہ گئی ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ یہ بھی ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ، بہت سارے اور ایشوز ہیں لیکن چونکہ میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں کہ اس وقت میں وہ بات کروں لیکن میں آپ کو صرف یہ بتاتا ہوں کہ ہمارے پاس ایک ہاسپٹل ہے ICRC، جو بڑے عرصے سے بند تھا، 120 بیڈز کا ہاسپٹل ہے اور اس میں تمام جو دھماکے کے Patients ہوتے ہیں، ان کو وہاں Manage کیا جاتا ہے فری، ان کے جو Attendants ہیں، ان کی خوراک، ان کی رہائش، جو بیمار آتے ہیں ان کی، وہ سارے وہاں پر فری ہونگے، ان شاءاللہ اس کی بھی ہم این او سی جاری کر رہے ہیں، وہ ہاسپٹل بھی کام شروع کر دیگا۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، انڈس ہاسپٹل کے نام پہ اس پشاور میں ان شاءاللہ تعالیٰ 80 کنال پر مشتمل ایک بہت بڑا ہاسپٹل ہم بنا رہے ہیں (تالیاں) جس میں زیادہ تر علاج مفت ہوگا، زیادہ تر علاج ان شاءاللہ اس میں مفت ہوگا، اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں لیکن میں صرف یہ کہتا ہوں کہ جو بھائی ہمیں بتا رہے ہیں کہ جی ہمیں چاہیے کہ حکومت سمت بتادے کیونکہ اندھیرا ہے، تو سمت تو میرے خیال سے آپ بھی پانچ سال رہے ہیں، آپ کوئی سمت مقرر کر کے جاتے تو وہ سمت بہت آسان ہو جاتی لیکن آپ خود Confuse رہے ہیں اور میں یہ کہونگا کہ ان شاءاللہ تعالیٰ بہت جلد آپ کو سمت مل جائے گی۔ آپ اپنی ایک بات پر اڑے رہے، اب اگر دستخط کر دیئے ہیں اے پی سی پہ تو کم از کم اس کو Own کریں، یہ نہیں کہ وہاں جا کر آپ نے دستخط کر دیئے اور باہر جا کر آپ کہہ رہے ہیں کہ جی ہمیں پتہ نہیں کہ کیا ہو رہا ہے؟ تو آپ کو پتہ ہونا چاہیے تھا، آپ ادھر دستخط کر رہے تھے تو آپ کی لیڈر شپ کو اتنا نہیں پتہ تھا کہ وہ کس چیز پر دستخط کر رہی ہے؟ قوم کو گمراہ نہ کیا جائے اور نہ ہی اس طرح مفلوج کرنے کی کوشش کی جائے اور میں آپ کو ایک اور بات بتاؤں کہ ہم سے پہلے جو لوگ شہید ہو جاتے تھے، ان کا جو پیکج مقرر تھا،

دیکھیں انسان کی کوئی قیمت نہیں، میرے بھائی نے صحیح کہا، عسکر نے کہ آپ اگر کسی کو دو لاکھ، تین لاکھ، پانچ لاکھ پکڑا کے دیں تو آپ ان کی کوئی اشکشوئی نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کی یہ قیمت ہے لیکن چونکہ یہ ایک Remedy ہے، ایک معاوضہ ہے اور اس فیملی کیلئے تو اس کیلئے ہم نے آج فیصلہ کیا ہے کہ اس صوبے میں تین لاکھ کی بجائے پانچ لاکھ روپے کا جو ہے، پیکج دیا جائے گا اور اسی طرح زخمیوں کو، آپ صبر تو کریں نا، میں -----

(تالیاں)

آوازیں: وہ تو پہلے ہی پانچ لاکھ ہے۔

وزیر صحت: نہیں نہیں، پانچ لاکھ نہیں ہے، پہلے تین لاکھ تھا۔

آوازیں: پانچ لاکھ ہے۔

وزیر صحت: چلو خیر ہے، اب آپ نے جو بات کی ہے کہ یہ پیسہ کہیں اور نہ چلا جائے، تو چیک بن چکے ہیں، سب کے نام پہ بنے ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ آپ فکر نہ کریں غوری صاحب، یہ چیک ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کی نگرانی میں تقسیم ہونگے، بشپ صاحب بیٹھیں ہیں، کوئی ایشو نہیں آئے گا ان شاءاللہ۔

ارباب اکبر حیات: سپیکر صاحب! د چرچ دا کومه واقعه چې شوې ده نو دا صرف دوئ د پاره ده او که نه----

وزیر صحت: نه نه، ټولو د پاره دی، ټولو د پاره ده۔ یہ سب کیلئے ہے۔ بس میں آخر میں یہی گزارش کرونگا کہ بڑی باتیں ہوتی ہیں کہ جی جب واقعہ ہوتا ہے اور اس دن بھی بڑا شور مچا کہ جی پی ٹی آئی کی لیڈر شپ نہیں ہے، تو میں آپ سے عرض کروں کہ پہلے دن کا جو دھماکہ تھا چرچ کا، اس میں ساڑھے پانچ سو بوتل خون پی ٹی آئی کے ورکروں نے دیا (تالیاں) جو کل کا واقعہ تھا، اس میں گیارہ سو بوتل خون دیا پی ٹی آئی کے ورکروں نے (تالیاں) تو میرے خیال سے یہ پی ٹی آئی کے ورکرز، انصاف یوتھ ونگ اور ہمارے جو سٹوڈنٹس ونگ ہے، انہوں نے آکر خون دیا اور اس کے ساتھ میں آخر میں اپنے تمام ہمارے جو وزیر داخلہ صاحب تشریف لائے، ان کا شکریہ، اپوزیشن لیڈر صاحب خورشید شاہ صاحب آئے، ان کا شکریہ، وزیر اعلیٰ صاحب سندھ آئے، ان کا شکریہ اور جو انہوں نے معاوضہ دیا ہے، اعلان کیا ہے، ہم ان کے مشکور ہیں اور ساتھ ساتھ میں یہ بھی آپ کو عرض کروں کہ جتنے بھی لوگ آئیں ہیں، ہمارے ساتھ،

اس صوبے کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے، میں ان سب کا مشکور ہوں اور میں آپ سب سے گزارش کروں گا کہ اس جرگے کو موثر بنائیں اور موثر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس مشکل حالات میں ایک دوسرے کے اوپر پوائنٹ سکورنگ نہ کریں، یہ سیاست کا وقت نہیں ہے کہ میں اپنی بات کر کے پھر کرسی پر بیٹھ کر ہنستا رہوں، یہ موقع اس کا نہیں ہے، یہ ہمارے لئے رونے کا موقع ہے اور ساتھ ساتھ ہماری ہمت دلانے کا موقع ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کو ہمت دلائیں اور اس صوبے کو اپنے پیروں پہ کھڑا کریں، جو ادارے ماضی میں تباہ ہوئے ہیں، ان اداروں کو ہم مضبوط کریں۔ آج ہسپتالوں پر ہر طرف سے بمباری ہو رہی ہے، باتیں ہو رہی ہیں کہ جی ہسپتالوں میں کچھ نہیں ہے لیکن ان شاءاللہ موقع دیں،ان ہسپتالوں کے ہم حالات کو سدھار رہے ہیں، جو جو کمی ہے، آپ مجھے Suggestion دیں ان شاءاللہ تعالیٰ مجھے خوشی ہو گی، آپ Suggestion دیں، مجھے خوشی ہو گی اور میں اس کمی کو دور کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ میں آپ سب کا مشکور ہوں جناب سپیکر کہ اتنے تحمل کے ساتھ آپ نے میری بات سنی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The Sitting is adjourned till 03:00 p.m. of tomorrow afternoon.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ یکم اکتوبر بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)